دوسری اصلاحی پیشکش

باب علم و حکمت کے وہ بیش بہا اقوال جو انسانی
زندگی پر محیط ہیں

انمول جواہر

مؤلف:
رضوان عزمیؔ امروہوی

فہرست کتاب

قطعہ

مولائے کائنات ازل تا ابد علیؑ
بطلان حق کے واسطے حق کے اسد علیؑ
عزمیؔ ہر ایک دور کو یہ ماننا پڑا
ہر شعبہ حیات میں ہیں مستند علیؑ

قطعۂ تاریخ کتاب ''انمول جواہر''

عزمیؔ کی یہ کاوش ہے بڑی قابل تحسین
ہر لفظ ہے یوں جیسے انگوٹھی میں نگینہ

نیساںؔ نے جس انداز سے تاریخ کہی ہے
ہر شخص کو آیا ہی نہیں ایسا قرینہ

اک شعر کے قالب میں اشاعت کی ہے تاریخ
مشکل تھا بہت کہنا مگر میں نے کہی نا

''انمول جواہر میں جو اقوال علیؑ ہیں'' ۷۶۴
''حاصل کرو پائندہ وہ انمول خزینہ'' ۱۲۳۷

۲۰۰۱ء

انتساب

سیدہ عصمت بانو زوجہ ایس ایم مصطفیٰ (مرحوم) کے نام

میری دینی بیٹی عصمت بانو (بی اے' بی ایڈ) دیندار' پرہیزگار اور پابند صوم وصلوٰۃ خاتون ہیں۔ بہت نرم دل' رقیق القلب' نیک سیرت اور پیکر خلوص شخصیت ہیں۔ سنجیدہ اور حلیم الطبع ہیں۔ گفتگو میں بہت محتاط اور کم گو ہیں۔ مذہبی امور میں نمایاں دلچسپی لیتی ہیں۔ ایک عرصہ تک محکمہ تعلیم میں بہ حیثیت معلمہ فرائض انجام دیئے۔ اب زیادہ وقت مطالعہ کتب میں صرف کرتی ہیں۔

عصمت بانو اپنے شوہر ایس ایم مصطفیٰ (مرحوم) سے والہانہ محبت کرتی تھیں۔ ان کے شوہر کا انتقال دسمبر ۱۹۹۹ء میں شیخ زید ہسپتال لاہور میں بعارضۂ قلب ماہ رمضان میں ہوا۔ مرحوم بڑے نیک نفس' متقی اور پرہیزگار تھے۔ عصمت بانو کے مطابق وہ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ کئی کتب کے مؤلف تھے۔ مرحوم ریڈیو پاکستان سے بہ حیثیت کنٹرولر ریٹائر ہوئے اور ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زندگی دینی کاموں کے لئے وقف کردی تھی۔ صحیح معنوں میں نیک دل اور مخلص انسان تھے۔ سلطان المشائخ کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ ضرورتمندوں کی ہمیشہ مدد کو تیار رہتے۔ تہجد گزار اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے اور اصول

پرست ۔دونوں میاں بیوی ایک دوسرے سے والہانہ محبت کرتے تھے۔اولاد کی نعمت سے محروم رہے مگر اس کمی کو محسوس نہیں کیا۔دونوں شمع محبت کے پروانے رہے۔عصمت بانو اب بھی ان کے فراق میں اشکبار رہتی ہیں ۔ پاکستان کے معروف شاعر حضرت نیساںؔ اکبرآبادی نے ان کی وفات پر ایک قطعہ کہا ہے:

ہوگیا حق کو پیارا دار فانی سے گیا
خوش مزاج و خوش بیان و متقی و پارسا
آگئی کانوں میں نیساںؔ کے ندائے غیب یہ
''کل وہ پہنچا باغِ جنت میں محمد مصطفیٰ''

۱۹۹۹ء

بارگاہ قدس میں دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔آمین۔

قارئین سے التماس ہے ایسے نیک' پارسا اور مخلص انسان کے لئے سورۂ فاتحہ پڑھ کر ثواب دارین حاصل کریں ۔خدا تعالیٰ آپ کی نیکیوں میں اضافہ فرمائے۔

رضوان عزمیؔ

تبصرے

نیساںؔ اکبرآبادی

محترم رضوان عزمیؔ صاحب کہنہ مشق شاعر' ادیب اور بہترین نثر نگار ہیں۔ مشق سخن کو نصف صدی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ شعر میں گہرائی اور سچائی ہوتی ہے۔ آپ کا مقام شاعری میں یہ ہے کہ اساتذہ کی صف میں آچکے ہیں۔ علم عروض سے بھی ہلکی پھلکی واقفیت ہے۔ حمد' نعت' سلام' منقبت کہتے آئے ہیں۔ نہایت خوش مزاج ' نیک سیرت اور تحمل مزاج انسان ہیں۔ کسی کا دل دکھانا جرم کے مترادف سمجھتے ہیں۔

انہوں نے ایک کتاب ''اس دن سے ڈرو'' شائع کی جو اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ اس کتاب میں بھائی عزمیؔ نے بہت کاوش کی ہے۔ قرآن کی آیات کے حوالوں سے اپنی کتاب کے مضمون کو آگے بڑھایا ہے اور سوئے انسان کو جگانے کی کوشش کی ہے۔ نیک اعمال کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے اور خدا خوفی کا احساس دلایا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ انسان اگر قیامت کو نہ بھولے اور اسے یاد رکھے اور اس دن کے عذاب سے ڈرتا رہے تو بہت ممکن ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرلے۔

اس کتاب کے لکھنے کے بعد ان سے کچھ لوگوں نے یہ فرمائش کی کہ اس نوعیت کی کتاب جس میں اصلاح کردار ہوسکے تصنیف کی

جائے۔لوگوں کا اصرار بڑھا تو انہیں یہ خیال آیا کہ کیوں نہ باب العلم سے مدد لی جائے۔آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ باب العلم سے کیا مراد ہے۔رسالتمآب کی یہ حدیث کہ ''انا مدینۃ العلم و علی بابھا'' (میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں)۔قرآن مجید میں بھی حضرت علیؑ کو اللہ تعالیٰ نے راسخ العلم کہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب لوگ رسول کی باتیں سن کر آتے ہیں تو راسخ العلم سے پوچھتے ہیں ابھی رسولؐ نے کیا فرمایا تھا۔ہمیں یاد نہیں رہا ہے۔امیر المؤمنین کا علم اتنا ہے جس کا احاطہ ممکن نہیں۔خود انہوں نے فرمایا۔''سلونی۔۔۔'' (پوچھ لو مجھ سے جو پوچھنا چاہو)۔

محترم عزمی صاحب نے موجودہ معاشرے پر نظر دوڑائی تو انہیں یہ دیکھ کر افسوس بھی ہوا اور ان کے احساس پر یہ ضرب بھی پڑی کہ موجودہ دور میں ایسے ناگفتہ بہ حالات رونما ہو رہے ہیں کہ جن کو دیکھ کر دل لرز جاتا ہے۔لوگ مذہب اور انجام آخرت سے بیگانہ نظر آتے ہیں۔بے راہ روی اور گمراہی عام ہوگئی ہے۔ایسا محسوس ہوتا ہے کہ معاشرہ صرف دنیوی لذات میں گھرا ہوا ہے اور اخلاقی قدروں سے کوسوں دور ہے۔پس انہیں اس مشاہدے نے اکسایا کہ وہ حضرت علیؑ کے اقوال زریں کو یکجا کریں اور دنیا کے سامنے پیش کر کے اصلاح کردار و گفتار کا

فریضہ انجام دیں اور اگر اس کتاب کے پڑھنے کے بعد ان کا خیال ہے کہ دو چار آدمی بھی راہ راست پر آ گئے اور اپنی غلط روش چھوڑ کر نیک اعمال کی طرف متوجہ ہو گئے تو ان کا مقصد تحریر پورا ہو جائے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

رضوان عزمیؔ بھائی نے صرف یہی نہیں کیا بلکہ ایک اور انتہائی عرق ریزی کا کام یہ کیا ہے کہ اقوال کی ترتیب بہ حروف تہجی کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا کام ہے جو انہوں نے سرانجام دیا ہے۔ تمام مومنین کو چاہیے کہ وہ اس کتاب کا صرف مطالعہ ہی نہ کریں بلکہ ان اقوال زریں سے جو مولائے کائنات کے سرچشمۂ علم سے سوتے پھوٹے ہیں فائدہ اٹھائیں، ان پر عمل پیرا ہوں اور اپنے لئے توشۂ آخرت مہیا کریں۔

آخر میں دعا گو ہوں کہ عزمیؔ بھائی تا دیر زندہ سلامت صحت کے ساتھ رہیں اور اس طرح کی ادبی خدمات انجام دیتے رہیں۔ آمین ثم آمین۔

فقط

سید علی عباد نیساںؔ اکبر آبادی

گوالمنڈی، مدن پورہ 4506۔ راولپنڈی

فون 5552372

ڈاکٹر سید خاقان حسن

اسلام آباد کے مختصر قیام کے دوران اپنے بزرگ شاعر وادیب جناب رضوان عزمیؔ صاحب سے ملاقات ہوئی اور ان کی کتاب ''انمول جواہر'' کا مسودہ جو طباعت کے مرحلہ میں ہے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ عزمیؔ صاحب نے یہ کام اپنی خرابیِ صحت اور ضعیفی کے باوجود بخوبی انجام دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ مومنین اس کے مطالعہ سے استفادہ کریں گے اور حیات ابدی یعنی اپنی آخرت کے لئے سامان مہیا کریں گے۔

مولائے کائناتؑ کے فرمودات جن میں علم وحکمت کے جواہر تابندہ ہیں تمام مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اگر ہم ان کی روشنی میں اپنا صحیح راستہ متعین کرلیں تو یقینِ کامل ہے کہ ہمیں راہِ مستقیم مل جائے گی جس پر چل کر اپنی ناکام زندگی کو کامیاب بنا سکیں گے۔

بارگاہِ خدا سے میری دعا ہے کہ عزمیؔ صاحب مذہب وملت کی خدمت اسی طرح کرتے رہیں اور عمر طویل پائیں۔ آمین۔

ڈاکٹر سید خاقان حسن

ایم۔ایس۔سی (کوئنز) پی۔ایچ۔ڈی (کوئنز۔کینڈا)

ڈائریکٹر جنرل

پاکستان اسٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی۔کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اس میں ذرا شک نہیں کہ یہ دنیا برائیوں کا گھر ہے۔ یہاں خیر وشر ہمہ وقت نبرد آزما ہیں۔ ''انمول جواہر'' میری دوسری اصلاحی پیشکش ہے۔اس سے پہلے ایک کتاب ''اس دن سے ڈرو'' مومنین کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔جس کو بہت پسند کیا گیا اور لوگوں کا یہ اصرار رہا کہ اس قسم کی دوسری کتابیں منظر عام پر لاؤں جس سے عصر حاضر کے تنزل پذیر اقدار حیات کی اصلاح ہو سکے۔موجودہ دور میں ایسے نا گفتہ بہ حالات رونما ہو رہے ہیں کہ جس کو دیکھ کر دل لرز جاتا ہے کہ ہم کن راہوں پر چل نکلے ہیں۔لوگ مذہب اور انجام آخرت سے بیگانہ نظر آتے ہیں۔ بے راہ روی اور گمراہی عام ہوگئی ہے۔ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم شاید عیش ونشاط اور نام ونمود کے لئے پیدا کئے گئے ہیں حالانکہ ارشاد خداوندی ہے: ''انسان کو میں نے عبادت کے پیدا کیا ہے''۔ہم اپنے مقصد حیات کو بھول چکے ہیں ۔زیادہ تر ہمارا وقت فضول باتوں اور لغو باتوں میں گزر جاتا ہے۔موسیقی سننا ہمارا محبوب مشغلہ ہے۔اب تو کہا جاتا ہے کہ موسیقی روح کی غذا ہے۔لوگ لغویات میں اتنے منہمک ہوتے ہیں کہ نماز کا خیال بھی نہیں آتا۔جس نے یہ کائنات سجائی ہے اسی کو بھول جاتے

ہیں ۔ابلیس جو ابن آدم کا ازلی دشمن ہے اس کے پیروکار بن جاتے ہیں ۔تہذیب واخلاق کا انحطاط ہے ۔ بزرگ چھوٹوں کا خیال نہیں کرتے اور چھوٹے بزرگوں کی عزت نہیں کرتے ۔ ایک افراتفری کا عالم ہے ۔ قتل وغارتگری اور دہشت گردی روز کا معمول بن چکا ہے۔ انسان انسان کا دشمن ہے:۔

اس دور ارتقاء میں بھی عزمیؔ ستم ہے یہ
پیتا ہے آدمی کا لہو آدمی ابھی

دولت کا حصول جائز اور ناجائز طریقہ سے مقصد حیات بن کر رہ گیا ہے۔غریبوں اور ناداروں کی توہین کی جاتی ہے۔دوسری اقوام عالم کو چھوڑیں جو لوگ فخریہ خود کو مسلمان کہتے ہیں' کون سی برائی ہے جو اب مسلمان میں نہیں۔

ذرا سوچیں اور غور کریں کہ ہم کس ڈگر پر چل رہے ہیں یہ زندگی عارضی اور قیام بہت مختصر ہے۔کسی بھی وقت موت آکر دبوچ سکتی ہے۔یہ دنیا عارضی قیام گاہ ہے۔ انسان کے لئے امتحان گاہ ہے۔اصل حیات تو اس زندگی کے بعد شروع ہوتی ہے جس کی مدت لامتناہی ہے۔اس عارضی زندگی کے لئے تو انسان جدوجہد کرتا ہے لیکن ابدی زندگی (آخرت) کے لئے کوئی انتظام نہیں کرتا اور بے سروسامانی کے عالم میں سفرِ آخرت اختیار

کرلیتا ہے۔ یہ مال ودولت اوراولاد جن کے لئے انسان سب کچھ کرتا ہے یہاں رہ جائیں گے۔صرف نیک اعمال ساتھ جائیں گے۔ ملازمت کے دوران سب اپنے حاکم اعلیٰ سے ڈرتے ہیں لیکن جو کائنات کا حاکم ہے اس کا خوف دل میں ذرا بھی نہیں۔ اگر ہمارا کاسۂ حیات نیک اعمال سے خالی رہا تو روز قیامت خدا کے حضور کیا پیش کریں گے۔کیا رسول اکرمؐ کے سامنے نادم نہ ہوں گے؟۔ ہمارے رسول اکرمؐ اوران کے وصیؑ نے تو قدم قدم پر ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ہمیں راہِ مستقیم دکھائی ہے۔دنیا کی بے ثباتی اورآخرت کی اہمیت بتائی ہے۔قرآن حکیم نے ادر خدا کے رسولؐ نے ہمیں بتایا ہے کہ بروز حشر ہمارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ایک نفسانفسی کا عالم ہوگا۔ ہمارے اعضاء جوارح ہمارے خلاف گواہی دے رہے ہوں گے۔صرف نیک اعمال ہی اس دن کام آئیں گے۔کوئی شخص بھی یہ نہ کہہ سکے گا کہ پروردگار ہمیں معلوم نہ تھا۔ پروردگار جواب دے گا کہ میں نے تمہاری اصلاح کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے اورآخر میں ایک رسولؐ رحمت العالمین بنا کر بھیجا اوراپنا کلام قرآن مجید بھیجا۔اس کے بعد اس کا وصی اورآئمہ طاہرین علیھم السلام مقرر کئے مگر تم توان ہی کے دشمن ہوگئے اب جو تم نے دنیا میں کیا ہے اس کا مزہ چکھواور جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوجاؤ۔یہی تمہارا ابدی مقام ہے۔

موت سے پہلے اپنے گناہوں سے صدق دل سے توبہ کرلو! وہ رحیم وکریم ہے۔ ممکن ہے وہ تمہاری توبہ قبول کرلے۔ رسول اکرمؐ کے بعد مولائے کائنات نے جوخود ہادی دیں ہیں اور تمام علوم کے مخزن ہیں ہماری قدم قدم پہ راہنمائی فرمائی ہے اور یہ وہ عظیم ہستی ہیں جنھوں نے انسانوں کوراہِ مستقیم دکھائی ہے۔ آفتابِ رسالت کے نہاں ہونے کے بعد وہ ماہتابِ امامت ہیں جن کی روشنی نے اندھیروں کوختم کیا۔ وہ شہر علم کے در ہیں اور بابِ حکمت ہیں۔

مولائے کائنات نے اقوام عالم کواپنے مواعظ اور خطبات کے ذریعہ وہ باتیں بتائیں جن سے انسان کی زندگی سنور سکے اور وہ اصول وضوابط بتائے کہ ان پر کاربند ہوکر اپنی دینی اور دنیوی زندگی کو کامیاب بنا سکے۔ گم کردہ مسافر اپنا سیدھا راستہ متعین کرسکے۔ حضرت علیؑ علوم الہیہ کے بحرِ بے کراں ہیں اور ہر شعبۂ حیات پر محیط ہیں۔ حضرت علیؑ کے علم کا نہ صرف عالم اسلام بلکہ اقوام عالم کے بڑے بڑے فلسفی اور عالم بھی قائل ہیں۔ چنانچہ مشہور مؤرخ الاستاذ احمد حسین الزیات تاریخ الادب کے صفحہ ۱۰۱ اور صفحہ ۱۰۶ پر رقم طراز ہیں:

> ''آنحضرتؐ کے بعد سلف وخلف میں گفتگو وکلام اور تقریر وخطابات میں حضرت علیؑ سے زیادہ فصیح تر ہم نے کسی کو نہیں پایا۔ آپ ایسے حکیم اور فلسفی تھے کہ آپ کے بیان سے

حکمت کے چشمے جاری ہوتے اور آپ کی زبان سے خطابت
کے دریا ابلتے تھے۔ آپ ایسے واعظ تھے کہ سامعین کے قلب
و دماغ کو اپنے وعظ سے مسحور کر دیتے۔ آپ کے مکاتیب
و رسائل دلائل کی بے پناہ گہرائیوں پر مشتمل ہوتے تھے۔''

علامہ مناوی لکھتے ہیں:

''آنحضرتؐ نے فرمایا: ''علی عیبة علمی
یعنی علیؑ میرے علم کا ظرف ہیں۔ (عیبہ) اس ظرف کو کہتے ہیں
جس میں انسان عمدہ اور نفیس چیزوں کو محفوظ رکھتا
ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: علیؑ میرے کلام و اسرار کو سمجھنے والے
میرے رازدار اور نفائس (پسندیدہ اور عمدہ چیزیں) و علوم
کے معدن ہیں۔ ابن ورید لکھتے ہیں: آنحضرتؐ کا ایسا بلیغ کلام
ہے کہ اس سے پہلے کسی نے بھی اس مطلب کو ادا نہ کیا
تھا۔ حضرت علیؑ کی یہ ایسی مدح ہے جس کی وجہ سے دشمنوں کے
قلوب بھی آپ کی عظمت کے معترف ہو گئے۔''

(فیض القدیر از حافظ مناوی، جلد ۴، صفحہ ۳۰۶)

علامہ جاحظ جیسا ناقد بصیر اپنی ایک تالیف ''فضل ہاشم علی
عبد شمس'' میں حضرت علیؑ کی ایک خصوصیت اور امتیاز کو بیان کرتے ہوئے
کہتا ہے:

''فقہ، تنزیل و تادیل قرآن کا علم، مستحکم دلائل،

فصاحت وطلاقت لسانی (زبان کی روانی) اور طولانی خطبوں
کے ارشاد کرنے میں حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے مقابلہ پر
دنیا کسی کو پیش نہیں کرسکتی''

حافظ ابونعیم حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۶۵ پر لکھتے ہیں:

''قرآن سات منازل پر نازل ہوا' ہر منزل ظاہر
وباطن پر مشتمل ہے۔ یہ صرف حضرت علیؑ کی ذات ہے جو تمام
علم ظاہر و باطن سے واقف تھی۔ عربی قواعد کی ایجاد سے حضرت
علیؑ نے عربی زبان کو حیات جاودان بخشی۔ حضرت علیؑ نے عربی
زبان میں نہ صرف بہت سے الفاظ وکلمات 'تراکیب
ومحاورات اور ضرب الامثال کا اضافہ فرمایا بلکہ بہت سے غیر
زبان کے الفاظ بھی عربی زبان میں شامل فرمائے۔''

علامہ ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ کی جلد ۱ صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں:

''اولین مفکرین اسلام جنہوں نے علوم الٰہیات پر
بحث کی اور توحید وعدل' جبر واختیار اور قضا وقدر کے مسائل حل
کئے وہ سب حضرت علیؑ ہی کے شاگرد تھے۔''

حارث ہمدانی نے فقہ وفرائض اور علم حساب میں وہ کمال حاصل
کیا تھا جن سے دوسرے فقہاء نے اخذ کیا (حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ملی
المذیل) کہتے ہیں کہ: حضرت علیؑ نہ صرف علوم شریعت کے استاد تھے بلکہ
علم طریقت' معرفت اور حقیقت کے بھی استاد تھے۔ طریقت کے تمام سلسلے

آپ ہی پر ختم ہوتے ہیں جس کا اعتراف شبلی، جنید، سری سقطی، ابو یزید بسطامی، معروف کرخی اور دیگر علمائے طریقت نے کیا ہے۔

(شرح ابن ابی الحدید جلد ۱، طبع مصر)

حضرتؑ کا کلام علم و معرفت اور فلسفہ علم و حکمت سے معمور رہتا تھا جس کا اقرار ہر سننے والا کرتا تھا۔ چنانچہ استاد مصطفیٰ جواد اپنے تحقیقی مضمون ''فلسفہ تاریخ اسلامی'' کے ذیل میں کہتے ہیں:

''ایک دفعہ ایک یہودی عالم نے حضرت امیر المومنینؑ سے عرض کیا کہ اے فرزند ابو طالب اگر آپ فلسفہ بھی سمجھتے تو آپ کا بڑا مرتبہ ہوتا۔ یہ سن کر حضرت علیؑ نے فرمایا: فلسفہ سے تیری کیا مراد ہے؟ کیا ایسا نہیں کہ جس کی طبیعت میں اعتدال ہو، اس کا مزاج خود بخود پاکیزہ ہو جاتا ہے اس کے نفس کے اثرات قوی ہو جاتے ہیں اور جو نفس کے اثرات میں قوت حاصل کر لیتا ہے وہ انسانیت کے منتہائے کمال پر پہنچ جاتا ہے، وہ فضائل نفیسہ سے آراستہ ہو جاتا ہے اور جو فضائل نفس سے مزین ہوتا ہے ظاہر ہے اس میں انسانیت کے تمام کمال موجود رہتے ہیں (بجائے اس کے کہ اس میں خاصۂ حیوانی موجود ہو کر اپنا اثر دکھائیں) اس حالت میں ایسا انسان ملکوتی صفات کا حامل بن جاتا ہے۔ بس اس سے زیادہ انسانی عروج کا تصور نہیں۔

یہ سن کر یہودی نے بے ساختہ کہا: اے فرزند ابوطالبؑ! آپ نے سارا فلسفہ ان کلمات میں بیان کردیا۔"

(العرب صفحہ ۱۹' از عبدالمنعم مصری)

مؤرخ مسعودی لکھتا ہے کہ حضرت علیؑ کے خطبوں کی تعداد ۴۸۰ سے زائد ہے جنہیں لوگوں نے یاد اور محفوظ کرلیا تھا۔

(مروج الذہب' حصہ ۲' صفحہ ۳۳' طبع مصر)

عمر بن الجاحظ متوفی ۲۰۰ھ نے لکھا ہے کہ حضرت علیؑ کے خطبے مدون و مرتب محفوظ اور مشہور رہو کر بقائے دوام کی سند حاصل کرچکے ہیں۔

(البیان والتبیین' جلد ۱ ص ۱۷۴)

عبدالحمید یحیٰ سے دریافت کیا گیا کہ کس چیز نے تمہیں بلاغت پر اس قدر اقتدار بخشا کہ تم ایک باکمال ادیب بن گئے۔ اس نے جواب دیا کہ حضرت علیؑ کے کلام کو حفظ کرنے سے یہ کمال حاصل ہوا۔

حارث نے امیر المومنینؑ کے آثارِ علم اس کثرت سے مدون و مرتب کئے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسنؑ نے اس ذخیرہ کو اس سے طلب فرمایا تو حارث نے ایک ذخیرہ کتب بھیجا جو ایک اونٹ کا بار تھا۔

(ذیل المذیل از ابوجعفر محمد بن جریر الطبری' ص ۱۴۲' مطبوعہ قاہرہ)

حضرتؑ کے کاتب عبیداللہ بن ابی رافع نے حضرت کے قضایا مدون کئے۔ (الفہرس طوسی' ص ۲۰۲)

کمیل ابن زیاد نے طویل اور جلیل القدر دعا کو محفوظ کیا جو آج تک شبہائے جمعہ وغیرہ میں پڑھی جاتی ہے اور دعائے کمیل کے نام سے مشہور ہے۔

ہشام محمد بن کلبی (جو امام باقرؑ کے صحابی تھے) نے امیر المومنین کے بہت سے خطبے جمع کئے۔ (الفہرس، از ابن ندیم، ص ۱۴۰)

محمد بن قیس البجلی صحابی ء امام باقرؑ و امام جعفر صادقؑ نے امیر المومنینؑ کے قضایا جمع کئے۔ (کتاب الرجال النجاشی و نہج المقال)

ابراہیم بن حکم الفرازی نے خطبات جمع کئے۔

(الفہرس طوسی، کتاب الرجال النجاشی)

ابو محمد سعد صحابی ء امام جعفر صادقؑ و امام موسیٰ کاظمؑ نے خطبات جمع کئے۔ (کتاب الرجال النجاشی)

ابراہیم بن ہاشم ابو اسحٰق قمی صحابی ء امام رضاؑ نے قضایا جمع کئے۔

(نہج المقال)

مؤرخ ابن مخنف لوط بن یحیٰ نے اپنی تصنیفات میں خطبات و رسائل کو وارد کیا۔

نصر بن مزاحم معاصر امام محمد باقرؑ تا امام رضاؑ نے خطبات و مکتوبات کو کتاب الصفین میں تحریر کیا۔

ابوالقاسم عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی (متوفی تقریباً ۲۵۰ھ) صحابیء امام علی نقیؑ نے خطبات جمع کیے۔

صالح بن ابی حماد صحابیء امام نقیؑ نے خطبات جمع کیے۔

(کتاب الرجال)

علی بن محمد (متوفی ۲۲۵ھ) نے کتاب ''الرسائل امیرالمومنین'' میں حضرتؑ کے فرامین اور خطوط جمع کیے۔

ابوالقاسم عبداللہ بن احمد نے قضایا جمع کیے۔ نیز ابوالحسن معلیٰ بن محمد بصری نے قضایا جمع کیے۔ (کتاب الرجال)

عبدالعزیز بن یحیٰ جلودی (متوفی ۳۳۰ھ) نے آثار امیرالمومنینؑ سے ہر موضوع سے متعلق آپ کے کلام کو کتابی شکل میں جمع کیا۔

۱۔ کتاب رسائل علیؑ	(خطوط و فرامین کا مجموعہ)
۲۔ کتاب خطب علیؑ	(خطبوں کا مجموعہ)
۳۔ کتاب مواعظ علیؑ	(مواعظ کا مجموعہ)
۴۔ کتاب خطب علی فی الملاحم	(ان خطبات کا مجموعہ جن میں آئندہ ہونے والے واقعات اور فتنہ و فساد کی خبر دی گئی ہے۔)
۵۔ کتاب دعائے علیؑ	(ادعیہ علیؑ)

٦۔کتاب شعر علیؑ (اشعار کا مجموعہ)

(الفہرس طوسی، کتاب الرجال النجاشی)

ابو محمد حسن بن علیؑ (متوفی ۳۳۶ھ) مشہور شیعی علماء محدثین میں سے تھے۔ موصوف نے اپنی کتاب ''تحف العقول عن آل الرسول'' میں حضرت کے کلماتِ حکمیہ اور امثال و خطب جمع کئے اور لکھا ہے کہ اگر صرف ان خطبات کو جمع کریں جن میں حضرتؑ نے صرف مسائل توحید بیان فرمائے ہیں تو یہ مجموعہ تحف العقول کے برابر ہو جائے گا۔ (خیال رہے کہ تحف العقول کا حجم نہج البلاغہ سے زیادہ ہے)

ابو طالب عبداللہ بن ابی زید (متوفی ۳۵۶ھ) نے حضرت کی دعاؤں کو کتاب الادعیۃ الآئمہ میں جمع کیا ہے۔

علامہ رضیؒ نے ۴۰۰ھ میں نہج البلاغہ کو مرتب کیا جس کا ترجمہ دنیا کی کئی زبانوں میں بارہا طبع ہوا ہے۔ علامہ رضی کا انتقال ۴۰۶ھ میں ہوا۔

نیساںؔ اکبر آبادی نے نہج البلاغہ کا منظوم ترجمہ کیا جو ان کا قابل قدر کارنامہ ہے۔

حضرت علیؑ بہ حیثیت ایک مفکر، فلسفی اور حکیم کے بھی اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ چنانچہ باب العلم و حکمت کے متعلق مسلم و غیر مسلم ادیبوں، فلسفیوں اور مفکروں نے اپنے خیالات کا اظہار اپنی کتابوں میں کیا ہے

جن میں گبریل انکری (GABRIEL ENKRI) اور چیف جسٹس پاؤلاس سلاما (PAULAS SALAMA) جو بیروت ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور مشہور مسیحی ادیب وشاعر تھے قابل ذکر ہیں۔

عربی دنیا کا مشہور مسیحی مفکر، ادیب و فلسفی جبران خلیل (لبنان میں ۱۸۸۳ء میں پیدا ہوا اور ۱۹۳۱ء میں امریکہ میں فوت ہوا) نہج البلاغہ سے متاثر ہو کر لکھتا ہے:

> ''علی بن ابی طالبؑ سب سے پہلے عرب ہیں جن میں روح اعظم پائی جاتی ہے اور سب سے پہلے عرب ہیں جن کے ذہن سے ایسے پاکیزہ روحانی نغمے سنے گئے جو ان سے پہلے عربوں نے کسی سے نہ سنے تھے۔ ان نغمات کو سن کر عرب اپنی بلاغتوں کی شاہراہوں اور اپنے ماضی کی تاریکیوں میں سرگشتہ و حیراں ہو گئے۔ اگر کوئی شخص آپ کی بلاغت سے خصومت کرے تو ایسا شخص دراصل جاہلیت کی اولاد ہو گا''۔
>
> (ملحمہ عربیہ، عید الغدیر، ص ۲۲، بیروت)

مشہور ادیب پاؤلاس سلاما (PAULAS SALAMA) اپنی کتاب عید الغدیر کے مقدمے میں لکھتا ہے:

> ''علی ابن ابی طالبؑ کا ذکر عیسائی اپنی مجالس میں کرتے اور آپ کے علم و حکمت سے مستفید ہوتے ہیں اور آپ کے تقویٰ و پرہیز گاری کے سامنے تعظیماً جھک جاتے

ہیں۔زھاد اپنے عبادت خانوں میں آپ کے زھد وعبادت کا تصور کر کے اپنے زھد وعبادت کو تقویت پہنچاتے ہیں۔مفکر، ادیب، فلسفی اور خطیب کے لئے اس قدر کہنا کافی ہے کہ کوہ خطابت کے نیچے کھڑا ہو کر بلندی کی طرف نظر کرے اور چشمہ خطابت کی روانی سے سیراب ہو کر طلق اللسان (فصیح) خطیب بن جائے۔"
(ملحمہ عربیہ، عبدالغد یر، ص ۲۷، بیروت)

مسلم علماء نے بھی مولائے کائنات کی تبحر علمی کا اعتراف کیا جس میں چند مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔عبدالحمید بن یحییٰ کہتے ہیں:

"حضرتؑ کے بے مثل و بے نظیر خطبوں میں ستر خطبے یاد کئے تو مجھے اس قدر فیض حاصل ہوا کہ بیان نہیں کرسکتا۔"
(شرح ابن ابی الحدید ج ۱، مطبوعہ مصر)

۲۔مؤرخ ابن خلکان لکھتا ہے:

"ابن نباتہ علوم ادب کا امام تھا۔اس نے خطابت میں وہ بلند درجہ پایا تھا کہ کوئی شخص اس کے برابر نہ تھا (وخیات الاعیان ج ا ص ۲۸۳، مصر) اور ابن نباتہ لکھتا ہے کہ میں نے خطابت کا وہ خزانہ محفوظ کیا ہے جو صرف کرنے سے بڑھتا ہی جائے گا۔مجھے یہ خزانہ حضرت علیؑ کے مواعظ سے ایک سو فصلیں یاد کرنے سے حاصل ہوا ہے۔" (شرح ابن ابی الحدید، ج ۱)

۳۔علامہ ابن ابی الحدید کا کہنا ہے کہ حضرت علیؑ کے جتنے خطبے اور کلمات مدون ہوئے' ارباب صحافت وصحابہ میں کسی صحابی کا کلام اس کا بیسواں حصہ بھی نہیں ہے۔

۴۔علامہ شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی (متوفی ۶۵۰ء) ''مطالب السؤل'' میں لکھتے ہیں:

> ''علم بلاغت فصاحت میں امیرالمومنینؑ امام ہیں۔ آپ کو اس میدان میں اتنی سبقت حاصل ہے کہ کوئی اور آپ کی گرد کو نہیں پہنچ سکتا۔ نہج البلاغہ کے انواع خطب' مواعظہ اور اوامر و نواہی پر مشتمل ہیں جن سے فصاحت و بلاغت کی روشنی نکلتی ہے اور معانی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔''

۵۔علامہ سید محمود شکری حنفی اپنی کتاب ''بلوغ الادب'' ج ۳ ص ۱۷۹ پر لکھتے ہیں:

> ''یہ خطبے ایسے حکم واسرار پر مشتمل ہیں جو دنیا وآخرت کی نیکی کا سبب ہیں۔اللہ تعالیٰ کی رضا سے قریب کرتے ہیں اور اس کے عذاب سے دور رکھتے ہیں۔کتاب نہج البلاغہ ان ہی خطبوں پر مشتمل ہے حضرت علیؑ کا کلام ہے۔یہ کیا ہے؟ نور کلام الٰہی سے منور ہے۔ایک روشن انگارہ اور ایک خورشید جہاں تاب جو فصاحت گفتار نبوی کے ضو سے تابندہ اور روشن ہے''۔

۵۔علامہ جاحظ جیسا ناقد اپنے رسالہ ''فضل بنی ہاشم۔۔۔'' میں لکھتا ہے:

''فقہ' تنزیل وتاویل کا علم' مستحکم دلائل' فصاحت وطلاقتِ لسانی اور طویل خطبوں کے ارشاد فرمانے میں کون ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ کا مقابلہ کرسکتا ہے۔''

مولائے کائنات نے فرمایا: تمام آسمانی کتب کے اسرار قرآن میں ہیں اور تمام قرآن کا علم سورۂ فاتحہ میں اور سورہ فاتحہ کا علم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اور بسم اللہ کا علم بائے بسم اللہ میں اور بائے بسم اللہ کا علم اس کے نقطہ میں ہے اور میں وہ نقطہ ہوں جو بائے بسم اللہ کے نیچے ہے۔

(مشارق الانوار)

حضرت نے فرمایا: مجھے علم منایا و بلایا' علم انساب اور فصل الخطاب عطا ہوئے ہیں۔کوئی چیز نہ مجھ سے پوشیدہ ہے اور نہ غائب۔اللہ تعالیٰ کے حکم سے بشارت دیتا ہوں و نیز ایسی ہی چیزیں اللہ کی جانب سے مجھے عطا ہوئی ہیں جن میں مہارت وقدرت رکھتا ہوں۔(بحرالمعارف' ص ۳۴۷)

جنگ نہروان سے کوفہ واپس آنے کے بعد مسجد کوفہ میں فرمایا: میں ہی علم کے شہر کا دروازہ اور حلم کا بلند مقام ہوں۔میں ہی راہ ہدایت ہوں۔میں ہی وہ علم کا سمندر ہوں جو کبھی خشک نہیں ہوتا۔انبیائے سلف کی کتابوں میں میرا نام ایلیا ہے' عرب میں علیؑ اور توریت میں

اوریا ہے۔ (کوکب دری قدیم)

اس جلیل القدر اور بلند مرتبت ہستی کے اقوال زریں اس کتاب میں حروف تہجی کے اعتبار سے درج کئے گئے ہیں تاکہ اقوال تلاش کرنے میں آسانی ہو اور زیادہ سے زیادہ اقوال یکجا کئے جاسکیں۔ یہ اقوال بہت کم ہیں مگر ہماری اصلاح کے لئے کافی ہیں۔ ان اقوال کی روشنی میں ہم بہتر زندگی کا راستہ متعین کرسکتے ہیں۔ صراط مستقیم تلاش کرسکتے ہیں۔ وہ کون سا گوشۂ حیات ہے جس کے متعلق مولائے کائنات نے کچھ نہ فرمایا ہو۔

مومنین اور مومنات سے گزارش ہے کہ وہ ان اقوال سے استفادہ کریں اور نار جہنم سے خود کو بچائیں۔ اس دنیا کی بھول بھلیوں میں خود اپنی ذات کو گم نہ کردیں۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ اگر ہم مولائے کائنات کے بتائے ہوئے اصولوں پر گامزن ہوں تو بہت حد تک دنیا کی برائیوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ موت کو دور نہ سمجھیں' ہر وقت قریب ہے' کسی لمحہ بھی آسکتی ہے۔ آخرت کا سامان مہیا کرلیں نہ معلوم کس وقت جانا پڑجائے۔ انسانیت کی قدر کریں۔ ایک دوسرے سے محبت کریں۔ تمام مسلمانوں میں اتحاد قائم رکھیں۔ فرقہ بندی میں نہ پڑیں اس لئے کہ تمام طاغوتی طاقتیں اس وقت مسلمانان عالم کو فنا کرنے کے درپے ہیں۔ اگر تمام مسلمان خواہ وہ کسی مکتبۂ فکر کے ہوں ان دشمنان اسلام کے خلاف متحد

ہو جائیں تو دنیا کی کوئی طاغوتی طاقت مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم سب سچے مسلمان بن جائیں اور اپنے دشمنوں کا مقابلہ کر سکیں۔ یہ سب جب ہی ممکن ہے کہ ہم اپنے ذاتی مفادات کو نظر انداز کر دیں۔ آمین۔

خاکپائے اہل بیتؑ

رضوان عزمی امروہوی

علیؑ نے ہر قدم پر عظمت کردار سے اپنی
بصیرت ہر دل انساں کو دی۔ آنکھوں کو بینائی

حروف کی اہمیت

حروف کی نوعیت' حقیقت اور اہمیت سمجھنے کے لئے صرف یہ اشارہ کافی ہے کہ قرآن مجید میں حروف مقطعات موجود ہیں جو اسرار درموز سے بھرپور ہیں۔ چنانچہ عبداللہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے حروف ''حم عسق'' سے فتنے کے واقع ہونے اور مستقبل کی نوعیّتوں کے صادر ہونے کی اطلاعات بیان فرمائی ہیں۔ تفسیر ثعلبی میں تحریر ہے جب رسول خداؐ پر یہ حروف نازل ہوئے تو آپ کے روئے اقدس پر رنج وملال کی کیفیات نمایاں ہوگئیں اور غم کے آثار ہویدا ہوگئے۔ جو راز داران بزم پیغمبرؐ تھے انہوں نے حضور سے اس کیفیت کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: مجھے اطلاع دی گئی ہے ان بلاؤں کی جو میری امت پر آخر زمانے میں واقع ہوں گی۔ گہن کا لگنا' زمینوں کا شگافتہ ہونا' آگ پھیل جانا اور اس طرح کہ میری امت بیابانوں کا رخ کرے اور پھر ہوائیں ان کو دریاؤں میں ڈال دیں۔ اس کے بعد مسلسل علامات خروج دجال اور فتنۂ یاجوج وماجوج کی بیان فرمائیں اور قیامت کی کیفیات کی اطلاع دی۔ اس خبر سے واضح ہے کہ جملہ حادثات وواقعات کی اطلاع صرف ان مختصر حروف کے ضمن میں بیان کی گئی ہے گویا یہ حروف اشارے تھے جن کی تفصیل حضور اکرمؐ سمجھے اور بیان فرمایا۔ نیز امام حسینؑ سے سوال کیا گیا کہ

''کھیعص'' کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں تم کو اس کے معنیٰ وحقیقت سے آگاہ کردوں تو اگر تم پانی کے اوپر چلنا شروع کردو تو تمہارا قدم تر نہ ہوگا۔ ان حروف میں بے حد اسرار پوشیدہ ہیں۔ بہرحال ان مثالوں سے یہ واضح ہوگیا کہ حروف اپنے اندر اسرار اور رموز رکھتے ہیں لیکن ان سے واقف حضرات آئمہ علیہم السلام ہی تھے۔ ان کے بعد جس نے اس میدان میں تحقیق وجستجو کی اس کو اتنا ہی حصہ مل گیا۔

حروف سے استخراج حقایق واستنباط حوادث کے متعلق کتب معتبرہ میں بہت کچھ مذکور ہے جن میں ایک یہ بھی ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ کتاب جفر سے جملہ ہونے والے حوادث وواقعات کو معلوم فرما کر مہیا کرتے تھے۔ چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ایک فصیح ترین شاعر نے جو آپؑ کے ملازموں میں سے تھا چند اشعار فصیح عربی زبان میں آپؑ کی منقبت میں نظم کیے مگر قبل اس کے کہ وہ آپؑ کی خدمت میں پیش ہوتا امام علیہ السلام نے ایک کاغذ اس کے سپرد فرمایا جس میں بعینہٖ وہ سب اشعار تحریر تھے اور ان کو خود امام علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا تھا۔ ان اشعار کو دیکھ کر وہ شاعر متعجب ہوا اور سرگرداں ہوکر اپنا مسودۂ اشعار نکالا اور عرض کرنے لگا کہ خدا گواہ ہے کہ میں نے کل رات ان اشعار کو نظم کیا تھا۔ اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہے اور ابھی تک یہ مسودہ

کسی کو میں نے دکھایا بھی نہیں تو پھر یہ کیا واقعہ ہوا کہ یہ اشعار آپؑ کے پاس پہنچ گئے۔ امام علیہ السلام یہ سن کر مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تو نے کہا وہ سچ ہے لیکن یہ حقیقت ہے آج رات جب میں جفر جامع میں نظر کر رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک دوست نے عربی زبان میں چند اشعار نظم کئے ہیں جن کو علی الصباح وہ لے کر ہمارے پاس آئے گا تو میں نے نظر کرنے کی بنا پر ان اشعار کا استخراج کر لیا۔ اسی طرح دیگر آئمہ علیہم السلام کے بھی اکثر واقعات کتابوں میں درج ہیں۔

علم حروف کے شرف کے بارے میں صرف یہی امر کافی ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے رموز و اسرار حروف ہی کے ذریعہ بیان فرمائے ہیں۔ علمائے علم حروف نے ہر حرف کی روح اور طبائع کے بارے میں وضاحت کی ہے اور فرمایا کہ ہر حرف کی روح اس کے اعداد میں مضمر ہے۔ علمائے فن کا یہ بھی تجربہ ہے کہ مزاج کے اعتبار سے گرم مزاج والے حروف امراضِ باردہ کے دور کرنے کے لئے اور حروف رطوبات مائیہ والے امراض کے دفع کرنے کا موجب ہیں۔ اور ان ہی خواص کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکمائے ہند نے کچھ حروف ترتیب دیئے ہیں جن سے جسم انسانی سے زہر کا اثر دور ہو سکتا ہے۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کا علاج ان ہی حروف کے ذریعہ اسی طرح کیا جاتا ہے اور ان ترتیب دیئے ہوئے

حروف کا نام انہوں نے افسون رکھ دیا ہے ۔ان کا اثر بھی تیر بہدف ہے ۔دراصل یہ سب کچھ حروف کی قوت اور ان کی ترتیب کی ترکیب ہی کا نتیجہ ہے ۔

اس فن کے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ حروف مفردہ کے آثار عجیب وغریب ہیں اور ان کے خواص حیرت انگیز ۔اگر کسی کو اس بارے میں شک ہو تو قرآن مجید کے حروف مقطعات پر غور کرنے اور ان کو سمجھنے کی کوشش کرے تو اس پر یہ حقیقت رفتہ رفتہ خود آشکار ہو جائے گی ۔

(نوٹ) کسی شخص کی مزاجی کیفیت معلوم کرنے کا بھی یہی طریقہ ہے کہ اس کے نام کے حروف پر غور کیا جائے تو جن حروف کی نام میں زیادتی ہوگی اور جو ان کی طبیعت ہوگی ویسا ہی مزاج صاحبِ نام کا ہوگا کیونکہ حضرت امام رضاؑ کا ارشاد ہے کہ دنیا کی ہر شے اپنے نام کے اثر کے تحت ہے ۔

حروف کی طبیعتیں اور مزاج

شیخ شرف الدین بونی کا قول ہے کہ:

۱۔اھطمفشذ حرارت اور یبوست (سوکھا پن) سے مرکب ہیں۔

۲۔بوینصتض حرارت اور رطوبت سے

۳۔جزکس قثظ حرارت اور رطوبت سے مرکب ہیں

۴۔دحلع رخغ برودت ورطوبت سے مرکب ہیں۔

۱۔حروف ناری وآتشی	ا۔ھ۔ط۔م۔ف۔ش۔ذ	(آتشی)
۲۔حروف بارد ترابی	ب۔و۔ی۔ن۔ص۔ت۔ض	(خاکی)
۳۔حروف یابسہ ہوائی	ج۔ز۔ک۔س۔ق۔ث۔ظ	(ہوائی)
۴۔حروف رطبہ مائی	د۔ح۔ل۔ع۔ر۔خ۔غ	(آبی)

نوٹ: مزاج اور طبیعت کسی بھی شخص کی معلوم کرنے کے لئے ان حروف کو زبانی یاد رکھنا چاہیے۔کسی بھی شخص کے مزاج کو اس کے نام کے حروف سے فوراً معلوم کرلیا جائے کہ کس حرف کا مزاج اس کے نام میں موجود ہے جن کی کثرت ہوتی ہے ویسا ہی مزاج ہوگا۔

درحقیقت علم الاعداد علم حروف سے ہی متعلق ہے اور حروف کے جو اعداد بطور ابجد یا دوسرے طریقے سے لئے جاتے ہیں ان سے بھی یہی نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔آج کل یہ علم بہت مقبول ہے۔

علم جفر بھی علم حروف پر مشتمل ہے اس کے علاوہ شعراء حضرات ان ہی حروف کے اعداد کی مدد سے تاریخ نکالتے ہیں ۔ ایسے شعراء گنتی کے ہیں جو تاریخ نکالنے میں ماہر ہیں ۔ میرے محترم دوست نیساں اکبر آبادی کو تاریخ نکالنے میں ید طولیٰ حاصل ہے ۔ وہ چلتے پھرتے تاریخ نکال لیتے ہیں ویسے وہ علم عروض کے بھی استاد ہیں ۔ اللہ انہیں طویل زندگی دے ۔ آمین ۔

ایڈورڈ کلاڈ (Edward Claud) نے اپنی کتاب ''اسٹوری آف دی ایلفے بیٹ'' (Story of the alphabet) میں ایک ایک حرف تہجی کا ماخذ بتایا ہے ۔ وہ لکھتا ہے کہ اہل فینقیہ اور اہل مصر معاصر تھے اور ان کے تجارتی معاہدے ہوتے تھے جن کی تفہیم کے لئے کچھ اشارات مقرر کئے تھے جو بعد میں حروف تہجی بن گئے ۔ مثلاً آنکھ کہنا ہوتا تو آنکھ کی شکل بنا دیتے جو حرف ع سے مشابہ ہے اور عربی میں عین کے معنی آنکھ ہیں ۔ ج سے مراد اونٹ لیتے تھے ۔ یہ حرف اونٹ ہی شکل کا ہے ۔ عربی میں جمل اور عبرانی میں جیم اونٹ ہی کو کہتے تھے ۔ یہ بیٹھے ہوئے اونٹ کی شکل ہے اور نقطہ سے مراد اونٹ کا مالک ہے ۔ اسی طرح ش سے مراد شجر (درخت) ہے جس پر دو پرندے بیٹھے ہیں اور ایک اڑ رہا ہے ۔ اسی طرح وہ لکھتا ہے کہ ب سے مراد گھر ہے اور ب کے نیچے جو نقطہ ہے اس سے مراد گھر کا مالک ہے جو دروازہ پر بیٹھا ہے ۔ (اسی لئے امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ میں ہی وہ نقطہ ہوں جو بائے بسم اللہ کے نیچے ہے) ۔

حروف کے خواص

اس کتاب میں مولائے کائنات کے اقوال زریں حروف ابجد (حروف تہجی) کے مطابق درج کیے گئے ہیں تاکہ قاری کو موضوع تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ بہت سے الفاظ جو درمیان میں آنا چاہیے تھے وہ حروف تہجی کے اعتبار سے شروع میں درج کیے گئے ہیں۔ اس طرح سے مختلف مقامات پر ضرورت کے تحت حروف تہجی کے الفاظ پہلے لائے گئے ہیں۔

حروف تہجی سب اپنا اثر رکھتے ہیں اور بیکار نہیں ہیں' ان حروف کے بھی خواص ہیں۔ بقول علامہ شیخ بونی حروف تہجی میں ہر حرف اپنے مزاج کے اعتبار سے خاص اثر رکھتا ہے۔ مثلاً حروف حارہ (جن کا مزاج گرم ہے) تو وہ اسماء جو ایسے حروف سے مرکب ہوں ان سے حرارت ظاہر ہوتی ہے اور حروف باردہ (ٹھنڈے مزاج والے) ان حروف سے مرکب اسماء سے حرارت دور ہوتی ہے اور برودت (ٹھنڈ) پیدا ہوتی ہے اور اگر کوئی ایسا اسم جس میں چاروں طبیعتوں والے حروف پائے جاتے ہوں تو ان میں سے جو حروف زیادہ غالب ہوں گے ان کا حکم جاری کیا جائے گا۔ اور اگر ایک قسم کے حروف بھی غالب نہ ہوں تو معتدل مزاج ظاہر ہوگا اور اس اعتبار سے مختلف اعمال و امراض میں یہ حروف کارآمد

ہوتے ہیں ۔مثلاً حرارت والے امراض کو دور کرنے کے لئے برودت والے حروف پڑھنے چاہییں اور آبی امراض میں یابس (خشک) مزاج والے حروف پڑھنا چاہییں ۔تفصیل سے گریز کرتے ہوئے ہم مختصر تحریر کررہے ہیں:

(الف) مال داری ۔شیخ سکاکی کا بیان ہے کہ جو شخص صبح سویرے بیدار ہوکر قبل کسی سے بات کرنے کے ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ حرف (الف) زبان پر لائے تو صاحبِ ثروت ہوجائے گا۔

وضع حمل ۔اگر حاملہ کے بیسوں ناخنوں پر اس وقت جب آثار وضع حمل ظاہر ہوں ایک الف تحریر کردیا جائے تو آسانی اور جلدی سے ولادت ہوگی ۔البتہ اس سے پہلے حاملہ کو باوضو ہونا چاہیے۔

(ب (باء) قید سے رہائی ۔شیخ سکاکی کا بیان ہے کہ اگر کوئی قیدی حرف (باء) کو ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ روزانہ ورد کرے تو قید سے جلد چھٹکارا حاصل ہوجائے گا اور اگر اتنی ہی تعداد میں لکھ کر اپنے پاس رکھے تو تمام بلاؤں سے چھٹکارا حاصل ہوجائے گا اور کوئی شخص اس کو تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔

(ت (تاء) اقبال و مرتبہ کی بلندی ۔اگر کوئی شخص حرف (تاء) کو چارسوایک (۴۰۱) مرتبہ روزانہ پڑھے تو صاحب اقبال و مرتبہ ہوگا۔

(ث (ثاء) محبت اور بچوں کا خوف۔ اگر کوئی شخص پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ اس حرف کی تلاوت کرے تو محبت پیدا کرنے میں بے نظیر پائے گا اور خود بھی محبوب خلائق ہو جائے گا اور اگر اسی تعداد میں اس حرف کو لکھ کر بچے کے گہوارے میں رکھ دے گا تو وہ بچہ سوتے اور جاگتے میں ہرگز نہ ڈرے گا۔

(ج) شفائے امراض اور حضورؐ کو خواب میں دیکھنا۔ یہ حرف اسم اعظم میں آیا ہے۔ اس لئے اخبار رسالت میں مستعمل ہے۔ لہٰذا اگر کوئی اس حرف کو ترپن (۵۳) مرتبہ کسی پیالہ میں لکھ کر اسے دھو کر پی لے تو ہر مرض کی دوا ثابت ہوگا اور اگر کوئی شخص اس حرف کو نو ہزار (۹۰۰۰) مرتبہ پڑھے تو اسی شب حضورؐ سرور کائنات کی خواب میں زیارت کرے گا۔

(ح (حاء) بخار اور تقویت باہ۔ یہ حرف بخار دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اگر کوئی انگشتری کے نگینے پر اس حرف کو آٹھ (۸) مرتبہ کندہ کرا دے اس شکل (ح) میں اور پھر بخار کا مریض اس کو پہن لے تو بخار زائل ہو جائے گا اور اگر پانی میں وہ انگشتری ڈال کر چند بار غسل کرے تو صاحب تپ کی حرارت زائل ہو جائے گی۔ ضروری ہے کہ پیر یا جمعہ پہلی یا آٹھویں ساعت میں لکھے۔ ایسی انگوٹھی ہاتھ میں رکھنا تقویت باہ کا بھی موجب ہے۔

(خ (خاء) غائب کی خبر۔ اگر کوئی شخص اس حرف کو چھ سو (۶۰۰) مرتبہ لکھ کر اپنے تکیہ کے نیچے رکھ دے تو خواب میں غائب شدہ فرد کی کیفیت واضح ہو جائے گی اور اسم (یاخبیر) کا قراءت میں اضافہ کرے گا تو خاصیت اور زیادہ بڑھ جائے گی۔

(د) تباہی دشمن۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ہر صبح وشام کسی بلند مقام پر جا کر پینتیس (۳۵) مرتبہ اس حرف کو پڑھے اور دشمن کے گھر کی طرف پھونک دے تو وہ دشمن اس گھر سے بہت جلد آوارہ و برباد ہو جائے گا۔

(ذ) جدائی ودشمنی وکثرت دولت۔ بیان کیا گیا ہے کہ حرف (ذ) کو اعمال مفارقت وتفریق میں تاثیر عظیم حاصل ہے۔ اگر کوئی شخص اس حرف کو سات سو (۷۰۰) مرتبہ اسم المذل کے ساتھ ملا کر ساعت منحوسہ میں لکھے اور پھر اس مکتوب کو کسی ظالم کے مکان میں جس سے مخلوق پریشان ہو دفن کر دے تو بہت جلد وہ مکان ویران ہو جائے گا اور وہ ظالم وفاسق سرگرداں ہو جائے گا۔ علامہ سکاکی کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص اس حرف کا ورد کرے تو اس کی دولت اور مرتبہ کو زوال نہ ہوگا بلکہ عزت واقبال میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا۔

(ر (راء) دردسر اور درد شقیقہ۔ اہل خاصیت کا ارشاد ہے کہ اگر

کوئی شخص اس حرف کو پانچ (۵) مرتبہ دردسر اور درد شقیقہ کے لئے بروز چہار شنبہ (بدھ) آخر ماہ میں پیشانی کے اطراف میں تحریر کرے تو درد سے افاقہ ہو جائے گا۔

(ز (زاء) خوف کے لئے۔ صاحبان علم کا بیان ہے کہ اگر کوئی شخص پچھتر (۷۵) مرتبہ اس حرف کو پوست آہو پر لکھ کر اس وقت جبکہ چار برج جدی میں ہو اور مریخ تحت الارض میں اپنے پاس رکھے تو ہر شخص اس سے ڈرنے لگے گا۔

(س) حصول مقاصد، کرامات، لکنت زبان۔ صاحب شمس المعارف نے بیان کیا ہے کہ علامہ سکاکی نے تحریر کیا ہے کہ اگر کوئی اس حرف کو مشک وزعفران سے ساعات لایقہ میں پاک کاغذ پر ایک سو بیس (۱۲۰) مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے اور اسی عدد کے مطابق اس حرف کو پڑھتا رہے تو حصول مقاصد میں بہتری پائے گا۔ نیز اگر اس حرف کا ورد کرے اور صبح کے وقت پورے ساٹھ (۶۰) مرتبہ اس کو پڑھا کرے تو صاحب کرامات ہو جائے گا۔ بہتر ہے خطابیہ طور سے (یاسین) پڑھے۔ سکاکی نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ساٹھ (۶۰) مرتبہ اس حرف کو لکھ کر بچے کے گلے میں ڈال دیا جائے تو لکنت دور ہو جائے گی۔

(ش) لڑکا ہے یا لڑکی، وضع حمل۔ اگر اس حرف کو سوتے وقت

تین سو (۳۰۰) مرتبہ پڑھ کر حاملہ عورت سو جائے تو اس کو علم ہو جائے گا کہ حمل میں لڑکا ہو گا یا لڑکی اور اگر اسی قدر اس حرف کو شیرینی پر پڑھ کر حاملہ عورت کو دیں تو اس کے وضع حمل میں آسانی وجلدی ہو گی۔

(ص) مسافت میں نہ تھکنا' طی الارض۔ خواص الحروف میں تحریر ہے کہ اگر کوئی شخص راستہ چلتے ہوئے مداومت (بار بار پڑھے) تو زمین اس کے قدموں کے نیچے لپٹتی ہوئی محسوس ہو گی یعنی بغیر تھکے مسافت طے کرے گا۔

(ض) خفقان' جنوں ودیوانگی ۔ اگر اس حرف کو آٹھ سو (۸۰۰) مرتبہ کھانے کی چیز پر پڑھ کر مجنون یا ضعیف دل کے مریض کو یا خفقان والے کو کھلایا جائے تو انشاء اللہ یہ بیماریاں زائل ہو جائیں گی۔

(ط (طاء) حفاظت از دشمن۔ اگر اس حرف کو تمام ناخنوں پر ایک مرتبہ لکھا جائے اور اس دوران میں دس (۱۰) مرتبہ ایک سانس میں اس حرف کو پڑھا جائے پھر اس کے بعد گھر سے باہر قدم نکال کر دشمنوں کے درمیان سے گزرتا چلا جائے تو باسلامت جائے گا۔ اول تو اس کو کوئی دیکھے گا نہیں اور اگر دیکھے گا تو معترض نہ ہو گا۔

(ظ (ظاء) دشمن اور مرگی: اگر اس حرف کو نو سو (۹۰۰) مرتبہ بوقت صبح پڑھے اور کسی ظالم دشمن کے مکان کی طرف پھونک دے تو بہت

جلد وہ ظالم دشمن دفع ہو جائے گا اور اگر اسی قدر یہ حرف لکھ کر مرگی کے مریض کے گلے میں باندھ دیں تو اس کو شفا ہو گی۔

(ع) درد قولنج وحب۔ اہل خاصیت کا بیان ہے کہ یہ حرف حصول دولت وحشمت کے لئے بہترین ہے۔ لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دس (۱۰) مرتبہ صرف عین (ع) کو اس طرح (ع ع ـ ـ) ترنج کے پتہ پر لکھ کر خون کبوتر اور عرق گلاب میں محو کرے اور درد قولنج والے کو پلا دے تو افاقہ ہوگا اور سکاکی نے تحریر کیا ہے. کہ اگر اس حرف کو سات سو (۷۰۰) مرتبہ مشک وزعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے تو محبوب سرکش بھی مطیع ہو جائے گا۔ اور اگر تھوڑے سے حلوے پر پڑھ کر انہی اعداد کے مطابق خود کھا کے محبوب کو کھلا دے تو وہ اطاعت کرنا شروع کر دیگا اور ہرگز مخالفت نہ کرے گا۔

(غ) دفع دشمن وثروت۔ تحریر کیا گیا ہے کہ اگر اس حرف کو ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ روزانہ پڑھے اور دشمن کی جانب پھونک دے تو بہت جلد وہ دشمن نیست ونابود ہو جائے گا۔ اور اگر اس حرف کی تلاوت اسم (الغنی) کے ساتھ ملا کر کریں تو مال ودولت کے لئے بہتر ہے۔

(ف (فاء) کشف' قید سے رہائی' غائب کی واپسی۔ صاحب دار التنظیم نے تحریر کیا ہے کہ روز شنبہ (سنیچر) اس حرف سے متعلق

ہے۔صاحب تیسیر المطالب بیان کرتے ہیں جو شخص اسی (۸۰) مرتبہ اس حرف کو روزانہ پڑھے تو فایض المرام (کامیابی حاصل کرنے والا) ہوگا۔اگر کوئی اسم (الفتاح) کے ساتھ مداومت (زیادہ پڑھے) تو سر معارف وحقائق علم خفیہ وغیرہ اس پر منکشف ہوجائیں گے اور ساری دشواریاں اس کی دور ہوجائیں گی اور اگر کوئی قیدی اس حرف کو اسم (الفتاح) کے ساتھ مسلسل ورد کرے تو جلد رہائی نصیب ہوگی اور اگر کوئی اسی (۸۰) روز تک اس حرف کو زبان پر ورد کے طور پر جاری رکھے اور دشمن کی جانب پھونک دے تو وہ برباد ہوجائے گا۔اور اگر کسی غائب کے لئے نو ہزار (۹۰۰۰) مرتبہ قطعہ (ٹکڑے) کر کے پاس رکھے اور آگ میں ڈال دے تو اگر وہ مغرب میں ہوگا تو عامل کے پاس مشرق میں پہنچ جائے گا۔

(ق) خواب بندی۔سکاکی نے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی اس حرف کو دوسو (۲۰۰) مرتبہ ایک کاغذ پر لکھے اور سخت پتھر کے نیچے دبا دے تو جس کے نام پر پڑھکر رکھے اس کی نیند بند ہوجائے گی جب تک کاغذ باہر نہ نکالے اور محو نہ کرے اس کو نیند نہ آئے گی۔

(ک) کشف ومحبوب خلایق۔سکاکی نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ اگر کوئی اس حرف کو چارسو (۴۰۰) مرتبہ جو حاصل ضرب ہے مربع

شکل میں لکھے اور اپنے پاس نگاہ رکھے (حفاظت میں) تو خلایق کی آنکھوں میں عزیز ہو جائے گا اور اگر کوئی سو (۱۰۰) مرتبہ اس حرف کو چار بار زبان پر جاری کرے تو اسرار الوہیت اس پر منکشف ہوں گے۔

(ل) استقامت ومحبت و دفع دشمن۔ یہ حرف استقامت کے لئے بہترین ہے۔ لکھا ہے کہ اگر اس حرف کو اکہتر (۷۱) مرتبہ سفر جل (بہی ، مشہور پھل) پر پڑھے اور اتنی ہی مرتبہ فولاد کے قلم کی نوک سے کھال پر لکھے اور اسے میاں بیوی کو کھانے کے لئے دے تو دونوں میں شدید محبت پیدا ہو جائے گی۔ سکاکی نے یہ تحریر کیا ہے کہ اگر کوئی شخص خود کو پوشیدہ کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ بوقت حاجت اس حرف کو دوسو (۲۰۰) مرتبہ زبان پر جاری کرے تا کہ اس کا مقصد پورا ہو سکے۔

(م) حب' ذہن' حافظہ' جنون کی حالت۔ شیخ محی الدین ابن عربی نے کتاب فتوحات میں تحریر کیا ہے کہ میں نے (میم) کے ورد کے دوران مکاشفات اور غرائبِ عالم ملاحظہ کئے ہیں۔ اگر کوئی اپنے محبوب کے نام پر اس کو ایک سو پچاس (۱۵۰) مرتبہ اس طرح (م) سرخ سیب یا آبی سیب پر نقش کرے بشرطیکہ (میم) کی آنکھ کھلی ہوئی ہو اور اس کو محبوب کو کھلا دے اور اگر کھانا ناممکن ہو تو سونگھانے کی کوشش کرے تو محبت میں عظیم اثر پیدا ہوگا۔ اگر کوئی حرف (م) کو چالیس (۴۰) مرتبہ کسی گلاس پر

لکھ کر پانی سے دھو کر پیئے تو خداوند عالم اس کے ذہن وفہم وعلم میں اضافہ کرے گا اور حکمت سے اس کو روشناس فرمائے گا۔ اور اگر کوئی حرف (م) کو اسی (۸۰) مرتبہ (لا الہ الا اللہ) کے ساتھ لکھ کر اس کو داہنے بازو پر باندھ لے یا لباس میں سی کر پہنے تو خداوند عالم اس کی مہابت ورعب و محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کردے گا خواہ وہ کتنا ہی گمنام کیوں نہ ہو۔ اور اگر کوئی شرائط خصوصی کے ساتھ اس کو تحریر کرے اور باوضو ہو کر پاکیزہ لباس پہن کر ہمیشہ اپنے پاس حفاظت سے رکھے تو جنوں کے حالات پر مطلع ہوگا۔

(ن) مطیع بنانے، موذی جانور، نورانیت دل۔ بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی اس حرف کو اکیس (۲۱) مرتبہ گھوڑے کی نعل پر کسی کے نام کے ساتھ لکھے اور اس کو آگ میں ڈال دے تو وہ عامل کے لئے بے طاقت ہو جائے گا اور اس کو کسی طرح آرام نصیب نہ ہوگا۔ سکا کی نے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی اس حرف کو پچاس (۵۰) مرتبہ لکھے اور اپنے پاس رکھے تو موذی جانوروں سے محفوظ ہو جائے گا اور ہمیشہ شرائط کے ساتھ اس کو پڑھتا رہے تو انوار اس کے باطن پر روشن ہو جائیں گے۔

(و) دفع دشمن، سفر حسب منشاء۔ اگر اس حرف کو ننانوے (۹۹) مرتبہ دشمن کے نام پر ہرن کی جھلی پر لکھ کر دروازے میں لٹکا دے تو

اس کا دشمن سرگرداں (پریشان) ہوگا۔ اس کو مطلق سکون حاصل نہ ہو سکے گا۔ اگر کوئی سفر کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ ساٹھ (۶۰) مرتبہ اس حرف کو پڑھے اور جس طرف جانے کا ارادہ ہے پڑھتا چلا جائے تو بہت جلد موانع (رکاوٹیں) دور ہوتے جائیں گے اور سفر درست ہوتا جائے گا۔

(ھ (ھاء) تونگری ومال کی زیادتی وملازمت۔ لکھا ہے کہ اگر کسی پر فقروفاقہ مسلط ہوجائے تو وہ چالیس ناودان (پرنالہ ۔بدرو۔نالی) کے نیچے سنگریزوں کے چالیس ریزے چن لے اور اس وقت جب قمر زائدالنور ہو تو چالیس (ھ) کو ان سنگریزوں پر لکھے اور اس جگہ جہاں وہ سوتا ہے دفن کردے بشرطیکہ وہاں غیر شرعی افعال نہ سرزد ہوتے ہوں تو حق سبحانہ تعالیٰ اس کو نعمت واموال بے حد عطا کرے گا اور جمیعت اس کی جانب رخ کرے گی۔ جاننا چاہیے کہ یہ حرف نورانی ہے۔

(ی (یاء) خواب بندی' زبان بندی۔ یہ حرف فتح ونصرت کے لئے ہے۔ لکھا ہے کہ اگر دس (۱۰) مرتبہ اس حرف کو کسی شخص کے نام پر لکھے اور اس کو مٹی کے نیچے دفن کردے تو اس شخص کی نیند بند ہوجائے گی۔ سکاکی نے لکھا ہے کہ اگر کوئی اس حرف کو سو (۱۰۰) مرتبہ کسی شخص کے نام پر زبان پر جاری کرے تو اس کی زبان غیبت' بہتان اور تہمت سے بند

ہوجائے گی اور انہی اعداد کے برابر سفید حریر پر لکھ کر اپنے پاس حفاظت سے رکھے تو خلایق کی زبان اس کے لئے بند ہوجائے گی۔یعنی کوئی اس کے خلاف نہ بول سکے گا۔

یہ حروف تہجی قرآن مجید میں حروف مقطعات کی شکل میں ملتے ہیں جیسے: الم۔ کھیعص وغیرہ۔ان کو الگ الگ پڑھا جاتا ہے۔ان کی تعداد ۸۴ ہے جن میں بہت سے حروف مکرر ہیں۔اگر ان کی تلخیص کی جائے یعنی مکررات کو حذف کر دیا جائے تو یہ حروف تہجی باقی رہتے ہیں جن کی تعداد ۱۴ ہے: (ص۔ر۔ا۔ط۔ع۔ل۔ی۔ح۔ق۔ن۔م۔س۔ک۔ہ)

ان چودہ حروف سے عبارتیں تو بہت سی بنتی ہیں مگر یہ ایک اعجازی شان ہے کہ سوائے اس عبارت کے

صِرَاطُ عَلِیٍّ حَقٌّ نُمسِکُہ،

(علیؑ کا راستہ حق ہے، ہم اسی پر قائم ہیں)

باقی تمام عبارتیں مہمل بنتی ہیں۔کئی صدیوں تک علمائے اسلام اس کوشش میں لگے رہے کہ اس دعویٰ کو غلط ثابت کر دیں لیکن اس اعجازی شان کو کون مٹا سکتا ہے۔

وہ آیات قرآنی جن پر اقوال
امیرالمومنین علیہ السلام منطبق ہیں

ایثار

☆ ویوثرون .... خصاصة (سورۂ حشر. ۹)

وہ اپنے نفسوں پر ایثار کرتے ہیں اگرچہ انہیں خود ضرورت ہوتی ہے۔

اجر

☆ انا لانضیع ...... المصلحین (سورۃ الاعراف. ۱۷۰)

اس میں شک نہیں کہ ہم اصلاح کرنے والے کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

☆ انا اللہ..... المحسنین (التوبہ. ۱۲۰)

بے شک اللہ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

☆ ان لانضیع ..... عملاً (الکہف. ۳۰)

بے شک ہم نیک عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

☆ ولا اجر .... یتقون (یوسف. ۵۷)

اور آخرت کا اجر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو ایمان لے آئے۔ اور تقویٰ اختیار کرتے رہے۔

☆ ولا جر ....يعلمون (النحل . ۴۱)

اور آخرت کا اجر بہت بڑا ہے اگر وہ جانتے۔

☆ للذين احسنوا.......اجر عظيم (آل عمران . ۱۷۲)

جن لوگوں نے اچھے کام کئے اور تقویٰ اختیار کیا ان کے لئے اجر عظیم ہے۔

☆ وان تومنوا.......اجر عظيم (آل عمران . ۱۷۹)

پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اگر تم ایمان لاؤ گے اور

پرہیزگار رہو گے تو تمہارے لئے بڑا اجر ہوگا۔

☆ فالذين........اجر كبير (حديد . ۷)

پس جو لوگ تم میں سے ایمان لے آئے اور خدا کی راہ میں خرچ بھی

کیا تو ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

☆ ان الذين يخشون ....اجر كبير (ملک . ۱۲)

بے شک جو لوگ غیب کی وجہ سے خدا سے ڈرتے ہیں ان کے لئے

بخشش اور بہت اجر ہے۔

☆ ...والذين آمنوا........اجر كبير (فاطر . ۷)

۔۔۔اور جو لوگ ایمان والے اور عمل صالح کرنے والے ہیں ان

کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے۔

☆ واقرضو ....اجر كريم (حديد . ۱۸)

اورانہوں نے خدا کو قرض حسنہ دیا ہے جو ان کے لئے دگنا کیا جائے گا اوران کے لئے آخرت میں اجر عظیم ہے۔

☆ تحیتھم یوم........اجر کریما(احزاب . ۴۴)

جس دن اس کے حضور میں حاضر ہوں گے اس دن ان کی مدارات اس کی طرف سے ہر قسم کی سلامتی ہوگی۔

☆ ان الذین آمنوا ......غیر ممنون(حم سجدہ. ۸)

جولوگ ایمان لائے اوراچھے اچھے کام کرتے رہے ان کے لئے وہ اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا ہی نہیں۔

☆ الا للذین آمنوا........غیر ممنون(انشقاق. ۲۵)

مگر جولوگ ایمان لائے ہیں اورانہوں نے نیک کام کئے ہیں تو ان کے لئے بے انتہا اجر وثواب ہے۔

☆ وان لک........ممنون(القلم . ۳)

بے شک تمہارے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

☆ اولئک یوتون ....بما صبروا(قصص. ۵۴)

یہ وہی لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کی وجہ سے دگنا اجر ملے گا۔

☆ من یقنت ....مرتین(الاحزاب. ۳۱)

تم (ازواج نبیؐ) میں جو اللہ اوراس کے رسول کی فرمانبرداری کرے

گی اور نیک عمل بجالائے گی تو ہم دوہرا اجر دیں گے۔

اجرت (مزدوری)

☆ نحن قسمنا ....يجمعون(زخرف . ۳۲)

اے رسول! کیا یہ تمہارے رب کی رحمت کو بھی تقسیم کرنے لگے۔ ہم نے ان کے درمیان ان کی روزی دنیا کی زندگی میں بانٹ ہی دی ہے اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے ہیں کہ ان میں ایک دوسرے سے خدمت لے اور جو مال ومتاع یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ خدا کی رحمت (پیغمبرؐ) اس سے کہیں بہتر ہیں۔

☆ قالت احديهما.......الامين(قصص . ۲۶)

ان دونوں میں سے ایک لڑکی نے کہا: ابا جان! (حضرت شعیب) اس کو ملازم رکھ لیجئے کیونکہ آپ جس کو بھی ملازم رکھیں سب سے بہتر وہ ہے جو قوی اور ایماندار ہو۔ (اور اس (حضرت موسیٰ) میں یہ دونوں باتیں پائی جاتی ہیں)

اجل (موت)

☆ وما كان ....موجلا(آل عمران . ۱۴۵)

اور بغیر حکم خدا کے کوئی شخص نہیں مرسکتا وقت معین تک۔ (ہر ایک کی

موت کا وقت مقرر ہے)

☆ **یقولون لو کان ....مضاجعھم (آل عمران . ۱۵۴)**

کہتے ہیں کہ اس امر (فتح) میں اگر ہمارا کچھ بھی اختیار ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے (اے رسول!) ان سے کہہ دیجئے کہ تم اگر اپنے گھروں میں بھی رہتے تو جن کی تقدیر میں مرجانا لکھا تھا وہ (اپنے گھروں سے) نکل کر اپنے مرنے کی جگہ ضرور آ جاتے۔

☆ **ومایعمر........فی کتب (فاطر. ۱۱)**

اور نہ کسی کی عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور نہ کسی کی عمر سے کمی کی جاتی ہے مگر وہ کتاب (لوح محفوظ) میں (ضرور درج) ہے۔

☆ **ولکل امة ....یستقدمون (اعراف. ۳۴)**

اور ہر گروہ کی موت کا ایک خاص مقررہ وقت ہے جب ان کی موت کا وقت آ جائے گا تو نہ ایک گھڑی کی تاخیر ہوگی نہ تقدیم۔

☆ **وما اھلکنا ....یستاخرون (حجر. ۴. ۵)**

اور ہم نے کوئی آبادی تباہ نہیں کی مگر یہ کہ (اس کی تباہی کے لئے پہلے ہی سے میعاد مقرر ہو چکی تھی)۔ کوئی امت اپنے وقت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے اور نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے۔

☆ قضیٰ اجلا.........عندہ(انعام.۲)

پھر تمہارے مرنے کا وقت قریب کردیا اور اس کے نزدیک ایک وقت مقرر ہے۔

آخرت

☆ بالاخرۃ ھم یوقنون(بقرہ.۴)

اور وہی (متقین) آخرت کا یقین بھی رکھتے ہیں۔

☆ تریدون ....الاخرۃ(انفال.۶۷)

تم لوگ تو دنیا کے (سازوسامان) کے خواہاں ہو اور خدا (تمہارے لئے) آخرت کا خواہاں ہے۔

☆ منکم من.........الاخرۃ(العمران.۱۵۲)

تم میں سے کچھ تو طالب دنیا ہیں اور کچھ طالب آخرت۔

☆ من کان یرید.........من نصیب(شوریٰ.۲۰)

جو شخص آخرت کی کھیتی کا طالب ہے ہم اس کے لئے اس کھیتی میں زیادتی کریں گے اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کو اسی میں سے دیں گے لیکن آخرت میں پھر اس کا کچھ حصہ نہ ہوگا۔

☆ وللآخرۃ.........تفضیلا(بنی اسرائیل.۲۱)

اور آخرت کے درجے تو یقیناً (یہاں سے) کہیں بڑھ کے ہیں اور

وہاں کی فضیلت بھی تو کہیں بڑھ کے ہے۔

☆ فلاتعلم......... قرۃ اعین (سجدہ. ۱۷)

کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے ڈھکی چھپی رکھی ہے اس کا احساس

کو تو کوئی شخص جانتا ہی نہیں۔

☆ یقوم انما......... دار القرار (مومن. ۳۹)

اے میری قوم! یہ دنیاوی زندگی تو (بس چندہ روزہ) فائدہ ہے اور

آخرت ہی ہمیشہ سکون واطمینان سے رہنے کا گھر ہے۔

☆ قل متاع الدنیا......... لمن اتقیٰ (نساء. ۷۷)

کہہ دیجئے کہ دنیا کی آسائش بہت تھوڑی ہے اور جو (خدا سے) ڈرتا

ہے اس کی آخرت اس سے کہیں بہتر ہے۔

☆ بل توثرون......... خیر وابقیٰ (اعلی. ۱۶ .۱۷)

مگر تم لوگ تو دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت اس سے

کہیں بہتر اور دیرپا ہے۔

☆ تلک الدار الاخرۃ......... ولا فسادا (قصص. ۸۳)

یہ آخرت کا گھر تو ہم انہی لوگوں کے لئے خاص کر دیں گے جو روئے

زمین پر نہ سرکشی کرنا چاہتے ہیں اور نہ فساد۔

اخوت

☆ انما المومنو ن اخوة (حجرات.۱۰)

تمام مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

(مومن) کو ایذا رسانی

☆ والذین یوذون .... اثما مبینا (احزاب.۵۸)

جولوگ مرد مومن اور عورتوں کو کچھ کیئے دھرے بغیر (تہمت لگا کر) اذیت دیتے ہیں وہ صریحی گناہ کا بوجھ اپنی گردن پر اٹھاتے ہیں۔

اسیر کے ساتھ نیک سلوک

☆ ویطعمون الطعام......اسیرا (دھر.۸)

اوراس کی محبت میں مسکین، یتیم اوراسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔

☆ یاایھاالنبی.........غفور رحیم (انفال.۷۰)

اے رسول! جو قیدی آپ کے قبضہ میں ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اگر خدا تمہارے دلوں میں نیکی دیکھے گا تو جو (مال) تم سے چھین لیا گیا ہے اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش بھی دے گا اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اسوہ (نمونۂ اقتداء)

☆ لقد کان لکم........ذکر اللہ کثیرا (احزاب. ۲۱)

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقتدا کرنے کے لئے اچھا نمونہ ہے اس شخص کے لئے جو خدا اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور خدا کو بکثرت یاد کرتا ہے۔

☆ قد کانت .... والذین معہ (ممتحنہ. ۴)

(مسلمانو!) تمہارے واسطے تو ابراہیم اور ان کے ساتھیوں (کے قول وفعل) کا اچھا نمونہ (موجود) ہے۔

☆ لقد کان........والیوم الاخرۃ (ممتحنہ. ۶)

(مسلمانو!) تمہارے لئے ان لوگوں کے افعال جو خدا اور روز آخرت کی امید رکھتے ہوں اچھا نمونہ ہیں۔

الفت

☆ ھو الذی ایدک.......عزیز حکیم (انفال. ۶۲. ۶۳)

اے رسول! وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے اپنی خاص مدد اور مومنین سے تمہاری تائید کی اور اس نے ان (مسلمانوں) کے دلوں میں باہم ایسی الفت، پیدا کردی کہ اگر تم جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب خرچ

کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں ایسی الفت نہ پیدا کر سکتے مگر خدا ہی تھا جس نے ان میں باہم الفت پیدا کی۔ بے شک وہ زبردست حکمت والا ہے۔

☆ واذکروا.........اخوانا(آل عمران. ۱۰۳)

خدا کی نعمت کو یاد کرو جب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے تو خدا نے تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کی الفت پیدا کردی تو تم اس کے فضل سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔

اللہ

☆ ولئن سالتھم......لیقولن اللہ(لقمان. ۲۵'زمر. ۳۸)

(اے رسول!) اگر تم ان سے سوال کرو کہ آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔

امت وسط

☆ وکذالک.......شھیدا(بقرہ. ۱۴۳)

اسی طرح ہم نے تم کو درمیانی امت (امت عادل) قرار دیا تاکہ اور لوگوں کے مقابلے میں تم گواہ بنو اور رسول تمہارے مقابلے میں گواہ بنیں۔

☆ والذین یقولون ....اماماً (فرقان. ۷۴)

اور جولوگ (ہم سے) عرض کیا کرتے ہیں کہ پروردگار! ہمیں بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام (پیشوا) بنا۔

امام کی معرفت

☆ ومن یوت الحکمۃ.......خیرا کثیرا (بقرہ. ۲۶۹)

وہ جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی بے شک اسے بہت زیادہ خیر و برکت دی گئی۔

خصوصیات امام اور امامت کی شرائط

☆ وجعلنا منھم.......یوقنون (سجدہ. ۲۴)

اور ہم نے انہی میں سے کچھ لوگوں کو چونکہ انہوں نے صبر کیا تھا امام بنایا جو ہمارے حکم سے (لوگوں کو) ہدایت کرتے تھے اور ہماری آیتوں پر دل سے یقین رکھتے تھے۔

☆ افمن یھدی ....تحکمون (یونس. ۳۵)

توجو شخص دین کی راہ دکھاتا ہے کیا وہ زیادہ حقدار ہے کہ اس کے حکم کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جو دوسرے کی ہدایت تو درکنار جب تک

دوسرا شخص اس کو راہ نہ دکھائے خود دیکھ بھی نہیں پاتا۔ تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے تم کیسے حکم لگاتے ہو۔

☆ ان الله اصطفه........ والجسم (بقره . ۲۴۷)

خدا نے تم پر اس کو فضیلت دی ہے اور مال میں نہ سہی علم اور جسم میں تو خدا نے اس کو زیادہ بنایا ہے۔

اطاعت اس کی فرض نہیں جو خدا کی اطاعت نہیں کرتا

☆ وقالوا ربنا ...... السبیلا (احزاب . ٦٧)

اور کہیں گے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہنا مانا تو انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا۔

ایمان

☆ ولکن الله .... قلوبکم (حجرات . ۷)

لیکن خدا نے تو تمہیں ایمان کی محبت دے دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں زینت دی ہے۔

☆ قالت الاعراب .... قلوبکم (حجرات . ۱۴)

عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے (اے رسول!) کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لائے' حالانکہ ایمان تو ابھی تک تمہارے دلوں میں گزرا ہی نہیں۔

مومن

☆ انما المومنون ......رزق کریم(انفال. ۲ ـ ۴)

سچے مومن تو بس وہی لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور بھی زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ (لوگ بس) اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ نماز کو پابندی سے ادا کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے ایماندار (مومن) ہیں اور ان ہی کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجات ہیں' مغفرت ہے اور عزّت و آبرو کے ساتھ روزی ہے۔

☆ وقل اعملوا......الشکور(سبا. ۱۳)

اے اولادِ داؤد! خدا کا شکر کرتے رہو اور میرے شکر گزار بندے کم ہیں۔

☆ وما امن ....الاقلیل(هود. ۴۰)

اور ان (نوح) پر ایمان بھی بہت تھوڑے لوگ لائے تھے۔

☆ بل اکثرهم.........لایعقلون(عنکبوت. ۶۳)

مگر ان میں سے بہت لوگ عقل نہیں رکھتے۔

امانت

☆ والذین ھم........راعون(مومنون.۸)

(مومن وہ ہیں) جو اپنی امانتوں اور عہد کا لحاظ رکھتے ہیں۔

امانت الٰہیہ

☆ انا عرضنا.......ظلوما جھولا (احزاب.۷۲)

بے شک ہم نے اپنی امانت (اطاعت وعبادت) کو سارے آسمان' زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس کا (بار) اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔لیکن انسان نے اسے اٹھا لیا۔ بے شک انسان (اپنے حق میں) بڑا ظالم (اور) نادان ہے۔

امان (پناہ)

☆ الا الذین ....قومھم(نساء.۹۰.۹۱)

۔۔۔اور کفار میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ نہ مددگار مگر جو لوگ کسی ایسی قوم سے جا ملے ہوں کہ تم میں اور ان میں (صلح کا) عہد وپیمان ہو چکا ہے یا تم سے جنگ کرنے یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے دل تنگ ہو کر تمہارے پاس آئیں (تو انہیں آزار نہ پہنچاؤ) اور اگر خدا چاہتا تو ان کو تم پر غلبہ دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑ پڑتے۔پس اگر وہ تم

سے کنارہ کش رہیں، تم سے نہ لڑیں اور نہ تمہیں صلح کا پیغام بھیجیں تو ایسے لوگوں پر (دست درازی کرنے کا) تمہارے لئے اللہ نے کوئی رستہ نہیں رکھا۔

انسان

☆ **ولقد کرمنا...... تفضیلا (بنی اسرائیل . ۷۰)**

اور ہم نے یقیناً آدم کی اولاد کو عزت دی اور خشکی اور تری میں ان کو لئے لئے پھرے اور انہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں اور بہت سی مخلوقات پر ان کو اچھی خاصی فضیلت دی۔

☆ **خلق الانسان ضعیفا (نساء . ۲۸)**

انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

بخل

☆ **الذین یبخلون....... من فضله (نساء . ۳۷)**

جو لوگ بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں اور جو مال خدا نے اپنے فضل و کرم سے انہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں۔

☆ **ھاانتم ھؤلاء .... الفقراء (محمد . ۳۸)**

دیکھو! تم لوگ وہی تو ہو کہ راہ خدا میں خرچ کرنے کے لئے بلائے

جاتے ہو تو تم میں سے بعض بخل کرتے ہیں۔ (یاد رکھو!) جو بخل کرتا ہے وہ خود اپنے ہی سے بخل کرتا ہے اور خدا تو بے نیاز ہے اور تم اس کے محتاج ہو۔

اسراف (فضول خرچی)

☆ ولاتبذر........الشیطین(بنی اسرائیل. ۲۶.۲۷)
اور فضول خرچی مت کرو کیونکہ فضول خرچی کرنے والے یقیناً شیطان کے بھائی ہیں۔

بر (نیکی)

☆ تعاونوا ....والعدوان(مائدہ. ۲)
نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی میں کسی کی مدد نہ کرو۔

☆ وتناجوا بالبر والتقویٰ(مجادلہ . ۹)
اور نیکی اور پرہیزگاری کی سرگوشی کرو۔

برزخ

☆ ومن........یبعثون(مومنون. ۱۰۰)
اور ان کے مرنے کے بعد (عالم) برزخ ہے (جہاں) اس دن تک

کہ دوبارہ قبروں سے اٹھائے جائیں (رہنا ہوگا)

☆ **ولا تحسبن الذین .... یرزقون (آل عمران. ۱۶۹)**

جولوگ راہ خدا میں شہید کیے گئے تم انہیں مردہ نہ گمان کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے رزق پا رہے ہیں۔

برکت

☆ **ولوان........ والارض (اعراف. ۹۶)**

اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے تو ہم ان پر آسمان وزمین کی برکتوں (کے دروازے) کھول دیتے۔

بصیرت

☆ **افلم یسیروا......... فی الصدور (حج. ۴۶)**

کیا یہ لوگ زمین پر چلے پھرے نہیں کہ ان کے ایسے دل ہوتے جن سے (حق باتوں کو) سمجھتے' یا ان کے ایسے کان ہوتے جن کے ذریعہ (سچی باتوں کو) سنتے۔ان کی آنکھیں اندھی نہیں بلکہ جو دل سینے میں ہیں وہ اندھے ہیں۔

☆ **.....لهم قلوب..... بل هم اضل (اعراف. ۱۷۹)**

ان کے دل تو ہیں مگر (حق بات کو) سمجھتے نہیں۔ان کی آنکھیں ہیں مگر

(قصداً) ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان بھی ہیں (مگر) ان سے سننے کا کام ہی نہیں لیتے۔ گویا یہ لوگ جانور ہیں بلکہ ان سے بھی کہیں گئے گزرے ہیں۔

باطل

☆ کذالک یضرب .... فی الارض (رعد. ۱۷)

یوں خدا حق و باطل کی مثل بیان فرماتا ہے (پانی حق کی مثال اور جھاگ باطل کی) غرض جھاگ خشک ہو کر غائب ہو جاتا ہے اور جس سے لوگوں نفع پہنچتا ہے (پانی) وہ زمین پر ٹھہرا رہتا ہے۔

☆ وقل جاء الحق .... زھوقا (بنی اسرائیل. ۸۱)

اے پیغمبرؐ کہہ دیجئے کہ حق آ گیا اور باطل نیست و نابود ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ باطل مٹنے والا ہی تھا۔

☆ بل نقذف .... زاھق (انبیاء. ۱۸)

بلکہ ہم تو حق کو باطل (کے سر) پر کھینچ مارتے ہیں تو وہ باطل کے سر کو کچل دیتا ہے۔ پھر وہ باطل اسی وقت نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

☆ قل جاء الحق .... و مایعید (سبا. ۴۹)

کہہ دیجئے کہ حق آ گیا اور باطل نہ تو شروع میں سمجھ پیدا کر سکتا ہے نہ (مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ ہو سکتا ہے۔

☆ ویمحٰ اللہ.......بکلمٰتہ(شوریٰ. ۲۴)

اورخداباطل کونیست ونابوداوراپنی باتوں سےحق کوثابت کرتا ہے۔

☆ ولاتلبسواالحق......تعلمون(بقرہ. ۴۲)

اورحق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤاورحق بات کو نہ چھپاؤ جبکہ تم جانتے بھی ہو۔

سرکشی

☆ فلما.......انفسکم(یونس. ۲۳)

پھر جب خدا نے انہیں نجات دی تو وہ لوگ زمین پر (قدم رکھتے ہی) فوراًناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں۔اےلوگو!تمہاری سرکشی (کا وبال) تمہاری ہی جان پر ہے۔

☆ وینھیٰ.........والبغی(نحل . ۹۰)

خدا بدکاری' ناشائستہ حرکتوں اورسرکشی کرنےکومنع فرماتا ہے۔

☆ قل انما ....بغیر الحق ۰ اعراف. ۳۳)

(اے رسول !)تم (صاف) کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو تمام بدکاریوں کو' خواہ ظاہری ہوں یا باطنی' گناہ کواورناحق زیادتی کرنے کوحرام قرار دیا ہے۔

☆ ذالک .... انا لصادقون (انعام . ۱۴۶)

یہ ہم نے ان کو سرکشی کی سزا دی تھی اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ ہم ضرور سچے ہیں۔

مسلمان باغیوں سے جنگ

☆ وان طائفتان...... امر الله (حجرات . ۹)

اگر مومنین کے دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرا دو پھر ان میں سے اگر ایک (فریق) دوسرے پر زیادتی کرے تو تم بھی اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع کریں۔

گریہ بخوف خدا

☆ اذا تتلیٰ .... بکیا (مریم . ۵۸)

جب ان کے سامنے (نازل کی ہوئی) آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو زاروقطار روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔

☆ ویخرون .... خشوعا (بنی اسرائیل . ۱۰۹)

اور یہ لوگ (سجدہ کے لئے) منھ کے بل گر پڑتے ہیں اور روتے جاتے ہیں اور قرآن ان کی خاکساری کو بڑھاتا ہے۔

شہر پاک

☆ بلدة طيبة...... ظاهرة (سبا. ۱۵. ۱۸)

(دنیا میں ایسا) پاکیزہ شہر اور (آخرت میں) پروردگار جیسا بخشنے والا' اس پر بھی ان لوگوں نے منہ پھیر لیا اور پیغمبروں کا کہنا نہ مانا تو ہم نے (ایک بند توڑ کر) ان پر بڑے زوروں کا سیلاب بھیج دیا (اور انہیں تباہ کرکے) ان کے دونوں باغوں کے بدلے ایسے دو باغ دیئے جن کے پھل بدمزہ تھے اور ان میں جھاڑ کے درخت تھے اور کچھ تھوڑی سی بیریاں تھیں۔ یہ ہم نے ان کی ناشکری کی سزا دی اور ہم تو ناشکروں ہی کو سزا دیا کرتے ہیں۔ ہم نے اہل سبا اور شام کی ان بستیوں کے درمیان جن کو ہم نے برکت عطا فرمائی تھی چند اور بستیاں (سرراہ) آباد کی تھیں جو باہم نمایاں تھیں۔

☆ ولقد .... من الطيبت (یونس. ۹۳)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو (ملک شام میں) بہت اچھی جگہ بسایا اور انہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں۔

واضح طور پر تبلیغ کرنا

☆ وما .... المبين (نور. ۵۴. عنکبوت. ۱۸)

اور رسول پر تو صاف اور واضح طور پر احکام کا پہنچا نا ہی فرض ہے۔

☆ فان تولیتم........المبین(مائدہ. ۹۲)

۔۔۔ابھی اگر تم نے (حکم خدا سے) منہ پھیرا تو سمجھ لو کہ ہمارے رسول پر تو بس صاف اور واضح پیغام پہنچانا ہی فرض ہے۔

☆ فاعرض.........بلیغا(نساء. ٦٣)

پس (اے رسول!) تم ان سے درگزر کرو،ان کو نصیحت کرو اور ان سے ان کے دل میں اثر کرنے والی بات کرو۔

آزمائش (ابتلا)

☆ ونبلوکم......فتنۃ(انبیاء. ۳۵)

اور ہم تمہیں شر (مصیبت) اور خیر (راحت) سے آزماتے ہیں۔

☆ ان فی ذالک......لمبتلین(مومنون. ۳۰)

اس میں شک نہیں کہ اس میں ہماری قدرت کی بہت سی نشانیاں ہیں اور ہم کو تو بس ان کی آزمائش منظور تھی۔

☆ ما کان اللہ........من الطیب(آلِ عمران. ۱۷۹)

خدا ایسا نہیں ہے کہ برے بھلے کی تمیز کیے بغیر جس حالت پر تم ہو مومنین کو بھی چھوڑ دے۔

☆ ولیعلم اللہ.....الصابرین(آل عمران. ۱۴۰ تا ۱۴۲)

۔۔۔تاکہ خدا سچے ایمانداروں کو (ظاہری) مسلمانوں سے الگ

دیکھ لے اور تم میں سے بعض کو درجہ شہادت پر فائز کرے اور خدا
سرتابی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ یہ بھی (منظور تھا) کہ سچے
ایمانداروں کو ثابت قدمی کی وجہ سے (بالکل) الگ کردے اور
نافرمانوں کو ملیا میٹ کردے۔ (مسلمانو!) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ سب
کے سب) بہشت میں چلے جاؤ گے؟ کیا خدا نے ابھی تک تم میں سے
ان لوگوں کو بھی نہیں پہچانا جنہوں نے نہ تو جہاد کیا اور نہ ہی جہاد میں
ثابت قدم رہے۔

☆ ولیبتلی......قلوبکم(آل عمران. ۱۵۴)

تاکہ جو تمہارے دل میں ہے خدا اس کا امتحان کرلے (اور لوگ دیکھ
لیں) اور جو تمہارے دل میں ہے صاف کردے۔

☆ ام حسبتم.......تعلمون(توبہ . ۱۶)

کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ تم (یونہی) چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی تک
خدا نے ان لوگوں کو ممتاز کیا ہی نہیں جو تم میں سے (راہ خدا میں) جہاد
کرتے ہیں اور خدا' اس کے رسول اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا راز دار
دوست نہیں بناتے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اس سے بھی باخبر ہے۔

☆ ولنبلونکم......اخبارکم(محمد . ۳۱)

اور ہم تم لوگوں کو ضرور آزمائیں گے تاکہ تم میں سے جو لوگ جہاد

کرنے والے اور (تکلیف) جھیلنے والے ہیں ان کو دیکھ لیں اور تمہارے حالات جانچ لیں۔

☆ ولو یشاء ...... ببعض (محمد. ۴)

اور اگر اللہ چاہتا تو اور طرح سے ان سے بدلہ لے لیتا مگر اس نے چاہا کہ تمہاری آزمائش ایک دوسرے سے (لڑوا کر) کرے۔

☆ الذی خلق الموت ...... عملاً (ملک. ۲)

جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے عمل میں سب سے اچھا کون ہے۔

☆ انا جعلنا .... عملاً (کھف. ۷)

جو کچھ روئے زمین پر ہے ہم نے اسے زمین کی زینت (رونق) قرار دیا ہے تا کہ ہم لوگوں کا امتحان لیں کہ کون سب سے اچھے عمل کرتا ہے۔

☆ وھو الذی ...... احسن عملاً (ھود. ۷)

اور وہ تو وہی (قادر مطلق) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور اس کا عرش پانی پر تھا (اور اس نے آسمانوں اور زمین کو اسی غرض سے بنایا) تا کہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں سے زیادہ اچھے عمل کرنے والا کون ہے۔

☆ ام حسبتم .... قریب (بقرہ ۔ ۲۱۴)

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ بہشت میں پہنچ ہی جاؤ گے ۔ حالانکہ ابھی تک اگلے زمانہ والوں کی سی حالت تمہیں پیش نہیں آئی کہ انہیں طرح طرح کی تکلیفوں اور بیماری نے گھیر لیا تھا اور وہ زلزلہ میں اس قدر جھنجوڑے گئے کہ آخر (عاجز ہو کر) پیغمبر اور ایمان والے جو ان کے ساتھ تھے کہنے لگے: خدا کی مدد کب پہنچتی ہے ؟ دیکھو (گھبراؤ نہیں) خدا کی مدد یقیناً بہت قریب ہے۔

☆ ولو لا ان .... یظھرون (زخرف ۔ ۳۳)

اور اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ (آخر) سب لوگ ایک ہی طریقہ کے ہو جائیں گے تو ہم ان کے لئے جو خدا سے انکار کرتے ہیں' ان کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے (اترتے ہیں) اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت جن پر تکیہ لگاتے ہیں' چاندی اور (سونے) کی بنا دیتے۔

☆ ولقد اخذنا ..... یذکرون (اعراف ۔ ۱۳۰)

اور بے شک ہم نے فرعون والوں کو برسوں تک قحط اور پھلوں کی کمی پیداوار کے (عذاب) میں گرفتار کیا تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

☆ اولا یرون......یذکرون (توبہ . ۱۲۶)

کیا وہ لوگ (اتنا بھی) نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک یا دو مرتبہ بلا میں مبتلا کئے جاتے ہیں پھر بھی نہ تو یہ لوگ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

☆ ولنذیقنھم......یرجعون (سجدہ . ۲۱)

اور ہم ضرور (قیامت کے بڑے) عذاب سے پہلے انہیں دنیا کے (معمولی) عذاب کا مزہ چکھائیں گے جو عنقریب واقع ہوگا تا کہ یہ لوگ اب میری طرف رجوع کرلیں۔

بہتان (تہمت)

☆ والذین یوذون ....اثما مبیناً (احزاب . ۵۸)

اور جو لوگ ایماندار مرد اور عورتوں کو بغیر کچھ کئے دھرے (تہمت لگا کر) اذیت دیتے ہیں تو وہ ایک بہتان اور صریح گناہ (کا بوجھ اپنی گردن پر) اٹھاتے ہیں۔

☆ ومن یکسب ....اثما مبیناً (نساء . ۱۱۲)

جو شخص کوئی خطا یا گناہ کرے پھر اسے کسی بے قصور کے سر تھوپے تو گویا اس نے ایک بڑے افتراء اور صریح گناہ کو اپنے اوپر لا دلیا۔

بیعت

☆ ان الذین .... بیایعون اللہ(فتح. ١٠)

بے شک اے رسولؐ! جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا ہی سے بیعت کرتے ہیں۔

☆ لقد رضی اللہ....... تحت الشجرۃ(فتح. ١٨)

جس وقت مومنین آپ سے درخت کے نیچے (لڑنے مرنے کی) بیعت کرر ہے تھے تو خدا ان سے (اس بات پر) ضرور راضی ہوا۔

☆ واوفوا بعھد اللہ....... توکیدھا(نحل. ٩١)

اور جب تم لوگ باہم قول وقرار کرلیا کرو تو خدا کے عہد و پیمان کو پورا کرو اور قسموں کو ان کے پکا ہو جانے کے بعد نہ توڑا کرو۔

☆ فمن نکث ...... اجر عظیماً(فتح. ١٠)

۔۔۔تو جو عہد کو توڑتا ہے وہ اپنے نقصان کے لئے عہد توڑتا ہے اور جس نے اس بات کو' جس کا اس نے خدا سے عہد کیا ہے پورا کیا تو اس کو عنقریب ہی اللہ اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔

تجارت

☆ یا ایھا الذین ..... عن تراض منکم(نساء. ٢٩)

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھا جایا کرو

مگر یہ کہ تم لوگوں کی باہمی رضامندی سے تجارت ہو۔

آخرت کی تجارت

☆ یا ایھا الذین ...... تعلمون (صف. ۱۰، ۱۱)

اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتا دوں جو تم کو (آخرت کے) عذاب سے نجات دے دے؟ (وہ یہ ہے کہ) خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اپنے مال اور جان سے خدا کی راہ میں جہاد کرو، اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔

☆ ان الذین ...... لن تبور (فاطر. ۲۹)

بے شک جو لوگ خدا کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، نماز پابندی سے پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے چھپا کے اور دکھا کے (راہ خدا میں) دیتے ہیں، وہ یقیناً ایسی تجارت کرتے ہیں جس میں کبھی گھاٹا نہ ہوگا۔

توبہ

☆ ان اللہ یحب التوابین (بقرہ. ۲۲۲)

یقیناً خداوند تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

☆ التائبون .... السجدون ... (توبہ. ۱۱۲)

یہ لوگ توبہ کرنے والے، عبادت گزار (خدا کی) حمد و ثنا کرنے والے،

اس کی راہ میں خرچ کرنے والے' رکوع کرنے والے' سجدہ کرنے والے۔۔۔ ہیں۔

توبہ کی قبولیت

☆ الم یعلموا......عن عبادہ (توبہ. ۱۰۴)

کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہیں جانا کہ یقیناً خدا ہی اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔

☆ وھوالذی......ماتفعلون (شوریٰ. ۲۵)

اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو وہ جانتا ہے۔

اعتراف گناہ

☆ واخرون ....یتوب علیھم (توبہ. ۱۰۲)

اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا (تو) اقرار کیا مگر ان لوگوں نے اچھے اور برے کاموں کو ملا جلا دیا۔قریب ہے کہ خدا ان کی توبہ قبول کرلے۔

توبہ کے ستون

☆ فمن تاب.......الرحیم (مائدہ. ۳۹)

پس جو اپنے گناہوں کی توبہ کرلے اور اپنے چال چلن درست کرلے تو

بے شک خدا بھی اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے کیونکہ خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

☆ ...انه من .....رحیم(انعام. ۵۴)

بے شک تم میں سے جو شخص گناہ کر بیٹھے' اس کے بعد توبہ کر لے اور اپنی حالت کی اصلاح کر لے (تو خدا اس کے گناہ بخش دے گا کیونکہ وہ تو یقیناً بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

☆ وانی لغفار ....اهتدیٰ(طه. ۸۲)

اور جو شخص توبہ کرے' ایمان لائے اور اچھے اچھے عمل کرے پھر ثابت قدم رہے تو ہم اس کو ضرور بخشنے والے ہیں۔

☆ والذین عملوا ....الرحیم (اعراف. ۱۵۳)

اور جن لوگوں نے برے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لائے تو بے شک تمہارا پروردگار توبہ کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

توبہ میں تاخیر

☆ انما التوبة.......علیم(نساء. ۱۷)

خدا کی بارگاہ میں توبہ تو صرف ان ہی لوگوں کی (مقبول) ہے جو نادانستہ بری حرکتیں کر بیٹھیں (اور) پھر جلدی سے توبہ کر لیں

(تو البتہ) خدا بھی ایسے لوگوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

توبہ نصوح

☆ یاایھاالذین .... نصوحا (تحریم. ۸)

اے ایماندارو! خدا کی بارگاہ میں صاف، خالص دل سے توبہ کرو۔

ثواب

☆ والبٰقیٰت .... خیر املا (کھف. ۴۶)

اور باقی رہنے والی نیکیاں تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب اور امید دونوں لحاظ سے بہتر ہیں۔

☆ والبقیٰت .... خیر مردا (مریم. ۷۶)

اور باقی رہ جانے والی نیکیاں تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے بھی۔

☆ ماعندکم .... باق..... (النحل. ۹۶)

جو کچھ تمہارے پاس ہے ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گا اور جو (اجر) خدا کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہے گا۔

☆ من جاء........ امثالھا (انعام. ۱۶۰)

جو شخص نیکی کرے گا اس کو اس نیکی کا دس گنا ثواب عطا ہوگا۔

☆ فلاتعلم......یعلمون (سجدہ ۔ ۱۷)
ان لوگوں کی کارگزاریوں کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے ڈھکی چھپی ہے اس کو تو کوئی نہیں جانتا۔

☆ للذین......وزیادۃ(یونس ۔ ۲۶)
جن لوگوں نے (دنیا میں) بھلائی کی' ان کے لئے (آخرت میں بھی) بھلائی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہے۔

☆ لھم ....مزید(ق ۔ ۳۵)
اس (جنت) میں یہ لوگ جو چاہیں گے ان کے لئے حاضر ہوگا اور ہمارے ہاں تو (اس سے بھی) زیادہ ہے۔

☆☆☆

قطعہ

بہتر علیؑ سے کوئی نہیں کائنات میں
اک عالم تمام ہیں یہ اپنی ذات میں
ہر ایک کام ان کا کارِ خدا و رسول ہے
ملحق ہیں یہ رسولِ خدا سے صفات میں

مذکورہ آیات قرآنی کی روشنی میں
مولائے کائناتؑ کے اقوالِ زریں

ایثار

☆ ایثار اعلیٰ ترین بزرگی 'اعلیٰ ترین (درجہ) ایمان اور اعلیٰ ترین نیکی ہے۔

☆ ایثار احسان کی انتہا اور عمدہ ترین احسان ہے۔

☆ ایثار شریف ترین بزرگی اور بزرگی کا اعلیٰ ترین مرتبہ اور افضل ترین خصلت ہے۔

☆ ایثار نیک لوگوں کی عادت اور اچھے انسانوں کی خصلت ہے۔

☆ ایثار افضل ترین عبادت اور بلند ترین سرداری ہے۔

☆ ایثار فضیلت ہے اور ذخیرہ اندوزی رذالت ہے۔

☆ دوسرے لوگوں کے ساتھ انصاف سے اور مومنینؑ سے ایثار کے ساتھ پیش آؤ۔

☆ بزرگی کی تکمیل نہیں ہوتی مگر پاکدامنی اور ایثار کے ذریعہ۔

☆ شریفوں کے جوہر اپنے نفس پر ایثار کے ذریعہ ہی کھلتے ہیں۔

☆ ایثار کے ذریعہ ہی کوئی شخص بزرگ کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔

☆ ایثار کے ذریعہ ہی آزاد لوگوں کو غلام بنا سکتے ہو۔

☆ جو شخص ایثار کا مظاہرہ کرتا ہے وہ مردانگی کی حدوں کو چھو لیتا ہے۔

☆ ایثار کرنے والے اعراف کے لوگوں میں ہیں۔

اجر

☆ حق کی بات کرو اور اجر کے لئے کام کرو۔

☆ دو قسم کے اعمال کے درمیان بہت فرق ہے۔ ایک تو وہ عمل جس کی لذت جلد ختم ہو جاتی ہے اور اس کا گناہ باقی رہتا ہے اور دوسرا وہ عمل جس کی مشقت جلد ختم ہو جاتی ہے اور اس کا اجر باقی رہ جاتا ہے۔

☆ اپنی آنکھیں بیدار رکھو۔ اپنے شکموں کو لاغر بناؤ۔ اپنے قدموں کو حرکت میں لاؤ۔ اپنے مال کو خرچ کرو۔ اپنے جسموں کو اپنی جانوں پر قربان کر دو اور اس بارے میں بخل سے کام نہ لو کیونکہ خدا فرماتا ہے: ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم (اگر تم خدا کی نصرت کرو گے تو وہ بھی تمہارے نصرت کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا) نیز یہ بھی فرماتا ہے: من ذاالذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضاعفہ لہ ولہ اجر کریم (کون ہے جو خدا کو قرض حسنہ دے کہ اسے وہ اس کے لئے دوگنا کر دے گا اور اس کے لئے باشرف اجر ہے) لوگو! خدا نے تم سے نصرت اس لئے طلب نہیں

کی کہ وہ کمزور ہے اور قرضہ اس لئے نہیں مانگا کہ اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔

☆ اگر تم صبر کرو گے تو قضا وقدر تمہارے لئے جاری ہو جائے گی اور تمہیں اس کا اجر ملے گا اور اگر بے صبری کرو گے تو بھی قضا وقدر جاری ہو جائے گی لیکن تم گنہگار بن جاؤ گے۔

اجرت (مزدوری)

☆ (خداوند عالم کا فرمان ہے: ہم نے تو ان کی روزی دنیاوی زندگی میں بانٹ دی ہے) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم نے ہمیں خبر دی ہے کہ اجارہ (مزدوری) مخلوق کے ذریعہ معاش میں سے ایک ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ کے تحت لوگوں کی ہمتوں، ارادوں اور دوسرے حالات کو ایک دوسرے میں مختلف بنایا ہے۔ اسی کو مخلوق کے ذرائع معاش کا دارومدار قرار دیا ہے۔ اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کے لئے مزدوری پر کام کرتا ہے۔۔۔اگر ہم میں سے ہر شخص اپنے لئے تمام مصنوعات کا کاریگر ہوتا تو عالم کے نظام زندگی میں خلل پڑ جاتا اور اسے کوئی شخص بھی پورا نہ کر پاتا۔ بلکہ ہر شخص اس سے عاجز آ جاتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور محکم تدبیر ہے کہ اس نے لوگوں کے عزائم اور ارادے مختلف بنائے

ہیں۔ چنانچہ جب کوئی شخص ایک کام کرنے سے اکتا جاتا ہے' یا اسے چھوڑ دیتا ہے تو دوسرا شخص اسے اپنا لیتا ہے۔ اس طرح سے لوگ ایک دوسرے کی معاشی ضروریات کو پورا کرتے رہتے ہیں جس سے ان کے حالات صحیح اور بحال رہتے ہیں۔

اجل (موت)

☆ خداوند عالم نے مقررہ مدتیں خلق فرمائی ہیں جن میں سے کچھ تو لمبی ہیں' کچھ کوتاہ' کچھ مقدم ہیں' کچھ مؤخر اور موت کے ساتھ ان کے اسباب کو ملا دیا ہے۔

☆ اجل انسان کو منزل منتہا تک کھینچ کر لے جاتی ہے اور اس سے فرار موت کو پالینا ہوتا ہے۔

☆ سب سے سچی چیز اجل ہے اور اس سے بڑھ کر اور کوئی سچی چیز نہیں۔

☆ سب سے قریبی چیز اجل ہے۔

☆ بہترین دوا اجل ہے۔

☆ انسان کا سانس اجل کی طرف ایک قدم ہوتا ہے۔

☆ جو شخص اجل کا منتظر رہتا ہے وہ اپنی ہر مہلت کو غنیمت سمجھتا ہے۔

☆ (جب حضرت علیؑ کو خوف دلایا گیا) تو فرمایا: یقیناً میرے اوپر خدا کی مضبوط ڈھال ہے' جب میری موت کا دن آئے گا تو وہ مجھ سے دور

ہو جائے گی اور مجھے موت کے سپرد کر دے گی۔ پھر نہ اس روز کوئی تیر
چوکے گا اور نہ ہی زخم سے بچاؤ ہو گا۔

☆ بچاؤ کے اعتبار سے اجل کافی ہے۔ کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس
کے پاس خدا کی طرف سے حفاظت کرنے والے نہ ہوں چنانچہ وہ اس
کی حفاظت کرتے رہتے ہیں کہ وہ نہ تو کنویں میں گرتا ہے نہ اس پر
دیوار گرتی ہے اور نہ ہی کوئی درندہ اسے شکار بنا سکتا ہے۔ لیکن جب
اجل آجاتی ہے تو وہ محافظ اس کے اور موت کے درمیان سے
ہٹ جاتے ہیں۔

☆ موت کا مقررہ وقت حفاظت کے لحاظ سے خود ہی کافی ہوتا ہے۔

☆ اجل ایک مضبوط و محفوظ قلعہ ہے۔

☆ ہر چیز کے لئے ایک مدت اور اجل ہوتی ہے۔

☆ خداوند عالم نے ہر چیز کے لئے ایک تقدیر مقرر کی ہے اور ہر تقدیر کے
لئے ایک اجل۔

☆ صدقہ کے ذریعہ اجل کا وقت ٹل سکتا ہے۔

آخرت

☆ دنیا کے حالات اتفاق کے تابع ہیں اور آخرت کے حالات
استحقاق کے تابع۔

☆ دنیا پیٹھ پھیر چکی ہے اور الوداع کہہ چکی ہے۔ جبکہ آخرت آ رہی ہے اور اپنی آمد کی اطلاع دے چکی ہے۔ لہٰذا آج کا دن گھوڑا تیار کرنے کا ہے جبکہ کل مقابلہ ہوگا۔

☆ جو آخرت کے لئے حرص کرتا ہے وہ مالک ہوتا ہے اور جو دنیا کے لئے حرص کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

☆ دنیا بد بخت لوگوں کی آرزو ہے اور آخرت نیک لوگوں کی کامیابی ہے۔ اپنی آخرت کے لئے اپنی دنیا سے حصہ قرار دو۔

☆ آخرت میں تمہیں جس چیز کی سخت ضرورت ہوگی اور اس کے بغیر گزارہ نہ ہوگا اس کے لئے تم (دنیا میں) اپنے آپ کو مصروف رکھو۔

☆ آخرت کو لازمی طور پر اختیار کرو۔ دنیا تمہارے سامنے حقیر ہو کر آئے گی۔

☆ آج کا دن (دنیا کا دن) عمل کا دن ہے جس میں حساب نہیں ہے جبکہ کل (آخرت کا دن) حساب کا دن ہے جس میں عمل نہیں ہے۔

☆ اس دن کی تیاری کرو جس میں آنکھیں پتھرا جائیں گی، جس کے خوف سے عقلیں حیران و پریشان ہوں گی اور بصارتیں کچھ نہیں کر سکیں گی۔

☆ ۔۔۔ وہ فریب خوردہ جو اپنی بلند ہمتی سے دنیا حاصل کرنے میں کامیاب ہوا اس دوسرے شخص کی مانند نہیں ہو سکتا جو اپنی بلند ہمتی کی

وجہ سے آخرکی کامیابی حاصل کرلیتا ہے۔

☆ جس شخص نے مستقل قیام کے گھر (آخرت) کو آباد کیا وہی عقلمند انسان ہے۔

☆ آخرت ہمیشگی کا مقام ہے۔

☆ آخرت تمہارے لئے ابدی سکون وقرار کی رہائش گاہ ہے لہٰذا اس کے لئے وہ چیز روانہ کرو جو تمہارے لئے باقی رہے۔

☆ آخرت کی انتہا بقاء دوام ہے۔

☆ ۔۔۔اس دنیا کے مختصر قیام میں تمہاری تمام تر کوشش آخرت کے طولانی دن کے لئے توشہ کی فراہمی ہو کیونکہ دنیا عمل کا گھر ہے اور آخرت مستقل سکونیت اور جزا کا۔

☆ دنیا ایک گزرگاہ ہے جبکہ آخرت مستقل سکونت کا مقام لہٰذا تم اس کے لئے اسباب لے کر جاؤ۔

☆ آخرت میں ہر چیز کے لئے بقاء اور ہمیشگی ہے۔

☆ جو شخص اپنی ہمیشہ کی قیام گاہ کے لئے تگ و دو کرتا ہے اس کا عمل بھی خالص ہوتا ہے اور خوف سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

☆ جو شخص آخرت کو دنیا پر ترجیح نہیں دیتا وہ بے عقل ہے۔

☆ آخرت کی یاد دوا بھی ہے اور شفا بھی اور دنیا کی یاد سب بیماریوں

سے بڑی بیماری ہے۔

☆ جس نے اپنی دنیا کو آباد کیا اس نے اپنا انجام برباد کیا اور جس نے اپنی آخرت کو آباد کیا وہ اپنی آرزوؤں تک پہنچ گیا۔

☆ اپنی تمام کوششیں اپنی آخرت کے لئے جاری رکھو اس سے تم اپنی آرامگاہ کو سنوار لوگے اور اپنی آخرت اپنی دنیا کے بدلے نہ بیچو۔

☆ آخرت کا نعم البدل کوئی چیز نہیں ہوسکتی اور جان کی قیمت یہ دنیا نہیں بن سکتی۔

☆ جو شخص کثرت سے آخرت کو یاد کرتا ہے اس کی نافرمانیوں میں کمی آجاتی ہے۔ (گناہ کم کرتا ہے)

☆ اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرو اور آخرت کے لئے اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لاؤ۔

☆ تجھے آخرت کے لئے پیدا کیا گیا ہے لہٰذا اسی کے لئے کام کرتا رہ۔ تو دنیا کے لئے نہیں پیدا کیا گیا لہٰذا اس سے رخ پھیر لے۔

☆ تمہیں آخرت کے لئے جو کچھ ساتھ لے جانا ہے اس کے لئے جدوجہد کی زیادہ ضرورت ہے بہ نسبت اس کے جس کی تمہیں دنیا میں ساتھ رکھنے کی ضرورت ہے۔

☆ رہنما کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ سچ بولنا چاہیے' اس کی عقل کو ہمیشہ

حاضر رہنا چاہیے' اس کو ہونا بھی اہل آخرت سے چاہیے کیونکہ وہ جہاں سے آیا ہے ادھر ہی لوٹ کر جائے گا۔

☆ دنیا میں تم صرف جسم کے ساتھ رہو اور آخرت میں دل اور عمل کے ساتھ۔

☆ دنیا کے دھندوں میں مگن انسان آخرت کے لئے کیسے عمل کرسکتا ہے۔ دنیا کی رغبت کے ساتھ آخرت کے لئے عمل بے فائدہ ہے۔

☆ اپنی معاد (آخرت) کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں صرف کردو کہ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔

☆ جس نے اپنی تمام تر کوششیں آخرت کے لئے وقف کردیں وہ اپنی آرزوؤں میں کامیاب ہوگیا۔

اخوت (مومن مومن کا دینی بھائی ہے)

☆ تیرے بہت سے ایسے بھائی ایسے ہیں جنہیں تیری ماں نے نہیں جنا۔

☆ تم پر لازم ہے کہ سچے بھائی (حقیقی دوست) بناؤ اور سچے دوستوں کی زیادہ سے زیادہ تلاش جاری رکھو کیونکہ وہ آزمائش کی کے وقت ذخیرہ ہوتے ہیں اور ڈھال ثابت ہوتے ہیں۔

☆ لوگوں میں سب سے زیادہ کمزور انسان وہ ہے جو بھائی بنانے میں عاجز ہوتا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر عاجز وہ شخص ہے جو بھائی بنانے

کے بعد انہیں ضائع کر دے۔

☆ جس بھائی سے تو فائدہ حاصل کرے وہ اس بھائی سے بہتر ہے جس سے تو زیادہ کا طلبگار رہے۔

☆ اگر تو اپنے بھائی سے محبت نہیں کرتا تو تو اس کا بھائی ہی نہیں ہے۔

☆ تقویٰ کے معیار کے مطابق بھائیوں سے محبت کرو۔

☆ بھائی چارے کے پردے میں اپنے بھائی کا حق ضائع نہ کرو کیونکہ وہ شخص بھائی قرار نہیں پا سکتا جس کا تو حق ضائع کر دے۔

☆ باہمی اعتماد مودت کی حیات ہے۔

☆ جس کا ایک دینی بھائی ضائع ہو جائے گویا اس کا ایک شریف ترین عضو ضائع ہو گیا۔

☆ راہِ خدا میں بھائی چارہ برادری میں اضافے کا موجب بنتا ہے۔

☆ جس شخص کی محبت خدا کے لئے نہ ہو اس سے بچ کر رہو کیونکہ اس کی محبت کمینگی اور اس کی صحبت نحوست ہے۔

☆ ہر وہ محبت جو راہ خدا میں نہ ہو گمراہی ہے اور اس پر بھروسہ محال ہے۔

☆ جو شخص راہ خدا میں اخوت سے کام لے گا وہ فائدہ میں رہے گا اور جو دنیا کے لئے بھائی چارہ کرے گا محروم ہو جائے گا۔

☆ جو قوم خدا کی خوشنودی سے ہٹ کر بھائی چارہ قائم کرے گی' بروز

ہے تو ڈر جاتا ہے۔ جب (اسے دوسروں سے) عبرت دلائی جاتی ہے تو عبرت حاصل کرتا ہے۔ جب (یاد خدا) دلائی جاتی ہے تو وہ اس میں مصروف ہو جاتا ہے اور جب اس پر ظلم کیا جاتا ہے تو معاف کر دیتا ہے۔

☆ مومن کی عادت اس کا زہد ہے۔ اس کا مقصد اس کی دیانت ہے۔ اس کی عزت اس کی قناعت ہے۔ اس کی تمام تر کوشش اپنی آخرت کے لئے ہوتی ہے۔ اس کی نیکیوں میں کثرت ہوتی ہے۔ اس کے درجات بلند ہوتے ہیں اور وہ اپنی فلاح اور نجات کی دھن میں رہتا ہے۔

☆ مومن وہ ہوتا ہے جو شکوک وشبہات سے اپنے دل کو پاک و پاکیزہ رکھتا ہے۔

☆ مومن تونگری میں پاکدامن اور دنیا سے کنارہ کش رہتا ہے۔

☆ مومن کی جس سے دشمنی ہوتی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا۔ جس سے محبت ہوتی ہے اس کی خاطر گناہ نہیں کرتا اور اگر اس کے ساتھ زیادتی کی جاتی ہے تو صبر سے کام لیتا ہے یہاں تک کہ خداوند عالم اس کا انتقام لیتا ہے۔

☆ عقل مومن کی دوست ہے۔ علم اس کا وزیر، صبر اس کے لشکر کا سردار

کا سینہ فراخ (کشادہ) ہوتا ہے۔اپنے نفس کو ذلیل رکھتا ہے۔سربلندی اور غرور کو ناپسند کرتا ہے۔شہرت کو عیب جانتا ہے۔اس کا غم طولانی ہوتا ہے۔اس کا ارادہ بلند ہوتا ہے۔زیادہ تر خاموش رہتا ہے۔ہر وقت مصروف رہتا ہے۔ہمیشہ صابر اور شاکر ہوتا ہے۔غور وفکر میں ڈوبا رہتا ہے۔دوستی کی پاسداری کرتا ہے۔نرم خو ہوتا ہے۔خوش اخلاق ہوتا ہے۔سخت جان ہوتا ہے اور غلاموں سے زیادہ فرمانبردار ہوتا ہے۔

☆ مومن مصائب کے وقت باوقار ہوتا ہے۔سختیوں کے موقع پر ثابت قدم رہتا ہے۔بلاؤں کے وقت صابر ہوتا ہے۔نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہے۔خدا کی دی ہوئی روزی پر قناعت کرتا ہے۔دشمنوں پر ظلم نہیں کرتا۔وہ دوستوں پر بوجھ نہیں بنتا۔لوگوں کو اس سے سکون حاصل ہوتا ہے جبکہ اس کی اپنی جان جوکھوں میں ہوتی ہے۔۔۔

☆ مومن غیرت مند اور شریف ہوتا ہے۔لوگوں کو اس پر اطمینان ہوتا ہے۔وہ محتاط ہوتا ہے اور رنج وغم میں مبتلا رہتا ہے۔اس کا اپنے نفس پر تسلط ہوتا ہے اور وہ اپنی خواہشات اور جذبات پر قابو رکھتا ہے۔

☆ مومن کو جب نصیحت کی جاتی ہے تو وہ (اسے قبول کر کے ناپسندیدہ باتوں سے) رک جاتا ہے۔جب اسے (گناہوں) سے ڈرایا جاتا

کے وقت تک توقف سے کام لو۔ جب اسے موت آئے گی تو سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

☆ کوئی بندہ ایمان کا مزہ اس وقت تک نہیں چکھے گا جب تک وہ سنجیدگی اور غیر سنجیدگی دونوں حالتوں میں جھوٹ بولنا ترک نہ کردے۔

☆ مومن وہ ہیں جنہوں نے اپنے امام کو پہچان لیا۔ پس ان کے ہونٹ خشک اور آنکھیں تر اور ان کے رنگ بدلتے ہوئے رہتے ہیں۔ وہ چہروں پر خاشعین (عاجزی کرنے والے) کی گرد (خاک) کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ پس وہ خدا کے وہ بندے ہیں جو زمین پر نرمی کے ساتھ چلتے ہیں اور انہوں نے اس کو اپنی بساط قرار دی ہے اور مٹی کو اپنا فرش بنا لیا ہے۔ وہ دنیا کو چھوڑ کر مسیح ابن مریمؑ کے طریقہ پر آخرت کی طرف متوجہ ہو چکے ہیں۔ اگر وہ حاضر رہے تو پہچانے نہ گئے اور اگر غائب رہے تو ڈھونڈے نہ گئے۔ اگر بیمار ہوئے تو عیادت نہ کی گئی۔ وہ دائم الصوم اور شب زندہ دار ہیں۔ ان سے ہر فتنہ مضمحل ہوتا ہے اور زمانہ متجلی (روشن) رہتا ہے۔ وہ میرے اصحاب ہیں۔ پس ان کو تلاش کرو اور اگر ان میں سے کسی سے ملاقات ہو اور اس سے سوال کرو تو وہ تمہارے لئے استغفار کرنے لگیں۔

☆ مومن کی خوشی اس کے چہرے پر اور غم اس کے دل میں ہوتا ہے۔ اس

چیز سے محبت نہ کرے جس سے خدا محبت کرتا ہے اور اس چیز سے بغض نہ رکھے جس کو خداوند تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔

☆ مومن کا ایمان اس وقت کامل ہوتا ہے جب وہ آسودگی کو آزمائش نیز آزمائشوں اور بلاؤں کو نعمت سمجھے۔

☆ ایمان دل میں ایک سفید نقطہ کی طرح ہوتا ہے پس جتنا ایمان بڑھتا جائے گا اتنی ہی وہ سفیدی بڑھتی جائے گی اور جب ایمان مکمل ہو جائے گا تو تمام دل بھی سفید (نورانی) ہو جائے گا۔

☆ افضل ایمان اچھا یقین ہے۔

☆ ایمان دس چیزوں میں ہے اور وہ یہ ہیں: معرفت، طاعت، علم، عمل، پرہیزگاری، جدو جہد، صبر، یقین، رضا اور تسلیم۔ ان میں سے جو بھی اپنے دوسرے ساتھی کو گم کر دے گی (ایمان کا) سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ پاکدامنی اور بقدر کفایت کسی چیز پر راضی رہنا بھی ایمان کے ستونوں میں سے ہیں۔

☆ ایمان کی ایک قسم یہ ہے کہ جو دلوں میں ثابت اور مستقل ہو اور ایک قسم وہ ہے جو ایک مقررہ وقت تک دلوں اور سینوں کے درمیان ہوتا ہے جو ایک مخصوص مدت تک وہاں رہتا ہے۔ اگر تمہیں کسی کے بارے میں معلوم کرنا ہو کہ اس کا ایمان پختہ ہے یا عارضی تو تم اس کے مرنے

ایمان

☆ ایمان حق کی اساس ہے' حق ہدایت کا راستہ ہے' اس کی تلوار مکمل آراستگی اور دنیا اس کی جولانگاہ ہے۔

☆ ایمان کے ساتھ نیک اعمال پر دلیل قائم کی جاسکتی ہے اور نیک اعمال کے ساتھ ایمان پر۔ نیز ایمان کے ساتھ ہی علم کی آبادی ہوتی ہے۔ نیک اعمال کے ساتھ فقہ کی آبادی ہوتی ہے۔

☆ ایمان دو امانتوں میں سے افضل امانت ہے۔

☆ ایمان ایک درخت ہے' یقین اس کی جڑ ہے' تقویٰ اس کی شاخ ہے' حیا اس کا نور ہے اور سخاوت اس کا پھل ہے۔

☆ ایمان دل کی معرفت' زبان کے قول اور ارکان کے عمل کا نام ہے۔

☆ ایمان عمل خالص کا نام ہے۔

☆ ایمان بلاؤں پر صبر اور نعمتوں پر شکر کا نام ہے۔ اور ایمان کا جزو اعلیٰ صدق ہے۔

☆ ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ حق کو باطل پر ترجیح دو خواہ حق سے تمہارا نقصان اور باطل سے تمہیں فائدہ ہو۔

☆ کسی بندے کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک وہ اس

☆ جب منادی آسمان سے ندا دے گا: ''حق آلِ محمدؐ میں ہے'' تو اس وقت مہدیؑ لوگوں کے درمیان تشریف لائیں گے۔ لوگ مسرور و شادمان ہوں گے۔ ان کی زبانوں پر مہدیؑ ہی کے چرچے ہوں گے۔

☆ قائم آلِ محمدؐ ان لوگوں (ظالموں اور سرکشوں) پر تلوار استعمال کریں گے۔ وہ آٹھ پر آشوب مہینوں تک تلوار کو اپنے کندھوں پر لٹکائے رہیں گے حتیٰ کہ لوگ کہیں گے: ''خدا کی قسم! یہ اولادِ زہراؑ نہیں ہیں، اگر ان کی اولاد ہوتے تو ہم پر ضرور رحم کرتے''۔

☆ وہ خواہشات (نفسانی) کا رخ ہدایت کی طرف موڑ دیں گے جبکہ اس سے پہلے لوگوں نے ہدایت کا رخ خواہشات کی طرف موڑا ہوا ہوگا۔ (ذاتی) رائے کو قرآن کی طرف معطوف (پھیرنا) کردیں گے جبکہ لوگوں نے قرآن کو (ذاتی) رائے کی طرف پھیرا ہوا ہوگا۔ ان کے لئے زمین اپنے جگر کے ٹکڑے (اندرونی خزانے) نکال دے گی اور اطاعت کے ساتھ اپنی چابیاں ان کے سپرد کردے گی۔ وہ تمہیں اپنی سیرت کے ساتھ عدل وانصاف کا مشاہدہ کرائیں گے اور کتاب وسنت پر نہ ہونے والے عمل کو جو مردہ ہو چکا ہوگا دوبارہ زندہ کردیں گے۔

ملاقات کروں ۔اور خدا کی قسم! اگر سات اقلیموں میں افلاک کے نیچے جو کچھ بھی ہے مجھے دے دیا جائے اس شرط پر کہ میں چیونٹی کے منھ سے جو کا چھلکا چھین کر خدا کی نافرمانی کروں تو میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔

☆ تمہارے درمیان میری مثال ایسی ہی ہے جیسے تاریکیوں میں چراغ ہوتا ہے جو تاریکی میں ہوتا ہے اور وہ اس چراغ سے روشنی حاصل کرتا ہے۔

☆ جب سے میں نے خدا کو پہچانا ہے اس کا کبھی انکار نہیں کیا۔

☆ جب سے مجھے حق دکھایا گیا ہے میں نے اس کے بارے میں کبھی شک نہیں کیا۔

☆ (قائم آل محمدؐ کے) ظہور کا انتظار کرو خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل ان کے ظہور کا انتظار ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی طرف ظہور کے اسباب کا انتظار مومن کی افضل عبادت ہے۔

☆ حضرت مہدیؑ اس وقت ظہور فرمائیں گے جب ایک تہائی لوگ قتل ہو جائیں گے' ایک تہائی طبعی موت مر جائیں گے اور ایک تہائی باقی بچ جائیں گے۔

بولنے والی زبان ہوں' خدا کی آنکھ ہوں' خدا کا پہلو ہوں اور میں ہی خدا کا ہاتھ ہوں۔

☆ جب سے خداوند عالم نے حضرت محمدؐ کو مبعوث برسالت فرمایا ہے اس وقت سے میں نے سکھ نہیں دیکھا۔ اس بات پر میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ بخدا میں بچپن میں خوف میں مبتلا رہا اور جوان ہوکر جہاد میں مصروف رہا۔

☆ جب سے رسول پاکؐ کی وفات ہوئی ہے میں مظلوم رہا ہوں۔

☆ جن (مصائب) سے میں نے مقابلہ کیا ہے اور کسی نے نہیں کیا۔

☆ نہ تو میں نے کبھی جھوٹ بولا اور نہ ہی میری باتوں کو جھٹلایا گیا۔ نہ میں کبھی گمراہ ہوا اور نہ ہی میری وجہ سے کوئی گمراہ ہوا۔

☆ جب میں رسول خداؐ سے سوال کرتا تھا تو وہ مجھے جواب سے نوازتے تھے اور جب میں خاموش ہوجاتا تو خود ابتدا فرماتے تھے۔

☆ رسولؐ خدا نے فرمایا: یا علیؑ! اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی پہچان بھی نہ ہوتی۔

☆ خدا کی قسم! میں سعدان نامی خاردار جھاڑی پر جاگ کر رات گزاروں یا طوق وزنجیر میں مقید ہوکر کھینچا جاؤں پھر بھی مجھے اس بات سے زیادہ یہ پسند نہ ہوگا کہ بروز قیامت ظالم بن کر خدا اور اس کے رسولؐ سے

بنی اسرائیل میں باب حطہ (بخشش کا دروازہ) تھا اور قوم نوحؑ میں کشتی نوحؑ تھی۔ میں ہی نباء عظیم (بہت بڑی خبر) اور صدیق اکبر ہوں۔ عنقریب تم کو اس بات کا علم ہو جائے گا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

☆ میں کبھی بھی میدان جنگ سے نہیں بھاگا اور جو بھی میرے مقابلہ میں آیا میں نے اس کے خون سے زمین کو سیراب کیا۔

☆ میں ہدایت کا پرچم' تقویٰ کی پناہ گاہ' سخاوت کا مقام' دریا دلی کا سمندر اور عقلمندی کا بلند پہاڑ ہوں۔

☆ میں خدا کی طرف سے جنت اور جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں جو بھی اس جنت یا جہنم میں جائے گا میری ہی تقسیم سے جائے گا۔ میں ہی فاروق اکبر ہوں اور میں ہی بعد والوں کا پیشوا ہوں اور اپنے سے پہلے والوں کی طرف سے ادا کرنے والا ہوں۔ میں بروز قیامت جہنم تقسیم کروں گا۔

☆ میں خدا کا بندہ ہوں۔ رسولؐ کا بھائی ہوں۔ میں ہی صدیق اکبر ہوں۔ میرے بعد صرف جھوٹا اور افتراپرداز ہی اس بات کا دعویٰ کرے گا۔

☆ میں خدا کا علم ہوں۔ میں ہی خدا کا یاد رکھنے والا دل ہوں' اس کی

☆ اگر میں مومن کی ناک پر تلوار رکھ کر کہوں کہ وہ مجھ سے دشمنی کرے تو وہ ہرگز ایسا نہیں کرے گا اور اگر منافق کے آگے ساری دنیا ڈال دوں کہ وہ مجھ سے محبت کرے تو وہ ایسا نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ بات سرکار رسالتمآبؐ کی زبان مبارک سے جاری ہو چکی ہے کہ آپ نے فرمایا: اے علیؑ! تم سے مومن دشمنی نہیں کرے گا اور منافق دوستی نہیں کرے گا۔

☆ میری ذات اس بات سے بلند ہے کہ کوئی حاجتمند میرے پاس آئے اور میری سخاوت اس کی حاجت کو پورا نہ کرے۔

☆ میں تمہیں کسی اطاعت کا اس وقت تک حکم نہیں دیتا جب تک کہ خود اس پر تم سے سبقت نہ لے جاؤں اور کسی برائی سے اس وقت تک نہیں روکتا جب تک کہ خود تم سے پہلے اس سے نہ رکوں۔

☆ میں اپنی آرزوؤں سے برسر پیکار اور اپنی اجل کا منتظر ہوں۔

☆ میں اپنا رزق پورا حاصل کرتا ہوں' اپنے نفس سے جہاد کرتا ہوں اور اپنی قسمت پر راضی ہوں۔

☆ میں خدا کی حجتوں کو قائم کرنے کے لئے دلائل کے ساتھ جھگڑتا ہوں اور اس کے دین کی نصرت کے لئے جہاد کرتا ہوں۔

☆ اے لوگو! میں تم میں ایسا ہوں جیسے آل فرعون میں ہارونؑ تھے۔

☆ ہم (اہل بیتؑ) ہی وہ نقطۂ اعتدال ہیں کہ پیچھے رہ جانے والے کو ہم سے آ کر ملنا اور آگے بڑھ جانے والے کو اس کی طرف پلٹ کا آنا لازم ہے۔

☆ آل محمدؐ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وہ سر (راز) خدا کے امین اور اس کے دین کی پناہ گاہ ہیں۔علم الٰہی کے مخزن اور حکمتوں کے مرجع ہیں۔کتب (آسمانی) کی گھاٹیاں اور دین کے پہاڑ ہیں۔انہی کے ذریعہ اللہ نے دین کی پشت کا خم سیدھا کیا اور اس کے پہلوؤں سے ضعف کی کپکپی دور کی۔

☆ لوگوں نے ہمارے مقام و مرتبے کے بارے میں ہم پر ظلم کیا حالانکہ حسب و نسب کے لحاظ سے بھی ہم سب سے بلند و بالا ہیں اور رسول پاکؐ سے بھی ہمارا گہرا تعلق ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک ایسا امر ہے کہ جس کے سلسلے میں کچھ لوگوں نے بخل کیا اور کچھ لوگوں نے دریا دلی دکھائی اور فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

☆ خدا کی قسم! اگر مسلمانوں کے کفر کی طرف پلٹ جانے اور دین کو چھوڑ جانے کا خطرہ نہ ہوتا (تو میں خلافت کے حصول کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا) لیکن ہم نے مقدور بھر اس نظریہ کو تبدیل کیا اور انہیں کفر کی طرف لوٹنے سے باز رکھا۔

راہیں ہیں۔

☆ ہم پر جھوٹ باندھتے ہو اور ہمارے خلاف سرکشی کرتے ہو۔ ہمارے علاوہ جن افراد کو لوگوں نے بزعم خود راسخون فی العلم سمجھ رکھا ہے وہ کہاں ہیں؟ ہمارے ہی وسیلہ سے ہدایت کی بھیک مانگی جاتی ہے۔ گمراہوں کے اندھے پن کو دور کیا جاتا ہے۔

☆ آئمہ اطہارؑ خدا کی طرف سے اس کی مخلوق میں اللہ کے مقرر کردہ حاکم اور اس کے بندوں کی معرفت رکھنے والے ہیں۔ جنت میں صرف وہی شخص داخل ہوگا جو آئمہ کی معرفت رکھتا ہوگا اور آئمہ اسے پہچانتے ہوں گے۔ اسی طرح جہنم میں صرف وہی شخص جائے گا جو نہ آئمہ کو پہچانتا ہوگا اور نہ آئمہؑ اس سے واقف ہوں گے۔

☆ ہم ہی پیغمبرؐ کے نزدیک ترین اور ان کے اصحاب ہیں۔ حکمت کے خزانے اور علم کے دروازے ہیں اور گھروں میں دروازوں ہی کے ذریعہ داخل ہوا جاتا ہے۔ لہٰذا جو شخص دروازے کے علاوہ کہیں سے داخل ہوا وہ چور کہلائے گا۔ (سورۂ بقرہ۔ ۱۸۹)

☆ ان (اہل بیتؑ) میں قرآن کے توصیف شدہ افراد ہیں جو خدا تعالیٰ کے خزانے ہیں۔ جب وہ کلام کرتے ہیں تو سچ بولتے ہیں اور اگر خاموشی اختیار کرتے ہیں تو ان پر کوئی سبقت حاصل نہیں کر سکتا۔

☆ اپنے دین کے معاملہ میں تین قسم کے لوگوں سے ڈرو۔اس شخص سے جسے خدا نے سلطنت عطا کی اور وہ یہ سمجھنے لگ گیا کہ اس کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور اس کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے کیونکہ خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہوسکتی۔۔۔اطاعت تو بس اللہ کی یا پھر اس کے رسولؐ کی یا پھر اولی الامر کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کی اطاعت کا حکم صرف اس وجہ سے دیا ہے کہ وہ معصوم ہیں۔

اپنے پیغمبر کے اہل بیتؑ کے ساتھ رہو

☆ اپنے پیغمبرؐ کے اہل بیتؑ کو دیکھو' ان کی سمت اور ان کے نقش قدم پر چلو کیونکہ وہ تمہیں ہدایت سے باہر نہیں جانے دیں گے' نہ ہی ہلاکت کی طرف پلٹائیں گے۔اگر وہ کہیں بیٹھ جائیں تو تم بھی بیٹھ جاؤ اور اگر وہ کھڑے ہو جائیں تو تم بھی کھڑے ہو جاؤ۔

☆ ہم نبوت کا شجر' رسالت کے نازل ہونے کی جگہ' ملائکہ کے آنے جانے کا مقام' علم کی کانیں اور حکمتوں کے سرچشمے ہیں۔

☆ خدا کی قسم مجھے خدائی پیغامات پہنچانے' وعدوں کو پورا کرنے اور آیات کی صحیح تاویل بیان کرنے کا خوب علم ہے اور ہم اہل بیتؑ (نبوت) کے پاس علم و معرفت کے دروازے اور شریعت کی روشن

طرف سے سونپے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں: لوگوں کو پوری طرح نصیحت کرنا' ان کی خیر خواہی کی مکمل کوشش کرنا' سنت کو زندہ کرنا' حدود کو ان کے مستحقین پر جاری کرنا اور ان کو ان کا حصہ عطا کرنا۔

امام اور امت کے حقوق وفرائض

☆ امام کا فرض ہے کہ وہ خدائی فرامین کے مطابق فیصلہ کرے اور امانت کو ادا کرے۔ جب وہ ایسا کرے گا تو لوگوں کے لئے فرض بن جاتا ہے کہ اس کی اطاعت کریں اور جب انہیں پکارا جائے تو لبیک کہیں۔

☆ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے تم پر میری (علیؑ کی) ولایت کا حق مقرر فرمایا ہے (کہ تم میری اطاعت کرو) اور تمہارے لئے مجھ پر اس قسم کا حق مقرر کر رکھا ہے (کہ میں تمہیں تمام امور میں مساوی سمجھوں)۔

اطاعت اس کی فرض نہیں
جو خدا کی اطاعت نہیں کرتا

☆ اپنے ان سرداروں اور ان بڑوں کی اطاعت سے بچو جو اپنے حسب کو بلند اور نسب کو اونچا سمجھتے ہیں کیونکہ ایسے لوگ عصبیت (تعصب) کی بنیادوں پر استوار دیواریں' فتنہ کے سنگ بنیاد پر اٹھائے جانے والے ستون اور جاہلیت کے غلبہ کی تلواریں ہیں۔

امام عادل کے فرائض

☆ خداوند عالم نے مجھے (علیؑ) اپنی مخلوق کا امام بنایا ہے اور مجھ پر فرض قرار دیا ہے کہ میری خوراک اور پوشاک کمزور لوگوں جیسی ہو تاکہ غریب لوگ میرے فقر کی اقتدا کرسکیں اور امیر لوگوں کو ان کی تونگری سرکش نہ بنادے۔

☆ خداوندعالم نے آئمہ برحقؑ پر فرض قرار دیا ہے کہ وہ خود کو کمزور لوگوں جیسی زندگی کے مطابق بنائیں تاکہ فقیر کا فقر اسے پریشان نہ کردے۔

☆ خلیفہ کے لئے خدا کے مال سے صرف دو کاسے (پیالے) حلال ہیں۔ ایک تو وہ جس سے خود بھی کھائے اور اس کے اہل وعیال بھی اور دوسرا وہ جس سے دوسروں کو کھلائے۔

☆ آگاہ رہنا چاہیے کہ ہر ماموم کے لئے ایک امام ہوتا ہے جس کی وہ اقتداء کرتا ہے اور جس کے نور علم سے وہ روشنی حاصل کرتا ہے اور تمہیں اس بات سے بھی آگاہ رہنا چاہیے کہ تمہارے امامؑ نے اپنی اس دنیا سے دو چادروں پر اور اس کی خوراک سے صرف دو روٹیوں پر اکتفا کیا ہے۔

☆ امام پر صرف ان امور کی انجام وہی فرض ہے جو اسے اپنے رب کی

جنگ سے بھاگ نکلے تو اس کی وجہ سے دوسرے لوگ بھی بھاگ جائیں گے۔ چوتھے یہ کہ امام تمام لوگوں سے زیادہ سخی ہوتا ہے خواہ پوری دنیا بخیل بن جائے کیونکہ امام اگر بخیل ہوگا تو وہ مسلمانوں کے اس مال میں بھی بخل سے کام لے گا جو اس کے قبضے میں ہوتا ہے۔ پانچویں یہ کہ امام تمام گناہوں سے معصوم ہوتا ہے اور اسی ذریعہ ہی سے وہ غیر معصوم ماموریں سے ممتاز ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ معصوم نہ ہو تو اس کے لئے امکان ہوتا ہے کہ وہ بھی دوسرے لوگوں کی طرح تباہ کن گناہوں' مہلک لذتوں اور شہوتوں کے گرداب میں پھنس جائے گا۔

☆ وہ امام جس کی اطاعت لوگوں پر فرض ہو اس کی ولایت کی بڑی حدود یہ ہیں کہ اسے معلوم ہو کہ وہ خطا' لغزش اور عمداً گناہ نیز ہر قسم کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے معصوم ہے۔ امام نہ تو لغزش کرتا ہے اور نہ ہی خطا کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسے ایسے امور اپنی طرف مشغول نہیں کر سکتے جو دین کی تباہی کا موجب ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی قسم کا لہو ولعب اسے اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ وہ خدا کے حلال وحرام' اس کے فرائض' سنت اور احکام کو تمام دنیا سے زیادہ جانتا ہے۔ وہ تمام دنیا سے بے نیاز ہوتا ہے اور دوسرے لوگ اس کے محتاج ہوتے ہیں۔ وہ تمام دنیا سے زیادہ سخی اور شجاع ہوتا ہے۔

☆ اگر کوئی اس کی طرف مائل ہو تو اس کی خطاؤں سے درگزر کرے اور اگر کوئی انکار کرے تو اس سے جنگ کرے (اور اسے راہِ راست پر لائے)۔

☆ ۔۔۔حقیقی بصیرت پر مبنی علم ان کے پاس ٹھاٹھیں مار رہا ہوتا ہے۔ روح الیقین کے ساتھ ہمیشہ ملے رہتے ہیں اور نعمتوں کی وجہ سے سرکش ہو جانے والے جس چیز کو مشکل سمجھتے ہیں وہ اس کو آسان جانتے ہیں۔۔۔یہی لوگ خدا کی زمین میں اس کے خلیفہ ہیں۔

☆ جو امام امامت کا مستحق ہوتا ہے اس کی کچھ علامتیں ہیں۔ ان میں ایک تو یہ ہے کہ وہ جانتا ہو کہ وہ تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہے۔ فتویٰ دینے میں لغزش نہیں کرتا۔ غلط جواب نہیں دیتا۔ نہ اس سے بھول چوک ہوتی ہے۔ نہ ہی سہو ونسیان ہوتا ہے اور وہ دنیاوی امور میں مشغول نہیں ہوتا۔ دوسرے یہ کہ وہ خدا کے حلال وحرام کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہو۔ اسی طرح ان کے تمام احکام' امر ونہی کو تمام دنیا سے بہتر سمجھتا ہو۔ غرض جن چیزوں کی دنیا کو ضرورت ہوتی ہے انہی کے بارے میں وہ امام کی محتاج ہوتی ہیں اور امام تمام دنیا سے بے نیاز ہوتا ہے۔ تیسرے یہ کہ امام سب لوگوں سے زیادہ شجاع ہوتا ہے کیونکہ وہ مومنین کے لئے مرجع کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر وہ میدان

☆ خداوند عالم کے امر کو وہی شخص قائم کر سکتا ہے جو نہ تو حق کے معاملہ میں کسی سے نرمی برتے نہ عجز و کمزوری کا اظہار کرے اور نہ ہی حرص وطمع کی پیروی کرے۔

☆ پہلے سے یہی چلا آ رہا ہے اور اب بھی یہی ہے کہ امت کے امر کو سنبھالنے کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو رسول سے نزدیک ترین قرابت رکھتا ہو' کتاب کا سب سے زیادہ عالم ہو' دین کو سب سے زیادہ سمجھتا ہو' سب سے پہلے اسلام لا چکا ہو' جہاد میں سب سے افضل ہو اور امت کے امر کے اجراء کے بارے میں آئمہ پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو پوری قوت کے ساتھ احسن طور پر نبھا سکتا ہو۔

☆ تین صفات ایسی ہیں کہ جس شخص میں پائی جائیں گی وہ صحیح معنوں میں امام بننے کی صلاحیت رکھتا ہوگا۔ جب اپنے کسی فیصلے میں عدالت سے کام لے تو خود کو دی ہوئی امانت پر سختی سے کاربند ہو۔ اپنے اور رعیت کے درمیان دربانوں کا فاصلہ نہ رکھے۔ نیز ہر قریب اور دور کے لئے (کتاب خدا کو قائم کرے۔ مترجم)۔

☆ امامت کے امر کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہوتا ہے جو اس معاملہ میں سب سے زیادہ طاقتور ہو اور امر الٰہی کو سب سے بہتر جانتا ہو تا کہ

امام کی معرفت

☆ ہم وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت خدا نے سب لوگوں پر فرض قرار دے دی ہے اور تم ایسے شخص کی امامت کو مانتے ہو جس کی عدم معرفت پر تمہارا عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔

خصوصیات امام اور امامت کی شرائط

☆ اس امر (امامت) کا حامل صرف وہی ہوسکتا ہے جو صبر، بصیرت اور حقائق امر کے علم کا مالک ہو۔

☆ امام قلبِ عاقل، زبانِ شیریں اور حق کے قیام کے لئے جراءت مند دل کا حامل ہوتا ہے۔

☆ (آئمہؑ کے اوصاف میں فرمایا:) انہوں نے پوری جانچ پڑتال اور مکمل سوجھ بوجھ کے ساتھ دین کو اپنایا ہے نہ کہ سنی سنائی باتوں کو دین سمجھ لیا ہے۔ کیونکہ علم کو بیان کرنے والے زیادہ ہیں اور اس کی جانچ پڑتال کرنے والے کم ہیں۔

☆ جو شخص اپنے آپ کو لوگوں کا امام ظاہر کرتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ دوسروں کو تعلیم دے اور اگر کسی کو تعلیم دینا چاہے تو زبان کے ساتھ تعلیم دینے سے پہلے اپنی سیرت کے ساتھ تعلیم دے۔

کے دشمنوں سے جہاد کیا جس میں نہ تو کمزوری دکھائی نہ حیلے بہانے کیئے۔وہ پرہیزگاروں کے امام اور ہدایت پانے والوں (کی آنکھوں) کے لئے بصیرت ہیں۔

☆ یہاں تک کہ الٰہی شرف حضرت محمدؐ تک پہنچا جنہیں ایسے معدنوں سے کہ جو پھیلنے پھولنے کے اعتبار سے بہترین اور ایسی اصلوں سے کہ جو نشو ونما کے لحاظ سے بہت باوقار تھیں پیدا کیا۔۔۔جس کی شاخیں دور دراز اور پھل دسترس سے باہر ہیں۔وہ پرہیزگاروں کے امام اور ہدایت حاصل کرنے والوں کے لئے (سرچشمہ) بصیرت ہیں۔۔۔ان کی سیرت (افراط وتفریط سے بچ کر) سیدھی راہ پر چلنا اور سنت کی ہدایت کرنا ہے۔ان کا کلام حق وباطل کا فیصلہ کرنے والا اور حکم عین عدل ہے۔

☆ امامت امت کا نظام ہے۔

☆ امر امامت کو سنبھالنے والے کا وہی مقام ہوتا ہے جو موتیوں کی لڑی میں دھاگے کا ہوتا ہے کہ وہ ان موتیوں کو ایک لڑی میں پروئے رکھتا ہے۔اگر وہ ٹوٹ جائے تو تمام موتی بکھر جائیں اور پھر کسی طرح اکٹھے نہ ہو پائیں۔

☆ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو خدائی حکم کی اطاعت کے طور پر لوگوں سے الفت کرتا ہے اور لوگ اس سے الفت کرتے ہیں۔

اللہ

☆ اللہ کے معنی ہیں وہ (ذات) جس کے بارے میں مخلوق حیران ہو اور اس کی طرف پناہ لی جائے۔ اللہ وہ ہے جو آنکھوں کے ادراک سے پوشیدہ اور وہم وگمان سے مخفی ہے۔

☆ اللہ وہ ذات ہے جو کہ جب حاجات اور مشکلات کے وقت مخلوق کی ہر طرف سے امیدیں منقطع ہو جائیں تو وہ اس کی طرف پناہ لے۔

امت وسط

☆ ہم ہی خدا کی مخلوق پر اس کے گواہ ہیں۔ ہم ہی اس کی زمین میں اس کی حجت ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے: ''وکذالک جعلنا کم امة وسطا'' (سوہ بقرہ۔۱۴۳)

امامت

☆ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو حق کی طرف بلانے والا اور مخلوق کی گواہی دینے والا بنا کر بھیجا۔ چنانچہ آپؐ نے اپنے پروردگار کے پیغام کو پہنچایا۔ اس میں کچھ سستی کی نہ کوتاہی اور اللہ کی راہ میں اس

مومن کو ایذا رسانی

☆ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن کو خوف زدہ کرے۔

جو میرے مومن بندے کو اذیت دیتا ہے اسے میرے خلاف اعلان جنگ کرنا چاہیے۔

اسیر کے ساتھ نیک سلوک کرو

☆ قیدی کو کھانا کھلانا اور اس سے نیکی کا سلوک کرنا واجب ہے خواہ اسے اگلے روز قتل کر دیا جائے۔

اسوہ (نمونۂ اقتدا)

☆ جو شخص اپنے آپ کو لوگوں کا پیشوا بناتا ہے اس پر لازم ہے کہ دوسروں کو تعلیم دینے سے پہلے خود کو تعلیم دے اور انہیں زبان سے آداب سکھانے کی بجائے اپنی سیرت سے آداب سکھائے۔

الفت

☆ آپس میں متنفر دلوں کو یکجا کرنا پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹانے بھی زیادہ مشکل ہوتا ہے۔

☆ لوگوں کے دل وحشی ہوتے ہیں جو ان سے الفت کرتا ہے اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

کی طرف بلائے۔

☆ تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو تجھے راہِ ہدایت دکھائے، تجھے تقویٰ کے لئے تیار کرے اور خواہشات نفسانی کی پیروی سے باز رکھے اور نیکی کے کاموں میں تعاون کرے۔

☆ تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو حق کی خاطر تجھ پر غضبناک ہوتا ہو اور تیرے عیوب سے تجھے مطلع کرے۔

☆ ماضی میں راہِ خدا میں میرا ایک بھائی تھا۔ میری نظروں میں اس کی قدر صرف اس لئے تھی کہ دنیا اس کی نظروں میں حقیر تھی اور وہ خود خواہشات نفسانی سے آزاد تھا۔

☆ بدترین بھائی وہ ہے جس کے لئے تجھے تکلیف اٹھانا پڑے۔

☆ پہلے کسی کو آزماؤ پھر اسے اپنا بھائی بناؤ کیونکہ آزمائش وہ معیار ہے جو برے سے بھلے کو جدا کرتا ہے اور اس آزمائش میں احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو ورنہ برے لوگوں کی صحبت اپنانے پر مجبور ہو جاؤ گے۔

☆ اپنے بھائی کو مخلصانہ نصیحت کرو خواہ اسے اچھی لگے یا بری۔

☆ جو شخص اپنے بھائی کو تنہائی میں نصیحت کرتا ہے تو وہ اسے زینت بخشتا ہے اور جو بھرے مجمع میں نصیحت کرتا ہے وہ اسے خفیف کرتا ہے۔

☆ بھائیوں کے حقوق ادا کرنا متقی لوگوں کا شریف ترین عمل ہوتا ہے۔

☆ جب تمہارا دشمن تم پر حملہ آور ہو تو اپنے دوست کی لغزش کو برداشت کرو۔

☆ قوتِ برداشت دوستی کی زینت ہے اورشان کو بلند کرتی ہے۔

☆ بردبار وہ ہے جو اپنے بھائیوں کو برداشت کرے۔

☆ جو تم پر گزرے اسے برداشت کرو کیونکہ اس سے عیب چھپے رہتے ہیں یقیناً عقلمند انسان کا نصف برداشت اور نصف چشم پوشی ہوتا ہے۔

☆ جو شخص دوست کی لغزشوں کو معاف نہیں کرتا وہ تنہائی کی موت مرتا ہے۔

☆ بہترین بھائی وہ ہے جس کی خیر خواہی میں نمائش بہت کم ہو۔

☆ تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو تجھ پر خداوند سبحانہ کے بارے میں سختی کرے۔

☆ تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو تیرے ساتھ اچھا تعاون کرے اور اس سے بہتر وہ ہے جو تجھے دوسروں سے بے نیاز کردے۔

☆ بہترین بھائی وہ ہے جس کی محبت صرف خدا کے لئے ہو۔

☆ بہترین بھائی وہ ہے جس کی اخوت ومحبت دنیا کے لئے نہ ہو۔

☆ تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو اپنی صدق گفتاری کے ذریعہ تجھے سچ بولنے کی دعوت دے اور اپنے اچھے عمل کے ذریعہ تجھے افضل اعمال

☆ مسلمان کو چاہیے کہ وہ تین قسم کے لوگوں کے بھائی چارے سے پرہیز کرے: بے حیا' احمق اور دروغگو سے۔

☆ اس شخص کو کبھی بھائی نہ بناؤ جو تمہاری خوبیوں کو چھپائے اور عیبوں کو پھیلائے۔

☆ ہمیشہ نئی چیز کا انتخاب کرو لیکن بھائیوں میں سے پرانے لوگوں کا۔

☆ گزرے ہوئے زمانے پر رونا' وطن کی طرف مائل ہونا اور پرانے دوستوں کا تحفظ انسان کی شرافت کی دلیل ہے۔

☆ تمہارا سچا بھائی وہ ہے جو تمہاری لغزشوں سے درگزر کرے' تمہاری ضرورتوں کو پورا کرے' تمہارے عذر کو قبول کرے' تمہارے عیبوں کو چھپائے' تمہارے خوف کو دور کرے اور تمہاری مرادیں پوری کرے۔

☆ تمہارا بھائی وہ ہے جو تمہیں سختی کے وقت چھوڑ نہ دے' گناہوں کے ارتکاب کے وقت تم سے غافل نہ ہو (تمہیں گناہوں کے ارتکاب سے روکے) اور جب تم اس سے سوال کرو تو وہ تمہیں دھوکہ نہ دے۔

☆ (کھانے پینے کے موقع پر) کھانے پینے کے دوست کتنے زیادہ ہوتے ہیں اور حادثاتِ زمانہ کے موقع پر کس قدر کم۔

☆ جو شخص دوستوں کے ہر گناہ کا محاسبہ کرتا ہے اس کے دوست کم ہوتے ہیں۔

نرمی اختیار کرلے۔

☆ میل ملاپ کے بعد قطع تعلق بہت بری بات ہے۔ بھائی چارے کے بعد جفا کاری بہت معیوب ہے اور دوستی کے بعد دشمنی نہایت ناپسندیدہ بات ہے۔

☆ تمہارے قطع تعلق پر تمہارا بھائی تعلقات قائم کرنے میں تم سے زیادہ قوی نہ بنے اور تمہاری برائی کرنے پر تم سے احسان کرنے میں تم سے آگے نہ بڑھ جائے۔

☆ تم اپنے بھائی کی اطاعت کرو خواہ وہ تمہاری نافرمانی کرے۔اس سے میل ملاپ رکھو خواہ وہ تم سے قطع تعلق کرے۔

☆ بھائیوں کی دو قسمیں ہیں: ایک وثوق کے بھائی اور دوسرے ہنسی مذاق کے بھائی۔۔۔ جب تمہیں وثوق کا بھائی مل جائے تو اس کے لئے اپنی جان و مال خرچ کرو پھر جس کے ساتھ اس کی صدق وصفا کی دوستی ہو اس کے ساتھ تم بھی صدق وصفا سے پیش آؤ۔جس کے ساتھ اس کی دشمنی ہو اس کے ساتھ تم کو بھی دشمنی ہونا چاہیے۔اس کے رازوں اور عیبوں کو چھپاتے رہو اور اس کی نیکیوں کو ظاہر کرتے رہو لیکن اے سائل! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس قسم کے لوگ بڑی قلیل تعداد میں ہوتے ہیں۔سرخ گندھک سے بھی کم تعداد میں۔۔۔

☆ ہر وہ محبت جس کی گرہیں طمع اور لالچ ہوں ان کا اخیر مایوسی ہوتا ہے۔

☆ دنیاداری پر مبنی محبت معمولی سی بات پر ختم ہو جاتی ہے۔

☆ جو شخص تمہارے ساتھ کسی غرض کے تحت محبت کرے وہ اس کے پورے ہو جانے کے بعد پیٹھ پھیر جائے گا۔

☆ جلد ٹوٹ جانے والی محبت شریر لوگوں کی محبت ہوتی ہے۔

☆ جفا کاری اخوت کو ختم کر دیتی ہے۔

☆ اخوت کو جفا کاروں کے پاس نہ تلاش کرو بلکہ اس کو صاحبان حفاظت اور اہل وفا کے کے پاس تلاش کرو۔

☆ جفا کاری عیب ہے اور عصیاں ہلاکت ہے۔

☆ محبتوں کے بارے میں دلوں سے سوال کرو کیونکہ یہ ایسے گواہ ہیں جو رشوت قبول نہیں کرتے۔

☆ جب تم اپنے کسی بھائی سے قطع تعلق کرنا چاہو تو اپنی طرف سے اس کے لئے کوئی گنجائش باقی رکھو کہ اگر کسی دن صلح کی ضرورت پڑے تو اس کی طرف رجوع کر سکو۔

☆ شک کی بنا پر اپنے بھائی سے دوستی کے رشتہ کو نہ توڑو' اسے رضا مند کرنے سے پہلے قطع تعلق نہ کرو۔ جو شخص تمہارے ساتھ سختی کرے تم اس کے ساتھ نرمی سے پیش آ ؤ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ بھی تمہارے لئے

قیامت وہ بھائی چارہ اس کے لئے وبال جان بن جائے گا۔

☆ تمام لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں لیکن جس شخص کی محبت رضائے خدا سے ہٹ کر ہوگی تو وہ دراصل دشمنی ہوگی اور اسی بارے میں خدا فرماتا ہے:"الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض عدو الا المتقین" (تمام دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے متقین کے)۔

☆ راہِ خدا میں جس قدر اخوت ہوگی اتنا ہی محبت میں خلوص ہوگا۔

☆ دینی بھائی ہی محبت کو دیر تک باقی رکھتے ہیں۔ سچے بھائی افضل ترین سرمایہ ہیں۔

☆ جن لوگوں کا خدا کی راہ میں بھائی چارہ ہوتا ہے انہی کی محبت میں بقائے دوام ہے۔ کیونکہ اس محبت کا سبب دائمی ہوتا ہے۔

☆ خدا کی خوشنودی کے لئے حاصل کیا ہوا بھائی قریب ترین رشتہ دار ہوتا ہے اور اس کا ماں باپ سے بھی زیادہ قریبی رشتہ ہوتا ہے۔

☆ آخرت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی محبت دائمی ہوتی ہے کیونکہ اس کا سبب دائمی ہوتا ہے۔

☆ ہر بھائی چارہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے اس بھائی چارے کے جو طمع اور لالچ سے ہٹ کر ہو۔

اورعمل اس کا سرپرست ہوتا ہے۔

☆ افضل ترین مومن وہ ہوتا ہے جو جان' اہل وعیال اور مال کے لحاظ سے مومنین سے (خیر کے لئے) آگے ہو۔

☆ ایمان کے لحاظ سے سب مومنین میں افضل وہ ہوتا ہے جس کا لین دین اور خوشی و ناخوشی سب اللہ کے لئے ہو۔

امانت

☆ افضل ایمان امانت ہے۔ بہت بڑی بداخلاقی خیانت ہے۔

☆ امانت لوٹا دیا کرو خواہ حسین ابن علیؑ کے قاتل ہی کی کیوں نہ ہو۔

☆ جو شخص امانت سپرد کرے اس سے خیانت نہ کرو خواہ وہ تم سے خیانت کرے۔اسی طرح اس کے راز کو فاش نہ کرو خواہ وہ تمہارے راز فاش کردے۔

☆ جس کا ایمان نہیں اسے امانت کا پاس نہیں۔

☆ امانت رزق کو کھینچ لاتی ہے اور خیانت فقر و تنگدستی کو۔

☆ تنگدل انسان کو امین نہ بناؤ۔

امان (پناہ)

☆ امان کی ذمہ داریوں کو اچھی طرح نبھاؤ جیسے میخیں گاڑی جاتی ہیں۔

☆ میری امت کا ادنیٰ شخص بھی امان دے سکتا ہے۔

انسان

☆ خدا نے انسان کو نفس ناطقہ رکھنے والی مخلوق بنایا ہے۔ اگر وہ علم کے ساتھ اس کا تزکیہ کرتا ہے تو اولین علتوں کے جواہر سے مشابہت اختیار کر لیتا ہے۔ لہذا جب اس کا مزاج معتدل ہوتا ہے اور دوسری ضدوں سے جدائی اختیار کر لیتا ہے تو اس کے ساتھ سات مضبوط (آسمان) شریک ہوتے ہیں۔

☆ تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور تم نیکی اور خدا کی اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔

☆ لوگوں کو جہاد کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا: خداوند تعالیٰ نے تمہیں اپنے دین کے ساتھ عزت بخشی ہے اور تمہیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ لہٰذا تم بھی اپنی جانوں کو اس کا حق ادا کرنے کے لئے پیش کر دو۔

☆ خداوند تعالیٰ نے جو کچھ خلق فرمایا ہے وہ اس لئے نہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی سلطنت مضبوط یا اسے زمانے کے عواقب کا خوف تھا۔ نہ ہی کسی برابر کی ہستی کے مشورے یا غالب اکثریت کے حامل شریک اور کسی مخالف تعاون کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ بلکہ سب اس کا رزق

کھانے والی مخلوق اور اس کے متواضع اور ذلیل بندے ہیں۔

☆ ابن آدم بیچارہ کتنا بے بس ہے۔موت اس سے اوجھل' بیماریاں اس سے پوشیدہ اور اس کے اعمال محفوظ ہیں۔مچھر کاٹنے سے چیخ اٹھتا ہے' اچھو لگنے سے مر جاتا ہے اور پسینہ اس میں بدبو پیدا کر دیتا ہے۔

☆ انسان ترازو سے زیادہ مشابہ ہے یا تو جہالت کی وجہ سے اس کا پلڑا اوپر اٹھ جاتا ہے یا پھر علم کے سبب اس کا یہ پلڑا بھاری ہو جاتا ہے۔

☆ انسان دو چھوٹی سی چیزوں کے ساتھ ہے۔اگر (کسی سے) لڑتا ہے تو (دل کی قوت) کے ساتھ اور اگر (کسی سے) بات کرتا ہے تو (زبان کے) بیان کے ساتھ۔

☆ انسان کی دو ہی فضیلتیں ہیں: ایک عقل دوسرے نطق۔عقل کے ذریعہ وہ خود فائدہ اٹھاتا ہے اور نطق کے ذریعہ دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

☆ انسان کی گفتگو سے اس کا وزن کیا جاتا ہے اور اس کے کاموں سے اس کی قیمت لگائی جاتی ہے۔

☆ انسان کی قدر و قیمت اس کی عقل سے ہے نہ کہ اس کی شکل وصورت سے۔اس کی ہمت اور کوشش سے اس کا معیار جانا جاتا ہے نہ کہ اس کے جمع کردہ مال و دولت سے۔

☆ جس نے اپنی عقل کو اس حد تک زندہ کیا اور اپنے نفس کو اس حد تک مارا

کہ بڑے سے بڑے اموراس کے لئے معمولی بن گئے' مشکل سے مشکل بات اس کے لئے آسان ہوگئی اور نور کی چمک اسے صاف دکھائی دینے لگی تو خداوند عالم بھی اس کے لئے سیدھا راستہ واضح کردیتا ہےاوراسے اسی راستہ پر چلاتا ہے۔

☆ ہر دور میں اور ہر زمانے میں خدا کے کچھ ایسے بندے موجود ہوتے ہیں جن نے افکار میں سرگوشی کرتا ہےاوران کی عقول میں باتیں بٹھاتا ہے۔۔۔ وہ لوگ اس دور کی تاریکیوں میں چراغ راہ کا کام دیتے ہیں اورشبہات سے بچنے میں راہنمائی کرتے ہیں۔

بخل (کنجوسی)

☆ اگر موجود شے میں بخل کیا جائے تو یہ معبود کے ساتھ بدگمانی کی دلیل ہے۔

☆ بخل مسکین (مفلس۔فقیر) بنادیتا ہے۔

☆ بخل تمام عیوب کا مجموعہ ہے۔ وہ ایسی مہار ہے جس کے ذریعہ ہر برائی کی طرف کھینچ کر لے جایا جاتا ہے۔

☆ بخل کی وجہ سے گالیاں پڑتی ہیں۔

☆ بخیل اپنے وارثوں کا خزانچی ہوتا ہے۔

☆ بخیل اپنے ساتھیوں کوذلیل کرتا ہےاورغیروں کوعزت بخشتا ہے۔

☆ بخیل اپنی ذات کے لئے تو تھوڑی سے چیز سے بخل سے کام لیتا ہے لیکن (اپنے مرنے کے بعد اپنے وارثوں کے لئے تمام مال کی سخاوت کر جاتا ہے۔

☆ بخیل کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔

☆ مجھے بخیل پر تعجب ہوتا ہے کہ جس فقر و ناداری سے وہ بھاگتا ہے بڑی تیزی سے اسی کی طرف جا رہا ہوتا ہے اور جس تونگری کا وہ طلبگار رہوتا ہے اسی کو گنوا دیتا ہے۔ وہ دنیا میں فقیروں کی طرح رہتا ہے لیکن آخرت میں اس سے امیروں جیسا حساب لیا جاتا ہے۔

☆ بدترین بخل یہ ہے کہ مال کے بارے میں خداوند عالم نے جو فرض عاید کیا ہے اس کے ادا کرنے میں بخل سے کام لیا جائے۔

☆ بیماریوں کی کثرت بخل کی علامت ہے۔

☆ بخیل حیلے بہانے اور ٹال مٹول سے کام لے کر مال کو روکے رکھتا ہے۔

اسراف (فضول خرچی)

☆ سخی بنو، فضول خرچ نہ بنو، اندازہ سے خرچ کرو اور بخل سے کام نہ لو۔

☆ فضول خرچی فاقہ کا سرنامہ ہوتی ہے اور مفلسی کی ہم نشین ہے۔

☆ جو فضول خرچی پر فخر کرتا ہے وہ افلاس کے ساتھ ذلیل ہوتا ہے۔

بر (نیکی)

☆ نیکی کہنہ (پرانی) نہیں ہوتی ہمیشہ تازہ رہتی ہے اور گناہ فراموش نہیں ہوتا (یاد رہتا ہے)۔

☆ تین چیزیں نیکی کا دروازہ ہیں: دل کی سخاوت' کلام کی پاکیزگی اور دکھوں پر صبر۔

برزخ

☆ ۔۔۔اے فرزند نباتہ! اس جگہ (نجف اشرف) کی پچھلی طرف تمام مومن مردوں اور عورتوں کی ارواح نور کے قالبوں اور نور کے منبروں پر ہیں۔

☆ (ایک اور روایت میں ہے) اے فرزند نباتہ! اگر تمہاری آنکھوں کے سامنے پردے ہٹا دیئے جائیں تو تم پچھلی طرف مومنین کی روحوں کو دیکھو گے کہ حلقے بنائے ہوئے ایک دوسرے سے مل رہی ہیں اور باتیں کر رہی ہیں۔ یاد رکھو کہ یہاں پچھلی طرف ہر مومن کی روح موجود ہے۔ جبکہ وادیء برہوت میں ہر کافر کی روح موجود ہے۔

☆ (کفار کی روحوں کے بارے میں فرمایا:) وہ جہنم کے حجروں میں ہیں۔ وہاں کے کھانے کھا رہی ہیں اور مشروبات پی رہی ہیں۔ ایک

دوسرے سے ملتی جلتی رہتی ہیں اور کہتی ہیں: اے ہمارے پروردگار تو قیامت کو برپا نہ فرما کہ مبادا تیرے وہ وعدے پورے نہ ہو جائیں جو تو نے ہم سے کئے ہوئے ہیں۔

برکت

☆ عدل وانصاف کی وجہ سے برکتیں دوبالا ہوتی ہیں۔

☆ (داؤد ضرمی کہتے ہیں کہ حضرت ابوالحسنؑ نے فرمایا:) ''اے داؤد! حرام کبھی نہیں بڑھتا اگر بڑھے بھی تو اس کا اجر نہیں ملتا اور اس میں سے جو کچھ مرنے والے کے پیچھے رہ جائے وہ اس کے لئے جہنم کا زادراہ ہوتا ہے۔

☆ جب خیانتیں کھلم کھلا ہونے لگیں گی تو برکتیں بھی اٹھالی جائیں گی۔

بصیرت

☆ آنکھوں کی بینائی ہرگز مفید نہیں ہوسکتی جب تک بصیرت (دل کی بینائی) اندھی رہتی ہے اور بصیرت سے عاری (خالی) انسان کی نگاہ بھی بری ہوتی ہے۔

☆ صاحب بصیرت وہ ہوتا ہے جو سنے' سمجھے' دیکھے اور دل کی بینائی سے کام لے' عبرتوں سے فائدہ اٹھائے اور پھر واضح راستوں پر چلے

جس کے نتیجے میں وہ تباہی کے گڑھوں میں گرنے سے بچ جائے گا۔

☆ ظاہری آنکھوں سے دیکھنے کو (صحیح معنوں میں) دیکھنا نہیں کہتے کیونکہ یہ آنکھیں اپنے حامل سے جھوٹ بھی کہہ سکتی ہیں لیکن جب عقل سے نصیحت کے طور پر مشورہ لیا جائے تو وہ سچ بات کہہ دیتی ہے۔

☆ ظاہری آنکھوں کی بینائی کھودینا دل کی آنکھوں کی بینائی (کھودینے) سے آسان تر ہے۔

☆ ہدایت کے ذریعہ بصیرت میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ سب سے زیادہ بابصیرت انسان وہ ہے جو اپنے عیبوں کو دیکھے اور اپنے گناہوں کا قلع قمع کرے۔

☆ خوب غور سے سنو! سب سے بہتر دیکھنے والی آنکھ وہ ہے جو خیر (اچھائی) پر جا کر رکے اور سب سے بہتر سننے والا کان وہ ہے جو نصیحت کو سنے اور قبول کرے۔

باطل

☆ باطل کمزور ترین ناصر اور دھوکے کی ٹٹی ہے۔

☆ باطل سے وہ کیسے جدا ہوگا جو حق سے ملا ہی نہیں۔

☆ باطل سے کام لینے والا عذاب اور ملامت دونوں سے دوچار رہتا ہے۔

☆ باطل منہ زور گھوڑا ہے جس پر اس کا مالک سوار ہوتا ہے اور اس کی باگ ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے۔ پھر وہ اسے اپنے ساتھ لئے پھرتا ہے حتیٰ کہ اسے ایسی آگ تک لے جاتا ہے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

☆ (میں) باطل کو ایسی نقب لگاؤں گا کہ حق اس کے پہلو سے ظاہر ہو جائے گا۔

☆ حق ایسا راستہ ہے جو جنت کی طرف لے جاتا ہے اور باطل وہ راستہ ہے جو جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ پھر ہر راستے پر اس کا بلانے والا موجود ہوتا ہے۔

☆ جس نے باطل کی نصرت کی اس نے حق پر ظلم کیا۔

☆ یاد رکھو! حق اور باطل کے درمیان صرف چار انگشت کا فاصلہ ہے۔۔۔ باطل یہ ہے کہ تو کہے میں نے سنا ہے اور حق یہ ہے کہ تو کہے میں نے دیکھا ہے۔

☆ کتنی ایسی گمراہیاں ہیں جن کی آیات کے ساتھ ملمع کاری کی گئی ہے جیسے تانبے کے (کھوٹے) سکہ پر درہم کی چاندی سے ملمع کاری کی گئی ہو۔

سرکشی

☆ سرکشی نعمت کو سلب کر لیتی ہے اور عذاب کو دعوت دیتی ہے۔
سرکشی تباہی کا موجب بنتی ہے اور حصول قدرت (قوت) کے وقت زیادہ قابل ملامت ہے۔

☆ سرکشی (جوان) مردوں کو پچھاڑ کر رکھ دیتی ہے اور انسان کو مقام عبرت بنا دیتی ہے۔

☆ بدترین سرکشی اور بغاوت مانوس دوستوں سے سرکشی ہے۔

☆ اس میں شک نہیں کہ سرکشی اپنے غافل کو جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

مسلمان باغیوں سے جنگ

☆ قتل دو طرح کا ہوتا ہے: کفارے کا قتل اور درجے کا قتل۔ اسی طرح جنگ بھی دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک باغی گروہ سے جنگ جب تک وہ حکم خدا کی طرف نہ لوٹ آئیں۔ دوسری کفار سے جنگ جب تک کہ وہ اسلام نہ لے آئیں۔

☆ جنگ دو طرح کی ہوتی ہے: ایک مشرکین سے کہ ان میں سے کوئی بھی نہ بچے جب تک کہ وہ اسلام نہ قبول کر لیں یا حقیر ہو کر جزیہ دینا نہ قبول کر لیں۔ دوسرے گمراہ (باغی) اور بے راہرو لوگوں سے جن میں

سے کوئی نہ بچے جب تک کہ وہ حکم خدا کی طرف نہ لوٹ آئیں یا قتل نہ کر دیئے جائیں۔

☆ باغیوں کے ساتھ جنگ کی جائے گی اور انہیں بالکل ویسے ہی قتل کیا جائے گا جس طرح مشرکین کو قتل کیا جاتا ہے۔ ان کے خلاف اہل قبلہ سے ہر ممکن مدد طلب کی جائے گی اور اگر ان پر غلبہ حاصل ہو جائے تو انہیں ایسے ہی قیدی بنایا جائے گا جیسے مشرکین کو قیدی بنایا جاتا ہے۔

گریہ بخوفِ خدا

☆ آنکھوں کا گریہ اور دل کی خشیت (خوف) اللہ کی رحمت ہوتے ہیں۔ لہٰذا جب یہ تمہیں حاصل ہوں تو دعا کو غنیمت جانو۔ (فوراً دعا مانگو)۔

☆ خوفِ خدا سے گریہ رحمت الٰہی کی کنجی ہے۔

☆ خوف خدا سے آنسو بہانا قلب کو منور کرتا ہے اور گناہوں کی تکرار سے بچاتا ہے۔

☆ گزشتہ گناہوں کو یاد کر کے رونا بزرگی کی علامت ہے۔

شہر پاک

☆ (حارث ہمدانی کے نام تحریر فرمایا:) بڑے شہروں میں رہا کرو کیونکہ وہاں مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے اور غفلت اور جفا کی منزلوں سے

بچ کر رہو۔

☆ کوئی شہر اس شہر سے زیادہ تمہارا اپنا نہیں ہے جو تمہارا بوجھ برداشت کرے۔

واضح طور پر تبلیغ کرنا

☆ خدا کے پیغمبروں کے لئے حکم ہے کہ وہ ہر بات کھول کر بیان کریں۔

آزمائش

☆ ایھا الناس! اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے ظلم سے تو پناہ دی ہے لیکن تمہاری آزمائش سے تمہیں پناہ نہیں دی۔ (وہ تمہاری آزمائش ضرور کرے گا) کیونکہ پروردگار فرماتا ہے: "انّ فی ذالک لآیات وانا کنا مبتلین" (اس میں شک نہیں کہ اس میں ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں اور ہمیں ان کی آزمائش منظور ہے۔)

☆ خبردار! خداوند عالم نے اپنی مخلوق کے مخفی حالات کو اس لئے نہیں ظاہر فرمایا کہ وہ ان کے پوشیدہ رازوں اور مخفی کیفیات سے انجان اور بے علم تھا بلکہ اس لئے ایسا کیا کہ انہیں آزمائے کہ ان میں سے زیادہ اچھے عمل والا کون ہے۔ اسی آزمائش کی بنیاد پر ہی ثواب کی صورت میں جزا ملتی ہے۔

☆ اللہ کے اس قول "انما اموالکم واولادکم فتنة" (تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے فتنہ یعنی آزمائش ہیں) کے متعلق فرمایا:
اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ اپنے بندوں کو مال اور اولاد کے ذریعے آزماتا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ اس کی عطا پر کون ناراض ہوتا ہے اور تقسیم پر کون راضی ہوتا ہے۔ اگرچہ اللہ خود ان کے نفسوں سے زیادہ ان سے باخبر ہے لیکن (آزمائش) اس لئے ہے کہ جن افعال کے ذریعے وہ ثواب اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے وہ ظاہر ہو جائیں۔

☆ حالات کی دگرگونی (پریشانی) سے مردوں کے جوہر کھلتے ہیں اور گردش زمانہ کے مخفی راز ظاہر ہوتے ہیں۔

☆ حضرت آدمؑ کو سجدہ کے ذریعے ملائکہ کی آزمائش کے بارے میں فرمایا: اگر اللہ چاہتا تو آدمؑ کو ایسے نور سے پیدا کرتا جس کی روشنی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی۔۔۔ وہ ایسا کر سکتا تھا لیکن اگر ایسا کرتا تو ان کے آگے گردنیں خم ہو جاتیں اور فرشتوں کی ان کے بارے میں آزمائش ہلکی ہو جاتی لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی مخلوق کو ایسی چیزوں سے آزماتا ہے جن کی اصل وحقیقت سے وہ ناواقف ہوتے ہیں تاکہ اس آزمائش کے ذریعے (اچھے اور برے افراد میں) امتیاز ہو سکے' ان سے نخوت و برتری کو الگ اور غرور وخود پسندی کو دور کر دے۔

☆ ۔۔۔آزمائش جتنی کڑی ہوگی اتنا ہی اجروثواب زیادہ ہوگا۔تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ نے آدمؑ سے لے کر جہان (دنیا) کے آخر تک اگلے پچھلوں کو ایسے پتھروں سے آزمایا جو نہ نقصان رساں ہیں

ہی میں اپنا محترم گھر قرار دیا جسے لوگوں کے لئے (امن کے) قیام کا ذریعہ ٹھہرایا۔

☆ ۔۔۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو گوناگوں سختیوں سے آزماتا ہے' ان سے ایسی عبادت کا خواہاں ہے جو طرح طرح کی مشقتوں سے بجالائی گئی ہوانہیں قسم قسم کی ناگواریوں سے جانچتا ہے تا کہ ان کے دلوں سے تمکنت اور غرور کو نکال باہر کرے' ان کے دلوں میں عجز وفروتنی کو جگہ دے اور یہ کہ اس ابتلاء وآزمائش کی راہ سے اپنے فضل وامتنان (احسان) کے کھلے ہوئے دروازوں تک (انہیں) پہنچائے۔

☆ تمہیں آزمائش کی بھٹی سے ضرور گزرنا ہوگا۔تمہیں چھلنی سے ضرور چھانا جانا ہے حتیٰ کہ تمہارا نچلے درجے کا آدمی اوپر آجائے اور اوپر کا آدمی نیچے چلا جائے (مراد سخت آزمائش ہے)۔اسی طرح جو کوتاہی کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے وہ آگے بڑھیں اور جو سبقت کر چکے تھے وہ پیچھے رہ جائیں۔

☆ تونگری اور خوشحالی پر اتراؤنہیں اور فقر وآزمائش سے گھبراؤنہیں کیونکہ سونے کو آگ ہی کے ذریعے پرکھا جاتا ہے اور مومن کو آزمائش کے ذریعہ۔

☆ متقی مومن کی آزمائش کی رفتار بارش کے زمین پر پڑنے سے بھی زیادہ تیز ہوتی ہے۔

☆ صحت وسلامتی کے لئے بیماری ہی کافی آزمائش ہے۔

☆ جب تم دیکھو کہ خداوند تعالیٰ تم پر پے درپے (برابر) بلائیں بھیج رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ تمہیں بیدار کر رہا ہے اور جب دیکھو کہ اللہ تمہارے گناہوں کے باوجود تم پر نعمتوں کی بارش کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ تمہیں ڈھیل دے رہا ہے۔

☆ تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو دنیا میں ہمارے شیعوں کے گناہوں کو ان کی مشقت اور سختی کے بدلے میں مٹا دیتا ہے تا کہ اس طرح سے ان کی اطاعت وعبادت صحیح وسالم رہے اور وہ ثواب کے مستحق بھی قرار پائیں۔

شیعہ کی تعریف

(شیعہ خود کو کہنا آسان ہے لیکن صحیح معنوں میں شیعہ ہونا بہت مشکل ہے ۔مولائے کائناتؑ نے شیعہ کی تعریف یہ بیان کی ہے۔مؤلف)

☆ فرمایا: ہمارے شیعہ عارف باللہ ہوتے ہیں اور حکم خدا کے مطابق عمل کرتے ہیں ۔ وہ صاحب فضائل ہوتے ہیں اور سچ بولتے ہیں' ان کی خوراک قوت لایموت (اتنی خوراک جو زندگی قائم رکھنے کے لئے کافی ہو) ہوتی ہے۔ان کا لباس موٹا (معمولی) اور ان کی چال متواضع ہوتی ہے ۔اطاعت خدا میں اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور ان کی عبادت میں خضوع وخشوع ہوتا ہے ۔کبھی کسی حرام چیز پر نظر نہیں ڈالتے ۔اپنے کان اپنے رب کے حکم پر لگائے رہتے ہیں۔ وہ قضائے الٰہی پر راضی رہتے ہیں ۔خدا نے اگر ان کی زندگی ایک وقت معین تک مقرر نہ کی ہوتی تو ان کی روحیں اللہ سے ملاقات اور ثواب کے شوق میں ان کے اجسام میں ایک آن واحد کے لئے بھی قرار نہ پاتیں۔دردناک عذاب کے خوف سے وہ اپنے خالق کو بڑا اور ہر چیز کو چھوٹا تصور کرتے ہیں ۔ جنت ان کے لئے ایسی ہے گویا انہوں نے اسے دیکھا ہے اور اس کے تختوں پر ٹیک لگائے بیٹھے ہیں اور دوزخ ان کے لئے ایسی ہے گویا اس میں انہیں عذاب دیا جا چکا ہے ۔

ان کا انجام کار بہت طویل ہے۔ دنیا نے انہیں چاہا مگر انہوں نے دنیا کو نہ چاہا۔ وہ رات کے وقت صفیں باندھ کر اپنے قدموں کو قائم رکھتے ہیں۔ ترتیل کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں۔ اس کے امثال کی اپنے دلوں میں عزت کرتے ہیں' کبھی اس کی دوا سے اپنے دکھوں کا علاج کرتے ہیں۔ کبھی اپنے چہروں' ہتھیلیوں' گھٹنوں اور قدموں کو زمین پر بچھاتے ہیں (سجدہ کرتے ہیں)۔ ان کے آنسو کے جاری رہتے ہیں اور وہ اپنی گردنوں کو چھڑانے کے لئے (خود کو آتش جہنم سے آزاد کرانے کی) اس سے التجا کرتے رہتے ہیں اور جبار عظیم کی بزرگی بیان کرتے ہیں۔ ان کے شب و روز اسی طرح بسر ہوتے ہیں۔ یہ نیک عالم اور پرہیز گار ہیں۔ پاکیزہ اعمال کے ساتھ اللہ کی طرف دوڑتے ہیں۔ تھوڑے اعمال پر اکتفاء نہیں کرتے اور بڑے اعمال کو زیادہ بڑا نہیں خیال کرتے۔ وہ اپنے نفسوں پر اتہام لگاتے ہیں اور اپنے اعمال سے ڈرتے ہیں۔ وہ دین کے بارے میں قوی' نرمی میں صاحب احتیاط' ایمان میں صاحب یقین' علم میں حریص' فقہ میں فہیم' صبر میں علیم' ارادہ میں غنی' تنگدستی میں صاحب تحمل' تکلیف میں صابر' عبادت میں متواضع' لوگوں پر رحم کرنے والے' حقدار کا حق ادا کرنے والے' کمانے میں نرم' حلال چیز کے طالب'

ہدیہ دینے میں خوشی محسوس کرنے والے اور خواہشات سے روکنے والے ہوتے ہیں۔ ان کا کام اللہ کا ذکر اور ان کی فکر خدا کا شکر ادا کرنا ہوتا ہے۔ وہ رات میں غفلت کی نیند سے خبردار رہتے ہیں اور اللہ سے جو کچھ فضل و کرم حاصل ہو اس کی وجہ سے صبح خوشی کی حالت میں بسر کرتے ہیں۔ فنا ہونے والی چیزوں سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں۔ وہ علم کو عمل اور دائمی بردباری سے ہمکنار کئے ہوتے ہیں۔ ان کی خوشی دور اور آرزو تھوڑی ہوتی ہے۔ وہ منکسر المزاج و زاہد اور ان کے دل شکر گزار ہوتے ہیں۔ ان کا رب بری باتوں سے منع کرتا ہے اور ان کے نفس بچنے والے ہوتے ہیں۔ ان کا دین غصہ کو ضبط کرنے والا ہوتا ہے۔ ان کا ہمسایہ ان سے مامون (امن میں) رہتا ہے۔ ان کا صبر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ وہ کوئی نیکی نہ ریاکاری سے بجالاتے ہیں اور نہ حیا کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ لوگ ہمارے شیعہ ہمارے دوست اور ہمارے ساتھ رہیں گے۔ ہم کو ان سے ملنے کا بہت شوق رہتا ہے۔

☆ (ہمارے) شیعہ ہماری ولایت کے بارے میں بذل (بخشش) سے کام لیتے ہیں اور ہمارے موالات (آپس کی دوستی) میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ہمارے امر میں ایک

دوسرے کا بار اٹھاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کسی پر غضبناک بھی ہوں تو ظلم نہیں کرتے اور کسی سے راضی ہوں تو اسراف نہیں کرتے۔ جس کے ہمسائے ہوں اس کے لئے باعث برکت ہوتے ہیں۔ جس نے ان سے میل جول بڑھایا اس کے لئے سلامتی کا باعث ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں زمانے نے گھلا دیا ہے۔ ان کے ہونٹ خشک اور شکم خالی رہتے ہیں۔ ان کے رنگ خاکستری اور چہرے زرد رہتے ہیں۔ ان کا رونا کثیر اور ان کے آنسو جاری رہتے ہیں۔ عام لوگ مسرور رہتے ہیں اور یہ محزوں۔ لوگ سوئے رہتے ہیں اور یہ بیدار۔ ان کے قلب محزوں رہتے ہیں۔ لوگ ان کی شرارت سے مامون (محفوظ) رہتے ہیں۔ ان کے نفوس پاک اور ان کی حاجات کم رہتی ہیں۔ ان کے ہونٹ پیاس سے خشک اور ان کے شکم بھوک کی وجہ سے کمر سے لگے رہتے ہیں۔ بیداری کی وجہ سے ان کی آنکھیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ ان میں سے جب کوئی شخص گزر جاتا ہے تو اس کا قائم مقام اس کا صحیح خلف ہوتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب روز قیامت وارد ہوں گے تو ان کے چہرے ماہ کامل کی طرح روشن ہوں گے' اولین اور آخرین ان پر رشک کریں گے' ان کے لئے نہ خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔

(ذرا غور کرو' اے شیعیان علیؑ! اے علیؑ کے ماننے والو! کیا ہم خود کو شیعہ کہنے کے مستحق ہیں۔ اس تعریف کی روشنی میں جو امیر المؤمنینؑ نے شیعہ کی بیان کی ہے۔ مؤلف)

☆ کیا میں تمہیں قرآن مجید کی افضل آیت نہ بتاؤں؟ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: **وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم** یعنی جو مصیبت بھی تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کا کیا دھرا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت سے یہ بعید ہے کہ جس گناہ کی سزا وہ دنیا میں دے چکا ہے دوبارہ آخرت میں بھی دے اور جو گناہ دنیا میں معاف کر چکا ہے آخرت میں اس کی سزا دے۔

☆ جب اللہ کسی مومن بندے کو اس دنیا میں سزا دے دیتا ہے تو پھر اس کے حلم' بزرگواری' کرم نوازی اور شان کریمی سے یہ بات بعید ہے کہ وہ اسے دوبارہ قیامت میں بھی سزا دے۔

☆ (حضرت علیؑ کے ایک مکتوب میں ہے کہ) مومن کی آزمائش اس کے اعمال حسنہ سے متناسب ہوتی ہے۔ لہٰذا جس کا دین بہتر اور اعمال اچھے ہوں گے اس کی آزمائش بھی اتنی ہی سخت ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خداوند عالم نے اس دنیا کو مومن کے لئے ثواب اور کافر کے لئے عذاب قرار نہیں دیا۔ پس جس کا دین کمزور اور اعمال ضعیف

ہوں گے اس کی آزمائش بھی کم ہوگی۔ (امام جعفر صادقؑ)

☆ یقیناً آزمائش ظالم کے لئے ادب، مومن کے لئے امتحان اور انبیاء کے لئے درجہ ہوتی ہے۔

☆ مومن کی تعریف میں فرماتے ہیں: مومن کا نفس ہر وقت آزمائش میں رہتا ہے جبکہ (دوسرے) لوگوں کا نفس آسانی میں ہوتا ہے۔

☆ مومن کی جس قدر آزمائش ان تین چیزوں سے ہوتی ہے اور چیز سے نہیں ہوتی۔ پوچھا گیا وہ تین چیزیں کون سی ہیں؟ فرمایا: جو کچھ اس کے پاس ہے اس میں مواسات (غمخواری۔ مدد) سے کام لینا۔ اپنی ذات کے ساتھ انصاف کرنا اور خدا کا بہت ذکر کرنا۔ البتہ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ سبحان اللہ والحمدللہ ہی کہتے رہو بلکہ ہر حلال وحرام سے آگاہی کے موقع پر خدا کا ذکر کرو۔

☆ فاقہ آزمائش ہے۔ اس سے بڑی آزمائش جسمانی بیماری ہے اور سب سے بڑی آزمائش قلبی بیماری ہے۔

☆ نفسانی فقر و فاقہ سب سے بڑی آزمائش ہے۔

☆ آزمائش کی انتہا سے عافیت کی راہیں کھلتی ہیں۔

☆ ہر سختی کے وقت ”لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم“ کہا کرو کہ یہ سختیوں سے کفایت (بچاؤ) کا سبب ہے۔

☆ اگر تو کسی کی آزمائش کا سبب بنے تو تجھ پر واجب ہے کہ اس کی بیماری کے معالجہ میں لطف و کرم سے کام لے۔

بہتان

☆ بہتان بہت بڑا عیب ہے اور بے قصور پر بہتان تراشی نہایت
☆ سنگین ہے۔

بیعت

☆ لوگو! تم نے میری بیعت اسی طریقہ پر کی ہے جس پر مجھ سے پہلے لوگوں کی بیعت کی گئی تھی۔ لوگوں کو بیعت کرنے سے پہلے اختیار رہوتا ہے۔ جب بیعت کرلیں تو پھر اسے توڑ نہیں سکتے۔

☆ اے لوگو! تم نے مجھے دعوت دی تو میں نے اسے ٹھکرایا نہیں اور تم سے بیعت لی۔ پھر تم نے امارت کی شرائط پر میری بیعت کی حالانکہ میں نے تم سے یہ سوال نہیں کیا تھا۔

☆ (ایک شخص نے پوچھا آپؑ طلحہ و زبیر سے کس بنا پر لڑے؟ آپؑ نے فرمایا:) اس لئے کہ انہوں نے میری بیعت توڑ ڈالی اور دوسرے میرے شیعوں (دوستوں) کو قتل کیا۔

☆ بیعت کرنے کے لئے تم میرے پاس اس طرح جمع ہو گئے جس طرح

پیاسے اونٹ پانی کی حوضوں پر جمع ہو جاتے ہیں۔

☆ تم مجھے چھوڑ دو اور میرے علاوہ کسی اور کو تلاش کرو کیونکہ ہمیں ایسے امر کا سامنا ہے جس کے کئی رنگ اور کئی چہرے ہیں جس کے لئے دلوں کو ثبات حاصل نہیں ہوگا۔

تجارت

☆ تجارت کی طلب میں نکلو' کیونکہ اس میں تمہارے لئے لوگوں سے بے نیازی ہے اور خداوند عالم امین صاحب حرفت کو دوست رکھتا ہے۔

☆ اپنے آپ کو زیادہ حاصل کرنے کے لئے خطرہ میں نہ ڈالو۔ سب کچھ خدا سے ہی طلب کرو کیونکہ جو تمہاری قسمت میں ہے مل کر رہے گا اور تاجر تو ہر وقت ہی خطرہ میں رہتا ہے۔

☆ بزدل تاجر محروم رہتا ہے اور جری تاجر کو اس کا حصہ ملتا ہے۔

☆ اے تاجرو! پہلے فقہ پھر تجارت' پہلے فقہ پھر تجارت۔ (تجارت کرنے سے پہلے فقہ جاننا ضروری ہے)

☆ بازار میں صرف وہی شخص بیٹھ سکتا ہے جو خرید و فروخت کو جانتا اور سمجھتا ہو۔

☆ اے تاجرو! سب سے پہلے خدا سے طلب خیر کرو اور نرمی میں برکت جانو۔ خریداروں سے قریب تر ہو جاؤ۔ بردباری کو اپنی زینت

بناؤ۔قسم کھانے سے پرہیز کرو۔جھوٹ سے دوری اختیار کرو۔ظلم سے ڈرو۔مظلوموں سے انصاف کرواور سود کے نزدیک نہ جاؤ۔
(پھرآیات قرآنی سے اقتباس کرتے ہوئے فرمایا: ناپ تول پورا کیا کرو' لوگوں کو چیزیں کم نہ دو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔(ہود۔۸۵۔شعراء۔۱۸۳)

☆ ایک سخت زمانہ لوگوں پرآئے گا جس میں مالدار اپنے اموال کوروکے رکھیں گے۔حالانکہ انہیں اس کی اجازت نہ ہوگی کیونکہ اللہ فرماتا ہے کہ آپس کی بزرگی کومت بھولو(البقرہ ۲۳۷)اس زمانے میں کمینے اورشریرلوگ ذلیل نہ سمجھے جائیں گے۔مجبورلوگوں سے خرید وفروخت کا معاملہ کیا جائے گا حالانکہ رسول اکرمؐ نے مجبوروں کے ساتھ معاملہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

☆ اے دلالواوراے دکاندارو!قسم کم کھایا کرو کیونکہ اس طرح سے مال تو بک جائے گا لیکن منافع ختم ہو جائے گا۔

آخرت کی تجارت

☆ آخرت کا مال کسادی بازاری کا شکار رہتا ہے اس کی طرف کم توجہ دی جاتی ہے لہٰذا اس کساد بازاری کے زمانے میں تم زیادہ سے زیادہ مال خرچ کرو۔

☆ عمل صالح جیسی کوئی تجارت نہیں اور ثواب جیسا کوئی منافع نہیں۔

☆ میں نے جنت جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ جس کے طلبگار سوئے ہوئے ہیں اور دوزخ جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس سے بھاگنے والے خواب غفلت میں پڑے ہیں۔ اس دن کے لئے ذخیرہ کرنا ہے جس دن ذخیرے کام آئیں گے اور پوشیدہ راز باہر آجائیں گے۔

☆ دنیا میں کئے جانے والے اعمال آخرت کی تجارت ہوتے ہیں۔

جس نے دنیا کو آخرت کے بدلے میں بیچ ڈالا اس نے منافع کمالیا۔

☆ نیکیاں کمانا افضل ترین کاروبار ہے۔

☆ جس نے دنیا کے بدلے میں آخرت کو خرید لیا اس نے سب لوگوں سے زیادہ منافع کمالیا۔

☆ تمہاری جانوں کی قیمتیں مقرر کی گئی ہیں لہذا انہیں جنت کے سوا کسی اور چیز کے بدلہ میں نہ بیچو۔

☆ جس نے اپنے آپ کو جنت کے علاوہ کسی اور چیز کے بدلہ میں بیچ ڈالا اس کی مشقتیں بھی بڑھ گئیں۔

☆ بری تجارت یہ ہے کہ دنیا کو اپنی جان کی قیمت سمجھو اور اپنے مال کا خدا سے عوض (نعم البدل) طلب کرو۔

☆ اس بات کا خاص خیال رکھو کہ جو حصہ خدا نے تمہارے لئے مقرر کیا

ہے اور جو قرب اس نے تمہیں عطا کیا ہے اسے تم دنیا کے حقیر مال ومتاع کے بدلے (نہ) بیچ ڈالو۔

☆ جو شخص خدا کی اطاعت اپنا شیوہ بنالے اسے تجارت کے بغیر ہی ہر طرف سے منافع ملنے لگ جاتا ہے۔

☆ دین کو ذریعہ معاش بنا کر کھانے والے کا دین میں صرف وہی حصہ ہوتا ہے جو وہ کھاتا ہے۔

☆ دین کو دنیا کا ذریعہ بنا کر کاروبار کرنے والے کی سزا جہنم ہے۔

☆ جو شخص دنیا کے لئے دین پر عمل کرتا ہے وہ اپنے مطلوب سے بہت دور ہوجاتا ہے۔

تہمت

☆ تہمت کے مقامات اور بدگمانی کی مجالس میں جانے سے بچو کیونکہ برے انسان کا ساتھی اپنے ہم نشین سے دھوکہ کھاتا ہے۔

☆ تہمت کے مقام پر ٹھہرنے والے سے اگر کوئی بدگمانی کرے تو وہ ملامت نہ کرے۔ (بری جگہ بیٹھنے سے برا سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس کے متعلق بھی برائی کا گمان پیدا ہوجاتا ہے)

☆ جو شخص برائی کے مقام پر ہوگا اسے ضرور متہم کیا جائے گا۔

توبہ

☆ توبہ سے زیادہ کامیاب شفیع اور کوئی نہیں۔ (توبہ گناہوں کا بہترین علاج ہے)

☆ خلوص کے ساتھ توبہ گناہوں کو ساقط کردیتی ہے۔

☆ توبہ دلوں کو پاک کرتی ہے اور گناہوں کو دھوڈالتی ہے۔

☆ توبہ کا حسن گناہوں کو مٹادیتا ہے۔

☆ اللہ کے حضور توبہ کرو اور اس کی محبت میں داخل ہوجاؤ۔ کیونکہ خداوند عالم توبہ کرنے والوں اور طہارت رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور مومن بہت توبہ کرنے والا ہوتا ہے۔

☆ خدا کی نافرمانی سے بچے رہنا توبہ کرنے والوں کی عبادت ہے۔

☆ (توبہ کرنے والوں کی تعریف میں فرمایا:) انہوں نے گناہوں کے درختوں کو اپنی آنکھوں اور دلوں کے سامنے بویا۔ ندامت کے پانی سے انہیں سینچا جس کے نتیجہ میں انہیں سلامتی کا پھل ملا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ خدا کی طرف سے رضا' کرامت و بزرگی عطا ہوئی۔

☆ جسے توبہ مل گئی وہ قبولیت سے محروم نہ رہا اور جسے استغفار مل گئی وہ مغفرت الٰہی سے محروم نہ رہا۔ (گناہوں سے توبہ کرکے مغفرت طلب کرو)

☆ گناہوں پر پشیمانی توبہ کی دو قسموں میں سے ایک ہے۔

☆ اپنے گذشتہ گناہوں پر شدت پشیمانی اور کثرت استغفار سے توبہ کرو۔
گناہوں پر پشیمانی استغفار ہوتی ہے۔

☆ گناہوں پر پشیمانی دوبارہ گناہ کرنے سے روک دیتی ہے۔

☆ جو پشیمان ہوتا ہے وہ توبہ کرتا ہے اور جو توبہ کرتا ہے وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔

☆ دل کی پشیمانی گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

☆ اچھے طریقہ سے گناہوں کا اعتراف گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

☆ گناہوں پر ندامت استغفار ہے۔ اقرار گناہ عذر خواہی ہے اور ان سے انکار گناہوں پر اصرار ہے۔

☆ گناہوں کا اقرار کرنے والا گناہوں سے تائب ہوتا ہے۔

☆ گناہگار کا شفیع اس کا اپنا اقرار ہوتا ہے اور اس کی گناہوں سے توبہ عذر خواہی ہوتی ہے۔

☆ ایسا گناہگار جو اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے ایسے عمل کرنے والے سے بہتر ہے جو اپنے عمل پر اتراتا ہے۔

☆ جو شخص اپنے رب کو پہچانتا ہے اس کو کس چیز نے روک رکھا ہے کہ وہ اپنے گناہوں کا اعتراف نہ کرے۔

☆ توبہ چار ستونوں پر (قائم) ہے: دل سے ندامت و پشیمانی' زبان سے استغفار' اعضاء و جوارح سے عمل اور اس بات کا پختہ ارادہ کہ دوبارہ گناہ نہیں کرے گا۔

☆ توبہ دل سے ندامت' زبان سے استغفار' اعضاء و جوارح سے ترک گناہ اور دل میں یہ قصد کہ دوبارہ گناہ نہیں کرے گا۔

☆ استغفار بلند مرتبہ لوگوں کا درجہ ہے اور وہ ایک ایسا نام ہے جو چھ معانی پر بولا جاتا ہے۔

۱۔ گزشتہ گناہوں پر ندامت

۲۔ اس بات کا عزم بالجزم کہ گناہ کا ارتکاب دوبارہ نہیں کرے گا۔

۳۔ مخلوق خدا کے حقوق کی واپسی۔

۴۔ ضائع شدہ فریضہ کی بجا آوری اور اس کی کما حقہ ادائیگی۔

۵۔ اس بات کا قصد کہ جو گوشت (مال) حرام سے بنا ہے اسے اپنے حزن و ملال کے ذریعے اس قدر پگھلا دے کہ جلد ہڈیوں کے ساتھ جا ملے اور پھر ان کے درمیان نیا گوشت ابھر آئے۔

۶۔ بدن کو اطاعت کے درد کا مزہ اس طرح چکھایا جائے جس طرح اس نے معصیت (گناہ) کا لطف اٹھایا تھا اور پھر تم کہہ سکتے ہو ''استغفر اللہ''۔

☆ توبہ کا پھل نفس کی کوتاہیوں کا تدارک ہے۔

توبہ نصوح

☆ (امیرالمؤمنینؑ سے سوال کیا گیا کہ توبہ نصوح کیا ہوتی ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا:) دل میں ندامت ہو' زبان پر استغفار ہو اور پختہ ارادہ ہو کہ پھر ایسا کام نہیں کرے گا۔

توبہ میں تاخیر

☆ ایسے نہ بنو جو عمل کے بغیر آخرت کی امیدیں رکھتے ہیں اور لمبی آرزوؤں کی بنا پر توبہ کو موخر کرتے رہتے ہیں۔۔۔اگر کوئی خواہش ان کے سامنے آجائے تو گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں اور توبہ کے بارے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔

☆ اگر تم نے کسی گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے تو توبہ کے ذریعہ اسے مٹانے میں جلدی کرو۔

☆ جو شخص توبہ کے بارے میں ٹال مٹول سے کام لے کر اپنے آپ کو دھوکہ دے رہا ہے اس پر موت کے اچانک حملہ کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔

ترک گناہ

☆ گناہوں کا ترک کرنا توبہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

توبہ کرنے والے کی خدا پردہ پوشی کرتا ہے

☆ جو توبہ کرتا ہے خدا اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس کے اعضاء وجوارح کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی پردہ پوشی کریں۔ زمین کے بقعوں (قطعوں) کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے عیوب کو چھپائیں اور گناہ قلمبند کرنے والوں کے حافظہ سے وہ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

ثواب

☆ تیرے عمل کا ثواب عمل سے (کہیں) بہتر ہے۔

☆ آخرت کا ثواب دنیا کی سختیوں کو بھلا دیتا ہے۔

☆ شوق وعشق میں ڈوبے ہوئے جلد ملاقات کے خواہاں شخص کی مانند فریاد کرو اور مغموم ومحزوں کی مانند دعا مانگو کہ تمہیں خدا کا قرب حاصل ہو جائے اور اس کے نزدیک تمہارے درجات بلند ہوں یا تمہارے وہ گناہ معاف کر دے جنہیں کراماً کاتبین نے لکھ لیا ہے اور ملائکہ نے محفوظ کر لیا ہے پھر بھی یہ سب کچھ کم ہوگا اس سے جس ثواب کی تمہارے لئے مجھے امید ہے یا جس عذاب کے بارے میں مجھے

تمہارے لئے خطرہ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت پر ثواب اور اپنی معصیت پر عذاب مقرر فرمایا ہے۔ اپنے بندوں کے لئے اس کا ثواب عذاب سے زیادہ ہوتا ہے اور اپنے زیادہ سے زیادہ بندوں کو جنت میں لے جانے کی کوشش ہوتی ہے۔

☆ ثواب سختیوں سے متناسب ہوتا ہے۔

☆ کسی عمل کا ثواب اس میں سختیاں جھیلنے کے مترادف ہوتا ہے۔

☆ صبر کا ثواب بہترین ثواب ہوتا ہے۔

☆ سخت مشکلات ومصائب ہی کے ذریعہ بلند درجات اور ہمیشہ کی راحت حاصل کی جاسکتی ہے۔

☆ سب سے بڑا ثواب انصاف میں ہے اور جہاد کا ثواب سب سے بڑا ثواب ہے۔

☆ دو چیزیں ایسی ہیں جن کے ثواب کی کوئی حد نہیں ہے: ایک معاف کر دینا اور دوسرے عدل سے کام لینا۔

☆ جو شخص نیکی کا مقابلہ اس سے افضل چیز کے ساتھ کرتا ہے اسے اس کی جزا ملتی ہے۔

☆ (مجاہدین فی سبیل اللہ کی فضیلت کے بارے میں فرمایا:) ان میں سے

ایک ایک شخص اپنے خاندان اور ہمسایہ والوں میں سے ستر ہزار افراد کی شفاعت کرے گا حتٰی کہ وہ ہمسائے آپس میں لڑیں گے کہ ان میں سے کون اس کا زیادہ قریبی ہمسایہ ہے۔ وہ میرے اور حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ جلد خلد بریں کے دستر خوانؑ پر بیٹھ کر صبح وشام اپنے رب (کی عظمت) کا نظارہ کریں گے۔

اقوال حضرت امیر المومنینؑ
بہ ترتیب حروفِ تہجی

الف

☆ آج کا دن (دنیا کا دن) عمل کا دن ہے جس میں حساب نہیں ہے جبکہ کل (آخرت کا دن) حساب کا دن ہے جس میں عمل نہیں ہے۔ اس دن کی تیاری کرو جس میں آنکھیں پتھرا جائیں گی، جس کے خوف سے عقلیں حیران و پریشان ہوں گی اور بصارتیں کچھ نہیں کر سکیں گی۔

☆ (جسے اپنی) آبرو عزیز ہو وہ لڑائی جھگڑے سے کنارہ کش رہے۔

☆ آخرت نیک لوگوں کی کامیابی ہے اور دنیا بدبخت لوگوں کی آرزو ہے۔

☆ آخرت کی کامیابی جو اپنی ہمت کی وجہ سے حاصل کرتا ہے وہ اس شخص سے کہیں اچھا ہے جو فریب خوردہ اپنی ہمت کی وجہ سے دنیا میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔

☆ آخرت سے تعلق رکھنے والوں کی محبت دائمی ہوتی ہے کیونکہ اس کا سبب دائمی ہوتا ہے۔

☆ آخرت سعادت مندوں کا حصہ اور دنیا بدبختوں کی آرزو ہے۔

☆ آخرت میں ظلم کی گرانباری کے عذاب اور غرور ونخوت کے برے انجام سے ڈرو۔

☆ آخرت کے لئے بہت برا توشہ بندگان خدا پر ظلم کرنا ہے۔

☆ آخرت کے لئے جو حرص کرتا ہے وہ مالک ہوتا ہے اور جو دنیا کے لئے حرص کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

☆ آخرت کے لئے اپنی دنیا سے حصہ قرار دو۔

☆ آخرت کو لازمی طور پر اختیار کرو۔ دنیا تمہارے سامنے حقیر ہو کر آئے گی۔

☆ آخرت تم سے قریب ہونی والی ہے اور دنیا تم سے کٹ جانے والی ہے۔

☆ آخرت کی طرف تم جانے والے ہو اور خدا کے سامنے تمہیں پیش ہونا ہے۔

☆ آخرت ہمیشگی کا مقام ہے۔

☆ آخرت میں ہر چیز کے لئے بقا اور ہمیشگی ہے۔

☆ آخرت کو جو شخص دنیا پر ترجیح نہیں دیتا وہ بے عقل ہے۔

☆ آخرت کو اپنی دنیا کے بدلے جس شخص نے خرید لیا وہ دونوں جہانوں میں فائدہ میں رہا اور جس نے اپنی دنیا کو اپنی آخرت کے بدلے خریدا

وہ دونوں جہانوں میں نقصان میں رہا۔

☆ آخرت کے لئے اپنی تمام کوششیں جاری رکھواس سے تم اپنی آرامگاہ کوسنوارلو گے اوراپنی آخرت کواپنی دنیا کے بدلے نہ بیچو۔

☆ آخرت کوجس نے آباد کیا وہ اپنی آرزوؤں تک پہنچ گیا اور جس نے اپنی دنیا کوآباد کیا اس نے اپنا انجام برباد کیا۔

☆ آخرت کا نعم البدل کوئی چیز نہیں ہوسکتی اور جان کی قیمت یہ دنیا نہیں ہوسکتی۔

☆ آخرت کی یاذ دوا بھی ہے اور شفا بھی اور دنیا کی یاد سب بیماریوں سے بڑی بیماری ہے۔

☆ آخرت کوجو شخص کثرت سے یاد کرتا ہے اس کی نافرمانیوں میں کمی آجاتی ہے۔

☆ آخرت کوبھلا دینا حق کی بات کہنے سے روک دیتا ہے۔

☆ آخرت کے لئے اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لاؤاوراپنے نفس کے ساتھ جہاد کرو۔

☆ آخرت کے لئے تم پیدا کئے گئے ہو لہٰذا اس کے لئے کام کرتے رہو۔ تم دنیا کے لئے نہیں پیدا کئے گئے لہٰذا اس سے رخ پھیرلو۔

☆ آخرت کے لئے تمہیں جو کچھ ساتھ لے جانا ہے اس کے لئے جد جہد

کی زیادہ ضرورت ہے۔

☆ آخرت میں دل اور عمل کے ساتھ اور دنیا میں تم صرف جسم کے ساتھ رہو۔

☆ وہ کیسے آخرت کے لئے عمل کر سکتا ہے جو دنیا کے دھندوں میں مگن ہو۔

☆ آخرت کے لئے وہ عمل بے فائدہ ہے جو دنیا کی رغبت کے ساتھ ہو۔

☆ آخرت کے لئے جس نے اپنی تمام تر کوششیں وقف کر دیں وہ اپنی آرزوؤں میں کامیاب ہو گیا۔

☆ آخرت کے بدلے میں جس نے دنیا کو بیچ ڈالا اس نے منافع کما لیا۔

☆ آخرت کا مال کسادی بازاری کا شکار رہتا ہے اس کی طرف کم توجہ دی جاتی ہے لہٰذا اس کساد بازاری کے زمانے میں تم زیادہ سے زیادہ مال خرچ کرو۔

☆ آخرت کی تجارت کے وہ اعمال ہوتے ہیں جو دنیا میں کیے جاتے ہیں۔

☆ آخرت کو جس نے دنیا کے بدلے میں خرید لیا اس نے سب لوگوں سے زیادہ منافع کما لیا۔

☆ آخرت کی طرف تم جانے والے ہو اور خدا کے سامنے تمہیں پیش ہونا ہے۔

☆ آخرت سے تعلق رکھنے والوں کی محبت دائمی ہوتی ہے کیونکہ اس کا

سبب دائمی ہوتا ہے۔

☆ آخرت میں تمہیں جس چیز کی سخت ضرورت ہوگی اور اس کے سوا چارہ نہ ہوگا اس کے لئے تم دنیا میں اپنے آپ کو مصروف رکھو۔

☆ آخرت کا ثواب دنیا کی سختیوں کو بھلا دیتا ہے۔

☆ آخرت کا مرحلہ قریب ہے اور (دنیا میں) باہمی رفاقت کی مدت کم ہے۔

☆ آخرت تمہارے لئے ابدی سکون وقرار کی رہائش گاہ ہے لہذا اس کے لئے وہ چیز روانہ کرو جو تمہارے لئے باقی رہے۔

☆ آخرت کی انتہا بقائے دوام ہے۔

آفات (مصیبتیں)

ہر شے کے لئے ایک آفت ہوتی ہے جیسے:۔

☆ علم کی آفت نسیان (بھولنا) ہے۔

☆ عبادت کی آفت ریاکاری ہے۔

☆ عقلمندی کی آفت خود پسندی ہے۔

☆ شرافت کی آفت تکبر (غرور) ہے۔

☆ سخاوت کی آفت فضول خرچی اور احسان جتانا ہے۔

☆ حیا کی آفت کمزوری ہے۔

☆ حلم کی آفت ذلت ہے۔

☆ طاقت کی آفت بدزبانی اور بدعملی ہے۔

☆ بزدلی آفت ہے۔

☆ نفسانی خواہشات عقل کے لئے آفت ہیں۔

☆ ایمان کے لئے آفت شرک ہے۔

☆ یقین کے لئے آفت شک ہے۔

☆ نعمتوں کے لئے آفت کفرانِ نعمت ہے۔

☆ اطاعت کی آفت نافرمانی ہے۔

☆ شرف کی آفت تکبر ہے۔

☆ دین کی آفت بدگمانی ہے۔

☆ بزرگی کی آفت حاجات کا پورا نہ کرنا ہے۔

☆ نفس کی آفت دنیا کا اشتیاق ہے۔

☆ مشورے کی آفت رائے کو ٹھکرا دینا ہے۔

☆ بادشاہوں (حکمرانوں) کی آفت بری سیرت ہے۔

☆ وزراء کی آفت بری نیت ہے۔

☆ علماء کی آفت ریاست طلبی ہے۔

☆ زعماء (زعیم کی جمع جس کے معنی لیڈر کے ہیں) کی آفت سیاسی کمزوری ہے۔

☆ لشکر کی آفت قائدین کی مخالفت ہے۔

☆ ریاضت کی آفت عادت کا غلبہ ہے۔

☆ رعایا کی آفت اطاعت کی مخالفت ہے۔

☆ پرہیزگاری کی آفت قناعت کی کمی ہے۔

☆ فیصلہ کرنے کی آفت طمع ہے۔

☆ عدل وانصاف کی آفت پرہیزگاری کی کمی ہے۔

☆ شجاعت کی آفت ترک احتیاط ہے۔

☆ طاقتور کی آفت دشمن کو کمزور سمجھنا ہے۔

☆ حلم وبردباری کی آفت خود کو ذلیل کرنا ہے۔

☆ عطاء وبخشش کی آفت ٹال مٹول ہے۔

☆ میانہ روی کی آفت بخل (کنجوسی) ہے۔

☆ رعب ووقار کی آفت مزاح (مذاق) ہے۔

☆ طلب کی آفت ناکامی ہے۔

☆ ملک کی آفت اس کی حفاظت میں کمزوری ہے۔

☆ عہد وپیمان کی آفت اس کی رعایت نہ کرنا ہے۔

☆ نقل (حدیث) کی آفت جھوٹی روایات کا بیان کرنا ہے۔

☆ علم کی آفت اس پر عمل نہ کرنا ہے۔

☆ عمل کی آفت ترک خلوص ہے۔

☆ جود وسخا کی آفت اس پر فخر ومباہات کرنا اور فضول خرچی ہے۔

☆ عامۃ الناس کی آفت بدعمل عالم ہے۔

☆ عدالت کی آفت ظالم وجابر حاکم ہے۔

☆ ملکی آبادی کی آفت بادشاہ کا ظلم ہے۔

☆ قدرت وطاقت کی آفت نیکی نہ کرنا ہے۔

☆ گفتگو کی آفت کذب بیانی ہے۔

☆ اعمال کی آفت عامل کی عاجزی ہے۔

☆ آرزوؤں کی آفت ان کے جلد پورا ہونے کی تمنا ہے۔

☆ وفا کی آفت دھوکہ بازی اور پیمان شکنی ہے۔

☆ احتیاط کی آفت موقع کو ہاتھ سے جانے دینا ہے۔

☆ امانت کی آفت خیانت ہے۔

☆ فقہاء کی آفت بے احتیاطی ہے۔

☆ معاش کی آفت غلط تدبیر ہے۔

☆ کلام کی آفت اسے طول دینا ہے۔

☆ تونگری کی آفت بخل ہے۔

☆ خیر کی آفت بری ہم نشینی ہے۔

☆ اقتدار کی آفت ظلم و سرکشی ہے۔

☆ تمام آفتوں سے بڑھ کر آفت دنیا طلبی ہے۔

☆ عقل کی بدترین آفت تکبر ہے۔

☆ آدمی کی سب امنگیں پوری ہونے والی نہیں۔

☆ آدمی (اکثر) زمانے کی رفتار پر چلتے نہیں جیسا وقت ہو ویسا کام کرتے ہیں۔

☆ آدمی جس چیز کو نہیں سمجھتا اس کا دشمن اور جسے جانتا ہے اس کا دوست ہے۔

☆ آدمی کی اصلاح اور درستی صفات کمال اور افعال ستودہ (قابل تعریف) سے ہے۔

☆ آدمی اگر عاجز ہو اور نیک کام حتی المقدور کرتا رہے تو اس سے اچھا ہے کہ قوت اور طاقت رکھے اور برے کام نہ چھوڑے۔

☆ آدمی کی قدر اس کے دو چھوٹے اعضاء دل اور زبان سے ہے کیونکہ رزم (جنگ) میں اگر آئے گا تو بہادری سے اور اگر بزم میں بات کرے گا تو زبان کے زور سے۔

☆ آدمی کی قدر عقلمندی سے ہے نہ کہ ظاہری صورت سے۔

☆ (اگر کسی) آدمی میں عمدہ اور پاکیزہ خصلت ہو تو اس سے ویسی ہی

دوسری خصلتوں کے متوقع رہو۔

☆ (حضرت) آدمؑ کو سجدہ کے ذریعے ملائکہ کی آزمائش کے بارے میں فرمایا: اگر اللہ چاہتا تو آدمؑ کو ایسے نور سے پیدا کرتا جس کی روشنی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی۔۔۔وہ ایسا کرسکتا تھا لیکن اگر ایسا کرتا تو ان کے آگے گردنیں خم ہو جاتیں اور فرشتوں کی ان کے بارے میں آزمائش ہلکی ہو جاتی لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی مخلوق کو ایسی چیزوں سے آزماتا ہے جن کی اصل وحقیقت سے وہ ناواقف ہوتے ہیں تاکہ اس آزمائش کے ذریعے (اچھے اور برے افراد میں) امتیاز کر دے' ان سے نخوت وبرتری کو الگ اور غرور وخود پسندی کو دور کر دے۔

☆ آل محمدؑ کی مثال آسمانی ستاروں جیسی ہے کہ جب کوئی ستارہ غروب ہوتا ہے تو دوسرا ستارہ طلوع ہو جاتا ہے۔گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام احسانات پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں اور جس چیز کی تمہیں آرزو تھی خدا نے اسے پورا کر دیا ہے۔وہ اسرار (راز) خدا کے امین اور اس کے دین کی پناہ گاہ ہیں۔علم الٰہی کے مخزن اور حکمتوں کے مرجع ہیں ۔کتب (آسمانی) کی گھاٹیاں اور دین کے پہاڑ ہیں ۔انہیں کے ذریعے اللہ نے دین کی پشت کا خم سیدھا کیا۔

☆ آرزو ایک ایسا رفیق ہے جس سے بے انتہا انس ہوتا ہے۔

☆ آرزوئیں کبھی ختم نہیں ہوتیں اور نادان کبھی ان سے باز نہیں آتا۔

☆ آرزوؤں کے فریب سے بچتے رہو کیونکہ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو کسی بات کی آرزو کرتے ہیں لیکن اسے حاصل نہیں کر پاتے۔ مکان بناتے ہیں لیکن اس میں رہنا نصیب نہیں ہوتا اور مال جمع کرتے ہیں لیکن اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

☆ آرزوئیں سراب کی مانند ہوتی ہیں جو اپنے دیکھنے والوں کو دھوکہ دیتی ہیں اور امید رکھنے والوں سے بے وفائی کرتی ہیں۔

☆ آرزو دھوکہ باز' فریب کار اور مضر ہوتی ہے۔

☆ آرزو آنکھوں کی بصارت سے اندھا کر دیتی ہیں۔

☆ آرزو غافلوں کے دلوں پر شیاطین کی سلطنت ہوتی ہے۔

☆ آرزو تکذیب (جھٹلانا) کی ابتدا ہوتی ہے۔

☆ آرزو کا ثمرہ (نتیجہ) عمل کی خرابی ہوتا ہے۔

☆ آرزو دل کو غافل کر دیتی ہے' جھوٹے وعدے کرتی ہے' غفلت کو زیادہ کرتی ہے اور حسرت کا موجب بنتی ہے۔

☆ آرزو عقل کو غافل کر دیتی ہے اور یادِ خدا کو بھلا دیتی ہے لہٰذا آرزوؤں کا کہنا نہ مانو کیونکہ یہ دھوکہ دیتی ہیں اور ان کا حامل فریب خوردہ ہوتا ہے۔

☆ آرزوؤں کے میدان میں جو شخص چلتا ہے وہ موت سے جا ٹکراتا ہے۔

☆ آرزو موت کو بھلا دیتی ہے۔

☆ آرزو عمل کو خراب اور موت سے بے خبر کر دیتی ہے۔

☆ آرزو کو موت کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔

☆ آرزو کو موت رسوا کر دیتی ہے۔

☆ آرزو موت کا حجاب ہے۔

☆ (اپنی) آرزوؤں کی انتہا کو جو شخص پہنچ جاتا ہے اسے اپنی موت کو بھی قریب تر سمجھنا چاہیے۔

☆ آرزو کی نسبت موت انسان کے زیادہ قریب ہے۔

☆ آرزوؤں کی انتہا تک جب پہنچ جاؤ تو موت کے اچانک آ جانے کو بھی نہ بھلاؤ۔

☆ آرزوئیں (لمبی) ہر حالت میں آخرت کو بھلا دیتی ہیں۔

☆ آرزوئیں عقل کو زائل کر دیتی ہیں' جھوٹے وعدے کرتی ہیں اور حسرت کا موجب بنتی ہیں لہٰذا تم آرزوؤں کو جھٹلاؤ (ان کا کہنا نہ مانو) کیونکہ یہ دھوکہ دیتی ہیں اور ان کا عامل ان میں گھر کر چکا ہوتا ہے۔

☆ آرزوؤں کے میدان میں جو شخص چلتا ہے وہ موت سے جا ٹکراتا ہے۔

☆ (اپنی) آرزوؤں کے ساتھ میں (علیؑ) جنگ کرتا ہوں اور موت کا منتظر ہوں۔

☆ (اپنی) آرزو پر ہی انسان نگاہیں جمائے رہتا ہے جس سے اسے موت کی موجودگی نظر نہیں آتی۔

☆ (جس نے) لمبی آرزو کی اس نے اپنے عمل کو برباد کر دیا۔

☆ آرزوئیں جس کی زیادہ ہوتی ہیں موت اس کو کم یاد آتی ہے۔

☆ آرزو کی آفت موت ہے۔

☆ آرزوئیں جس کی طولانی ہوتی ہیں اس کے اعمال خراب ہوتے ہیں۔

☆ آنکھیں کھولو' روزے رکھو' جسمانی ریاضت کرو' نفوس میں قوت پیدا ہو گی۔

☆ آنکھ والے کے لئے صبح روشن ہو چکی ہے۔

☆ آنکھوں کا دیکھنا حقیقت میں دیکھنا نہیں کیونکہ آنکھیں اپنے اشخاص سے غلط بیانی بھی کر جاتی ہیں مگر عقل اس شخص کو جو اس سے نصیحت چاہے کبھی فریب نہیں دیتی۔

☆ آنکھ عقب کے لئے تسمہ ہے۔(سید رضیؒ کا کہتے ہیں: یہ کلام عجیب

وغریب استعارات میں سے ہے۔ گویا آپ نے عقب کو ظرف سے
اور آنکھ کو تسمہ سے تشبیہ دی ہے اور جب تسمہ کھول دیا جائے تو برتن میں
جو کچھ ہوتا ہے رک نہیں سکتا)

☆ آنکھ دل کی پیغام بر ہے۔

☆ آنکھوں کی بینائی ہرگز مفید نہں ہوسکتی جب تک بصیرت (دل کی
بینائی) اندھی رہتی ہے۔

☆ آنسوؤں کا خشک ہو جانا دل کا سخت ہو جانا ہے اور دل کا سخت ہو جانا
گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

☆ آپس میں تنفر دلوں کو یکجا کرنا پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹانے سے
زیادہ مشکل ہوتا ہے۔

☆ بیچارہ آدمی کتنا بے بس ہے۔ موت اس سے نہاں' بیماریاں اس سے
پوشیدہ اور اس کے اعمال محفوظ ہیں۔ مچھر کاٹنے سے چیخ اٹھتا ہے'
اچھو لگنے سے مر جاتا ہے اور پسینہ اس میں بد بو پیدا کر دیتا ہے۔

☆ آداب الٰہی کو جو شخص اپنا تا ہے خداوند عالم اسے دائمی کامیابی
تک پہنچاتا ہے۔

☆ آداب (اطوار۔ طریقے۔ سلیقہ) خوبصورت لباس اور بیش بہا زیور ہے۔

☆ آداب بہترین یہ ہیں کہ انسان اپنی حدود میں رہے اور اپنے مقام

سے آگے قدم نہ بڑھائے۔

☆ آداب جیسا کوئی لباس نہیں ہے۔

☆ آداب جیسی کوئی زینت نہیں ہے۔

☆ آداب سوچ کو بارآور کرتے ہیں اور اذہان کو کھولتے ہیں۔

☆ آزمائش کی انتہا سے عافیت کی راہیں کھلتی ہیں۔

☆ آزمائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظالم کی تادیب وسزا' مومن کے امتحان' انبیاء کے درجات اور اولیاء کی بزرگی کے لئے ہوتی ہے۔

☆ آزمائش جتنی کڑی ہوگی اتنا ہی اجر ثواب زیادہ ہوگا۔تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ نے آدمؑ سے لے کر جہان کے آخر تک اگلے پچھلوں کو ایسے پتھروں سے آزمایا جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ فائدہ' نہ سن سکتے ہیں اور نہ ہی دیکھ سکتے ہیں۔اس نے ان پتھروں ہی میں اپنا محترم گھر قرار دیا جسے لوگوں کے لئے امن کے قیام کا ذریعہ ٹھہرایا۔

☆ (لیکن) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو گوناگوں سختیوں سے آزماتا ہے' ان سے ایسی عبادت کا خواہاں ہے جو طرح طرح کی مشقتوں سے بجالائی گئی ہو انہیں قسم قسم کی ناگواریوں سے جانچتا ہے تاکہ ان کے دلوں سے تمکنت اور غرور کو نکال باہر کرے' ان کے دلوں میں عجز وفروتنی کو

جگہ دے اور یہ کہ اس ابتلاء وآزمائش کی راہ سے اپنے فضل و امتنان کے کھلے ہوئے دروازوں تک (انہیں) پہنچائے۔

☆ (تمہیں) آزمائش کی بھٹی سے ضرور گزرنا ہوگا۔ تمہیں چھلنی سے ضرور چھانا جانا ہے حتیٰ کہ تمہارا نچلے درجے کا آدمی اوپر آجائے اور اوپر کا آدمی نیچے چلا جائے۔ اسی طرح جو کوتاہی کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے وہ آگے بڑھیں اور جو سبقت کر چکے تھے وہ پیچھے رہ جائیں۔

☆ (سب سے کڑی) آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے' پھر ان کی جو ان کے نزدیک تر ہوتے ہیں پھر درجہ بدرجہ ان جیسے لوگوں کی۔

☆ (یقیناً) آزمائش ظالم کے لئے ادب' مومن کے لئے امتحان اور انبیاء کے لئے درجہ ہوتی ہے۔

☆ (اللہ تعالیٰ کسی کی اتنی) آزمائش نہیں کرتا جتنی اسے ڈھیل دے کر کرتا ہے۔

☆ آزمائش کی انتہا سے عافیت کی راہیں کھلتی ہیں۔

☆ (اگر تو کسی کی) آزمائش کا سبب بنے تو تجھ پر واجب ہے کہ اس کی بیماری کے معالجہ میں لطف وکرم سے کام لے۔

☆ آئمہ (اہل بیتؑ) کے حالات اور ان کی صفات کے بارے میں فرمایا: انہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی زندگی' تاریکیوں کے لئے روشنی'

کلام کے لئے کلید (کنجی) اور اسلام کے لئے ستون قرار دیا ہے۔ وہ علم کے لئے سرمایہ حیات' جہالت کے لئے سبب مرگ ہیں' وہی تو ہیں جن کی حکمتیں ان کے علم کا' جن کی خاموشی ان کے کلام کا اور جن کے ظاہر ان کے باطن کا پتہ دیتے ہیں۔ وہ نہ تو دین کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور نہ ہی اس میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔ دین ان کے درمیان شاہد صادق اور خاموش متکلم ہیں۔

☆ آئمہ اطہارؑ خدا کی طرف سے اس کی مخلوق میں اللہ کے مقرر کردہ حاکم اور اس کے بندوں کی معرفت رکھنے والے ہیں۔ جنت میں صرف وہی شخص داخل ہوگا جو آئمہ کی معرفت رکھتا ہوگا اور آئمہ اسے پہچانتے ہوں گے۔ اسی طرح جہنم میں صرف وہی شخص جائے گا جو نہ آئمہ کو پہچانتا ہوگا اور نہ آئمہؑ اس سے واقف ہوں گے۔

☆ ابھی کھانے کی خواہش باقی ہو کہ اس سے ہاتھ اٹھالو۔ اس طرح کھانا تمہارے لئے خوشگوار ہوگا۔

☆ ابرار (نیک لوگ) کی صحبت سے بڑھ کر خیر کی طرف بلانے والی اور شر سے نجات دلانے والی اور کوئی چیز نہیں۔

☆ اپنی حاجت پر دوسرے کی حاجت مقدم سمجھنا ایک بڑی فضیلت ہے۔

☆ اپنی آخرت کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں صرف کردو کہ اس میں تمہاری

بہتری ہے۔

☆ اپنی سلامتی چاہتے ہو تو کسی کو تہمت نہ لگاؤ۔

☆ اپنی خواہشات کی تابعداری لاعلاج مرض ہے۔

☆ اپنی زبان کو اس طرح محفوظ رکھو جس طرح اپنا سونا چاندی محفوظ رکھتے ہو۔

☆ اپنی تمام امیدیں اللہ سبحانہ کی ذات سے وابستہ رکھو۔ اس کے سوا کسی سے کوئی امید نہ رکھو۔ جو شخص اللہ سبحانہ کے سوا کسی اور سے امید رکھتا ہے ناکام ہوتا ہے۔

☆ اپنی دعا اس مہربان مالک کی بارگاہ میں کرو جو تمہیں غنی اور بے نیاز کرسکتا ہے۔

☆ اپنی زبان کی تیزی اس کے خلاف نہ استعمال کرو جس نے تمہیں بولنا سکھایا اور اپنے کلام کی بلاغت اس کے خلاف استعمال نہ کرو جس نے تجھے سیدھی راہ دکھائی۔

☆ اپنی دنیا کے لئے اس قدر کام کرو کہ گویا تمہیں یہاں پر ہمیشہ رہنا ہے اور اپنی آخرت کے لئے اس حد تک کام کرو گویا کل تمہیں موت آجائے گی۔

☆ اپنے پیغمبرؐ کے اہل بیتؑ کو دیکھو' ان کی سمت اختیار کرو اور ان کے

نقش قدم پر چلو کیونکہ وہ تمہیں ہدایت سے باہر نہیں جانے دیں گے' نہ ہی ہلاکت کی طرف پلٹائیں گے۔ اگر وہ کہیں بیٹھ جائیں تو تم بھی بیٹھ جاؤ اور اگر وہ کھڑے ہو جائیں تو تم بھی کھڑے ہو جاؤ۔

☆ اپنے کام خدا کے حوالے کرنے والا آفات سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ اپنے نفس کو سنوارنا سب سے اچھی مصروفیت ہے۔

☆ اپنے نفس پر بھروسہ کرنا شیطان کو گمراہ کرنے کا موقع دیتا ہے۔

☆ اپنے نفس کے عیبوں کی اصلاح میں مصروف ہونا ننگ و عار سے بچاتا ہے۔

☆ اپنے نفس کی خرابی دریافت کرنا نہایت مفید تحقیق ہے۔

☆ اپنے نفس سے بخل اور دوسروں کے حق میں سخاوت کرو۔

☆ اپنے نفس کو ادنیٰ اور کمینی باتوں سے محفوظ رکھو۔ نفس کی خواہش کیسی ہی کشاکش کرے مگر بری خصلتوں کو اختیار نہ کرو کیونکہ عزت و آبرو کا کوئی عوض بدل نہیں۔

☆ اپنے نفس کو نیک خصال اور نیک کردار بناؤ۔

☆ اپنے نفوس کو اس طرح قابو میں رکھو کہ ہمیشہ ان کے ساتھ لڑائی اور مخالفت کرتے رہو اور اپنے عہد و پیمان کو مضبوط رکھو۔

☆ اپنے نفوس کو طاعت حق میں' زبانوں کو ذکر خدا میں اور دلوں کو ذکر

الٰہی میں مشغول رکھو۔

☆ اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرنا ایسا ہی ہے جیسے حکومت میں عدل۔

☆ اپنے کام میں کوشش کرنا سعادت مندی کی دلیل ہے۔

☆ اپنے ماتحتوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا شرافت کی نشانی اور شریفوں کے ساتھ نیکی کرنا نہایت اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔

☆ اپنے آپ کو برا سمجھنا سنجیدگی، عقل کی دلیل اور کمال فضل کی نشانی ہے۔

☆ اپنے ماتحتوں پر رحم کیا کرو تاکہ تمہارے بالادست تم پر رحم کریں۔ ان کی غلطی اور قصور کو اپنی غلطی اور قصور قیاس کرو۔

☆ اپنے کام میں کوشش کرنا سعادت مندی کی دلیل ہے۔

☆ اپنے قصور کا اقرار کرنا مجرم کے لئے بہترین سفارش ہے۔

☆ اپنے مطلوب کے متلاشی رہو تو آخر ایک نہ ایک دن مل ہی جائے گا۔

☆ اپنے عیوب پر نظر رکھو اور دوسروں کے عیب چھپاؤ۔

☆ اپنے دوست کی غلطی معاف کرو کہ دشمن تمہیں اچھا سمجھیں۔

☆ اپنے راز خود محفوظ رکھو، عقلمند سے بھی شاید لغزش ہو جائے اور جاہل سے خیانت یقینی ہے۔

☆ اپنے خدمتگاروں اور نوکروں کو اپنے کام علیحدہ علیحدہ تفویض

کرو۔اس طرح وہ تمہاری خدمت گزاری اور مفوضہ (سپرد کیے گئے) کام سے غفلت نہ کریں گے۔

☆ اپنے کنبہ کی عزت کرو۔ یہ لوگ تمہارے لئے دست و بازو ہیں۔ اپنے اعزہ وا قارب کی عزت کا خیال رکھو۔ ان میں جو عقلمند ہوں ان کی عزت وتو قیر کرو اور جو کم عقل ہیں ان کے ساتھ بردباری سے پیش آؤ اور جب یہ تنگ دست ہوں تو ان سے نیک سلوک کرو کیونکہ یہ لوگ خوشحالی اود تنگدستی و پریشانی میں بہرحال تمہارے معین ومددگار ہیں۔

☆ اپنے سچے دوستوں کی خیر خواہی اور شناساؤں کی امداد واعانت کرو۔

☆ اپنے بزرگوں کی اطاعت کرو تاکہ تمہارے چھوٹے تمہاری اطاعت کریں۔

☆ اپنے باطن کو درست کرو اللہ تمہارے ظاہر کو درست کرے گا۔

☆ اپنا مال ذوی القربیٰ اور اپنے دوستوں پر خرچ کرو۔

☆ اپنے آپ کو اچھا سمجھنا نقص کی دلیل ہے اور کم عقلی کی علامت ہے۔

☆ اپنے دوست سے بس ایک حد تک محبت کرو کیونکہ شاید کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اور دشمن کی دشمنی بس ایک حد تک رکھو ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دوست ہو جائے۔

☆ اپنے علم کو جہل اور یقین کو شک نہ بناؤ۔ جب جان لو تو عمل کرو اور جب یقین ہو جائے تو آگے بڑھو۔

☆ اپنے دین کے بچاؤ کے لئے دنیا کے تھوڑے سے مال پر قناعت کرو۔

☆ اپنے پیغمبرؐ کے طریقے پر چلو۔ آپ کا طریقہ سب طریقوں سے اچھا ہے۔

☆ اپنے لئے موت کو یہ سمجھو کہ وہ آ چکی۔ اس کا انتظار نہ کرو کہ وہ آئے گی۔

☆ اپنے بھائی کو شرمندۂ احسان بنا کر سرزنش کرو اور لطف و کرم کے ذریعے سے اس کے شر کو دور کرو۔

☆ اپنے آپ کو زیادہ خطرہ میں نہ ڈالو۔ سب کچھ خدا سے ہی طلب کرو کیونکہ جو کچھ تمہاری قسمت میں ہے تمہیں مل کر رہے گا اور تاجر تو ہر وقت خطرہ میں ہی رہتا ہے۔ (نوٹ: اللہ تعالیٰ کے جو بندے صالحین ہیں ان کے توسل سے اگر خدا سے مانگیں تو دعا جلدی قبول ہوتی ہے کیونکہ یہ لوگ خدا کی قربت کا وسیلہ ہیں۔)

☆ اپنے آپ کو جس نے جنت کے علاوہ کسی اور چیز کے بدلے میں بیچ ڈالا اس کی مشقتیں بھی بڑھ گئیں۔

☆ اپنے نفسوں کو مؤدب بنانے کا عہد کرلو اور ان کی عادات کی ضروریات کے درمیان اعتدال رکھو۔

☆ اپنے آپ کو اپنے بھائی کے قطع تعلق کے باوجود اس سے تعلق قائم

رکھنے کے لئے تیار رکھو اور اس کے بخل کے برعکس خرچ کرنے کے لئے بھی۔ لیکن یاد رکھو کہ غلط مقام پر ایسا نہ کرو اور نہ ہی کسی نا اہل شخص کے ساتھ ایسا کرو۔

☆ اپنے بھائی کو مخلصانہ نصیحت کرو خواہ اسے اچھی لگے یا بری۔

☆ اپنے دل کو ادب کے ساتھ ایسا روشن کرو جیسے لکڑیوں سے آگ روشن کی جاتی ہے اور اپنی گفتگو میں رطب و یابس اور سیلاب کے جھاگ کو مخلوط نہ کرو۔ (صاف ستھری اچھی اور نپی تلی بات کیا کرو)

☆ اپنے زیر دستوں کو اچھے طریقے سے آداب سکھاؤ۔ غصہ سے زیادہ کام نہ لو، اگر اس سے کوئی غلطی نہ ہو تو اسے مت جھڑکو۔ اگر کوئی شخص کسی جرم کی وجہ سے غیظ و غضب کا مستحق ہو تو بھی درگزر سے کام لو کیونکہ عدل پر مبنی درگزر کا اثر مار سے زیادہ ہوتا ہے۔

☆ اپنے بھائی کو سزا دو اس پر احسان کر کے اور اس کی برائیوں کو پلٹاؤ اس پر انعام و اکرام کر کے۔

☆ اپنے دین کے معاملہ میں تین قسم کے لوگوں سے ڈرو۔ اس شخص سے جسے خدا نے سلطنت عطا کی اور وہ یہ سمجھنے لگ گیا کہ اس کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور اس کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے کیونکہ خدا کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں

ہو سکتی۔ اطاعت تو بس اللہ کی یا پھر اس کے رسولؐ کی یا پھر اولی الامر کی ہے۔ اللہ نے اپنے رسولؐ کی اطاعت کا حکم صرف اس وجہ سے دیا ہے کہ وہ معصوم ہیں۔

☆ اپنے اصحاب میں سے ایک سے فرمایا: بیوی بچوں کی فکر میں زیادہ نہ رہو اس لئے کہ اگر وہ دوستان خدا ہیں تو خدا اپنے دوستوں کو برباد ہونے نہ دے گا اور اگر دشمنان خدا ہیں تو تمہیں دشمنان خدا کی فکروں اور دھندوں میں پڑنے سے مطلب ہی کیا۔

☆ اپنے نفوس سے حساب لو قبل اس کے کے تمہارا حساب لیا جائے اور انہیں جانچ لو قبل اس کے کہ تم جانچے جاؤ۔

☆ اپنی زبان کو خوش سخنی اور سلام کرنے کا عادی بناؤ تاکہ تمہارے دوست زیادہ ہوں اور دشمن کم ہوں۔

☆ اپنی زندگی کے بار کو عوتوں پر نہ ڈالو اور جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو ان سے بے نیاز کر لو۔ کیونکہ وہ احسان جتانے والی اور کفران نیکی کرنے والی ہوتی ہیں۔

☆ اجل سب سے سچی چیز ہے۔

☆ اجل سے بڑھ کر اور کوئی چیز سچی نہیں ہے۔

☆ اجل سب سے قریبی چیز ہے۔

اجل بہترین دوا ہے۔

اجل کا جو شخص منتظر رہتا ہے وہ اپنی ہر مہلت (فرصت) کو غنیمت سمجھتا ہے۔

☆ اجل ایک مضبوط قلعہ ہے۔ بے شک ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں لیکن تقدیر الٰہی جب آ جاتی ہے تو وہ دونوں فرشتے انسان اور موت کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔

☆ اجل کا مقررہ وقت حفاظت کے لحاظ سے کافی ہوتا ہے۔

☆ اجل انسان کو منزل منتہا تک کھینچ کر لے جاتی ہے اور اس سے فرار موت کو پالینا ہوتا ہے۔

☆ اچھے کام آپس میں اختلاف کرنے سے بگڑ جاتے ہیں۔

☆ اچھے کام کرو اور تھوڑی سی بھلائی کو بھی حقیر نہ سمجھو کیونکہ چھوٹی سی نیکی بھی بڑی اور تھوڑی سی بھلائی بھی بہت ہے۔ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اچھے کام کرنے میں کوئی دوسرا شخص مجھ سے زیادہ سزاوار (مستحق) ہے ورنہ خدا کی قسم ایسا ہی ہو کر رہے گا۔ کچھ نیکی والے ہوتے ہیں اور کچھ برائی والے۔ جب تم نیکی یا بدی کسی ایک کو چھوڑ دو گے تو تمہارے بجائے اس کے اہل اسے انجام دے کر رہیں گے۔

☆ احسان ایک ذخیرہ ہے اور کریم وہ ہے جو اس ذخیرہ کو جمع رکھے۔

☆ احسان اور نیکی تین باتوں کے بغیر ممکن نہیں ہوتی۔ اپنے احسان کو کم اور حقیر سمجھنا۔ دوسرے جلدی کرنا۔ تیسرے پوشیدہ اور مخفی رکھنا۔ کیونکہ جب تم اپنے احسان کو حقیر سمجھو گے تو اس کی ترقی کی کوشش کرو گے۔ جلدی کرو گے تو محتاج نہایت خوش ہوگا اور مخفی رکھو گے تو اس کو اپنے کمال تک پہنچاؤ گے۔

☆ احسان کسی کے ساتھ اگر تم کرو تو اس کو مخفی رکھو اور تمہارے ساتھ کوئی احسان کرے تو اسے ظاہر کرو۔

☆ احسان جتانا احسان کو گھٹا دیتا ہے۔

☆ احمق اپنی ذات کو محسوس نہیں کرتا اس لئے ہمیشہ نقصان اور خسارے میں رہتا ہے۔

☆ اخلاص بڑی کامیابی ہے۔

☆ اخلاص پر ہی عبادت کا دارومدار ہے۔

☆ اخلاص مقربین کی عبادت' خداترسی' مومنین کا لباس اور ذکر عاشقوں کے لئے لذت ہے۔

☆ اخلاص عبادت کا ثمر ہے۔

☆ اخلاص سعادت مندی کی علامت ہے۔

☆ اخوت کو جفا کاروں کے پاس تلاش نہ کرو بلکہ اس کو صاحبان حفاظت اور اہل وفا کے پاس تلاش کرو۔

☆ اخوت سے جو شخص راہ خدا میں کام لے گا وہ فائدے میں رہے گا اور جو دنیا کے لئے بھائی چارہ کرے گا محروم ہو جائے گا۔

☆ اخوت جس قدر راہِ خدا میں ہوگی اتنا ہی محبت میں خلوص ہوگا۔

☆ اخوت کو جفا کاری ختم کر دیتی ہے۔

☆ ادب (شائستگی' تہذیب) انسان کا کمال ہے۔

☆ ادب بہترین عادت ہے۔

☆ ادب کے ساتھ تمہیں سدھایا گیا ہے لہٰذا حلم (بردباری۔نرم دلی) کے ساتھ اسے زینت دو۔

☆ ادب افضل ترین شرف ہے جس کی یہ عادت نہیں اس کی ہلاکت بڑی آسان ہے۔

☆ ادب کا طلبگار مال دنیا کے طلبگار کی نسبت زیادہ محتاط ہوتا ہے۔

☆ ادب کو اپناؤ کیونکہ یہ خاندانی شرافت کی زینت ہے۔

☆ (تھوڑا) ادب بڑے نسب سے بہتر ہے۔

☆ (اچھا) ادب برے نسب کو چھپا دیتا ہے۔

☆ ادب جس کے پاس نہیں اس کی خاندانی شرافت فاسد ہے۔

☆ ادب ہمیشہ لباس جدید رکھتا ہے۔

☆ ادب سے تمہاری زینت ہے۔

☆ ادب عقل کا بہترین ساتھی ہے۔

☆ ادب صاحبان عقل کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنی پیاسی کھیتی کے لئے بارش۔

☆ ادب ہی عقل کو صالح بناتا ہے۔

☆ ادب اس وقت تک کارگر نہیں ثابت ہوتا جب تک اس کے ساتھ عقل نہ ہو۔

☆ ادب عقل کی تصویر ہوتا ہے۔

☆ ادب انسان کے لئے ایسا ہے جیسے وہ درخت جس کی جڑ عقل ہوتی ہے۔

☆ ادب اور دین عقل کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

☆ (افضل) ادب وہ ہے جس کی ابتدا تم اپنے آپ سے کرو۔

☆ ادب کے حصول کی جو کوشش کرتا ہے اس کی برائیاں کم ہو جاتی ہیں۔

☆ ادب دو شرافتوں میں سے ایک ہے۔

☆ ادب جب تم سے رخصت ہو جائے تو خاموشی اپنا شیوہ بنالو۔

☆ ادب کے ذریعے ذہین آدمی کے ذہن کی جلا ہوتی ہے۔

☆ ادب بہترین وہ ہے جو تمہیں حرام سے روکے رکھے۔

☆ (اچھا) ادب خاندانی شرافت کا اعزاز اور قائم مقام ہوتا ہے۔

☆ (اچھا) ادب افضل نسب اور شریف ترین رشتہ کی علامت ہے۔

☆ ادب کا حصول خاندانی شرافت کا حسن ہے۔

☆ ادب کو اپناؤ کیونکہ یہ خاندانی شرافت کی زینت ہے اور ادب کی جو پیروی کرتا ہے وہ اپنے نفس کو زینت دیتا ہے۔

☆ ادب سے بڑھ کر کوئی خاندانی شرافت سودمند نہیں۔

☆ ادب میں جو کمزور ہے اس میں برائیاں زیادہ ہوتی ہیں۔

☆ ادب کی پستی جسے نیچے گرا دیتی ہے اسے خاندانی شرافت اوپر نہیں اٹھا سکتی۔

☆ (اچھا) ادب اخلاق کی پاکیزگی کا سبب ہے۔

☆ ادب بہترین کمال اور صدقہ افضل عبادت ہے۔

☆ ادائے فرض وجہ سکون اور عدم ادائے فرض تکلیف کا باعث ہے۔

☆ اذان اس شخص کو دینی چاہیے جو تم میں سے سب سے زیادہ فصیح ہو اور نماز اسے پڑھانا چاہیے جو سب سے زیادہ فقیہ ہو۔

☆ اسلام سر تسلیم خم کرنا ہے اور سر تسلیم جھکانا یقین ہے، یقین تصدیق ہے اور تصدیق اعتراف ہے اور اعتراف فرض کی بجا آوری کا عمل ہے۔

☆ اس امر (امت) کا حامل وہی ہوسکتا ہے جو صبر، بصیرت اور حقائق امر کے علم کا مالک ہو۔

☆ اس میں شک نہیں کہ سرکشی اپنے غافل کو جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

☆ اس شخص کو بھائی نہ بناؤ جو تمہاری خوبیوں کو چھپائے اور عیوب (برائیوں) کو پھیلائے۔

☆ اس شخص سے بڑھ کر کوئی راہ خدا کا مجاہد اور شہید نہیں ہوسکتا جو قدرت رکھنے کے باوجود پاکدامنی اختیار کرے۔ پاکدامن شخص اس بات کے قریب ہے کہ اس کا شمار ملائکہ میں ہو۔

☆ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو خدائی حکم کی اطاعت کے طور پر لوگوں سے الفت کرتا ہے اور لوگ اس سے الفت کرتے ہیں۔

☆ استغفار بلند مرتبہ لوگوں کا درجہ ہے اور وہ ایک ایسا نام ہے جو چھ مندرجہ ذیل معانی پر بولا جاتا ہے:۔

۱۔ گزشتہ گناہوں پر ندامت

۲۔ اس بات کا عزم بالجزم کہ گناہ کا ارتکاب دوبارہ نہیں کرے گا۔

۳۔ مخلوق خدا کے حقوق کی واپسی۔

۴۔ ضایع شدہ فریضہ کی بجا آوری اور اس کی کما حقہ ادائیگی۔

۵۔اس بات کا قصد کہ جو گوشت حرام سے بنا ہے اسے اپنے حزن وملال کے ذریعے اس قدر پگھلا دے کہ جلد ہڈیوں کے ساتھ جا ملے اور پھران کے درمیان نیا گوشت ابھر آئے۔

٦۔بدن کو اطاعت کے درد کا مزہ اس طرح چکھایا جائے جس طرح اس نے معصیت کا لطف اٹھایا تھا اور پھر تم کہہ سکتے ہو"استغفر اللہ"۔

☆ اس شخص پر تعجب کرتا ہوں جو جانتا ہو کہ خدا رزق کا ضامن ہے' اس کی مقدار مقرر کر دی ہے اور اس شخص کی کوشش اس روزی کو نہیں بڑھا سکتی جو اس کے لئے مقدر ہو چکی ہے اس پر بھی وہ روزی کی طلب میں حرص کرتا ہے۔

☆ اس شخص پر تعجب ہے جو ہر روز دیکھتا ہے کہ اس کی عمر میں کمی ہوتی جا رہی ہے پھر بھی موت کے لئے کوئی کام نہیں کرتا۔

☆ اصابت رائے اقبال ودولت سے وابستہ ہے۔اگر یہ ہے تو وہ بھی ہوتی ہے' اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں ہوتی۔

☆ اطمینان سے کام کرنا اچھی صفت ہے۔

☆ اطمینان قلب سے کام لینا ہوشیاری ہے۔

☆ اطاعت ان لوگوں کی تم پر فرض ہے جن کی عدم معرفت پر تمہارا عذر

قابل قبول نہ ہوگا۔

☆ اقوال میں صداقت اور اعمال میں اخلاص اختیار کرو۔

☆ (جو) اقتدار حاصل کرتا ہے وہ جانبداری (اختیار کا غلط استعمال) کرنے لگتا ہے۔

☆ اگر تو اپنے بھائی سے محبت نہیں کرتا تو تو اس کا بھائی ہی نہیں ہے۔

☆ اگر بزرگوں کی طرح تم نے صبر کیا تو خیر ورنہ چوپاؤں کی طرح ایک دن بھول جاؤ گے۔

☆ اللہ کے معنی ہیں وہ جس کے بارے میں مخلوق حیران ہو اور اس کی طرف پناہ لی جائے۔ اللہ وہ ہے جو آنکھوں کے ادراک سے پوشیدہ اور وہم وگمان سے مخفی ہے۔

☆ اللہ وہ ذات ہے کہ جب حاجات اور مشکلات کے وقت مخلوق کی ہر طرف سے امیدیں منقطع ہو جائیں تو اس کی طرف پناہ ملے۔

☆ اللہ کی یاد میں مصروف رہو کہ یہ ہر ذکر سے اچھا اور بہتر ذکر ہے۔

☆ اللہ نے بھلائی کے لئے اہل حق کے لئے ستون اور اطاعت کے لئے سامان حفاظت مہیا کیا ہے۔ ہر اطاعت کے موقع پر تمہارے لئے نصرت اور تائید دستگیری کے لئے موجود ہوتی ہے۔

☆ اللہ کا ایک فرشتہ ہر روز یہ ندا کرتا ہے کہ موت کے لئے اولاد پیدا کرو‘

برباد ہونے کے لئے جمع کرو اور تباہ ہونے کے لئے عمارتیں کھڑی کرو۔ (مطلب یہ ہے دنیا کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔)

☆ اللہ سے ڈرو چاہے وہ کم ہی ہو اور اپنے اور اللہ کے درمیان کچھ پردہ رکھو چاہے وہ باریک سا ہی ہو۔

☆ اللہ جس بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اسے علم و دانش سے محروم کر دیتا ہے۔

☆ اللہ کا کم سے کم حق جو تم پر عائد ہوتا ہے یہ ہے کہ اس کی نعمتوں سے گناہوں میں مدد نہ لو۔

☆ اللہ نے اپنی اطاعت پر ثواب اور اپنی معصیت پر سزا اس لئے رکھی ہے کہ اپنے بندوں کو عذاب سے دور کرے اور جنت کی طرف گھیر کر لے جائے۔

☆ اللہ کے ہاں اجر کے لئے دولتمندوں کا فقیروں سے عجز و انکساری برتنا کتنا اچھا ہے اور اس سے اچھا فقراء کا اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے دولتمندوں کے مقابلے میں غرور سے پیش آنا ہے۔

☆ اللہ نے تم پر میری (علیؑ کی) ولایت کا حق مقرر فرمایا ہے (کہ تم میری اطاعت کرو) اور تمہارے لئے مجھ پر اس قسم کا حق مقرر کر رکھا ہے (کہ میں تمہیں تمام امور میں مساوی سمجھوں)

☆ اللہ کے اس قول "انما اموالکم واولادکم فتنة" (تمہارے مال

اور تمہاری اولاد تمہارے لئے فتنہ یعنی آزمائش ہیں) کے متعلق فرمایا:
اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ اپنے بندوں کو مال اور اولاد کے ذریعے
آزماتا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ اس کی عطا پر کون ناراض ہوتا ہے
اور اس کی تقسیم پر کون راضی ہوتا ہے۔ اگر چہ اللہ خود ان کے نفسوں
سے زیادہ ان سے باخبر ہے لیکن (آزمائش) اس لئے ہے کہ جن افعال
کے ذریعے وہ ثواب اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے وہ ظاہر ہو جائیں۔

☆ اللہ سے ڈرو اس شخص کے ڈرنے کی مانند جو دنیا کی وابستگیوں کو چھوڑ کر برائیوں سے بچا رہے اور اچھائیوں کے لئے اس وقفہ حیات میں تیز گامی کے ساتھ چلے اور خطروں کے پیش نظر نیکیوں کی طرف قدم بڑھائے اور اپنی قرار گاہ اور اعمال کے نتیجہ اور انجام کار کی منزل پر نظر رکھے۔

☆ (جب) اللہ سے کوئی حاجت طلب کرو تو پہلے رسول خدؐ پر درود بھیجو پھر اپنی حاجت مانگو کیونکہ خداوند عالم اس سے بلند تر ہے کہ اس سے دو حاجتیں طلب کی جائیں اور وہ ایک پوری کر دے اور دوسری روک لے۔

☆ امام اپنی مخلوق کا خدا نے مجھے (علیؑ) بنایا ہے اور مجھ پر فرض قرار دیا کہ میری خوراک اور پوشاک کمزور لوگوں جیسی ہو تاکہ غریب لوگ میرے

فقر کی اقتدا کر سکیں اور امیر لوگوں کو ان کی تونگری سرکش نہ بنا دے۔

☆ آئمہ برحقؑ پر خدا نے فرض قرار دیا ہے کہ وہ خود کو کمزور لوگوں جیسی زندگی کے مطابق بنائیں تاکہ فقیر کا فقر اسے پریشان نہ کر دے۔

☆ آئمہ برحقؑ کے لئے ضروری ہے کہ وہ خوراک اور لباس کے معاملے میں رعیت کے مالی لحاظ سے کمزور ترین شخص کی طرح زندگی گزاریں اور ان پر کسی قسم کی فوقیت نہ جتلائیں تاکہ جب کوئی غریب انسان انہیں دیکھے تو اپنی حالت پر خدا سے راضی ہو اور اگر کوئی امیر شخص انہیں دیکھے تو اس کے شکر و تواضع اور فروتنی میں اضافہ ہو۔

☆ آگاہ رہنا چاہیے کہ ہر ماموم کے لئے ایک امام ہوتا ہے جس کی وہ اقتداء کرتا ہے اور جس کے نور علم سے وہ روشنی حاصل کرتا ہے اور تمہیں اس بات سے بھی آگاہ رہنا چاہیے کہ تمہارے امامؑ نے اس دنیا سے اپنی دو چادروں پر اور اس کی خوراک سے صرف دو روٹیوں پر اکتفا کیا ہے۔

☆ امام پر صرف ان امور کی انجام دہی فرض ہے جو اسے اپنے رب کی طرف سے سونپے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں: لوگوں کو پوری طرح نصیحت کرنا' ان کی خیر خواہی کی مکمل کوشش کرنا' سنت کو زندہ کرنا' حدود کو ان کے مستحقین پر جاری کرنا اور ان کو ان کا حصہ عطا کرنا۔

☆ امام کا فرض ہے وہ خدائی فرامین (احکام) کے مطابق فیصلہ کرے اور امانت کو ادا کرے۔ جب وہ ایسا کرے گا' تو لوگوں کے لئے فرض بن جاتا ہے کہ وہ اس کی اطاعت کریں اور جب انہیں پکارا جائے تو لبیک کہیں۔

☆ امام قلب عاقل' زبان شیرین اور حق کے قیام کے لئے جرات مند دل کا حامل ہوتا ہے۔

☆ امام ظاہر کرتا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو لوگوں کا امام قرار دے اس پر لازم ہے کہ وہ دوسروں کو تعلیم دے اور اگر کسی کو تعلیم دینا چاہے تو زبان کے ساتھ تعلیم دینے سے پہلے اپنی سیرت کے ساتھ تعلیم دے۔

☆ امر الٰہی کو وہی شخص قائم کر سکتا ہے جو نہ تو حق کے معاملے میں کسی سے نرمی برتے' نہ عجز و کمزوری کا اظہار کرے اور نہ ہی حرص و طمع کی پیروی کرے۔

☆ امامت کے امر کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہوتا ہے جو اس معاملہ میں سب سے زیادہ طاقتور ہو اور امر الٰہی کو سب سے بہتر جانتا ہو تا کہ اگر کوئی اس کی طرف مائل ہو تو اس کی خطاؤں سے درگزر کرے اور اگر کوئی انکار کرے تو اس سے جنگ کرے (اور اسے راہِ راست پر لائے)

☆ (جو) امام امامت کا مستحق ہوتا ہے اس کی کچھ علامتیں ہیں:۔

ان میں ایک تو یہ ہے کہ وہ جانتا ہو کہ وہ تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہے۔فتویٰ دینے میں لغزش نہیں کرتا۔غلط جواب نہیں دیتا۔نہ اس سے بھول چوک ہوتی ہے۔نہ ہی سہو ونسیان ہوتا ہے اور وہ دنیاوی امور میں مشغول نہیں ہوتا۔دوسرے یہ کہ وہ خدا کے حلال وحرام کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہو۔اسی طرح خدا کے تمام احکام' امر ونہی کو تمام دینا سے بہتر سمجھتا ہو۔غرض کہ جن چیزوں کی دنیا کو ضرورت ہوتی ہے انہی کے بارے میں وہ امام کی محتاج ہوتی ہے اور امام تمام دنیا سے بے نیاز ہوتا ہے۔تیسرے یہ کہ امام سب لوگوں سے زیادہ شجاع ہوتا ہے کیونکہ وہ مومنین کے لئے مرجع (جس کی طرف رجوع کیا جائے) کی حیثیت رکھتا ہے۔اگر وہ میدان جنگ سے بھاگ نکلے تو اس کی وجہ سے دوسرے لوگ بھی بھاگ جائیں گے۔چوتھے یہ کہ امام تمام لوگوں سے زیادہ سخی ہوتا ہے خواہ پوری دنیا بخیل بن جائے کیونکہ امام اگر بخیل ہوگا تو وہ مسلمانوں کے اس مال میں بھی بخل سے کام لے گا جو اس کے قبضے میں ہوتا ہے۔پانچویں یہ کہ امام تمام گناہوں سے معصوم ہوتا ہے اور اسی ذریعہ سے ہی وہ غیر معصوم ماموریں سے ممتاز ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ معصوم نہ ہو تو اس کے

لئے امکان ہوتا ہے کہ وہ بھی دوسرے لوگوں کی طرح تباہ کن گناہوں‘ مہلک لذتوں اور شہوتوں کے گرداب میں پھنس جائے گا۔

☆ امامت امت کا نظام ہے۔

☆ امر امامت سنبھالنے والے کا وہی مقام ہے جو موتیوں کی لڑی میں دھاگے کا ہوتا ہے کہ وہ ان موتیوں کو ایک لڑی میں پروئے رکھتا ہے۔اگر وہ ٹوٹ جائے تو تمام موتی بکھر جائیں اور پھر کسی طرح اکٹھا نہ ہوسکیں۔

☆ امانت افضل ایمان اور خیانت بہت بڑی بداخلاقی ہے۔

☆ امانت لوٹا دیا کرو خواہ انبیاء کی اولاد کے قاتلوں ہی کی کیوں نہ ہو یا حسینؑ ابن علیؑ کے قاتل ہی کی کیوں نہ ہو۔

☆ امانت اور وفاداری کی سچائی اور جھوٹ اور افتراء اعمال کی خیانت ہے۔

☆ امانت جو تمہیں سپرد کرے اس سے خیانت نہ کرو خواہ وہ تم سے خیانت کرے۔اسی طرح اس کے راز کو افشاء نہ کرو خواہ وہ تمہارے راز کو فاش کردے۔(کیونکہ راز بھی امانت ہے)

☆ امانت کا اس کو پاس نہیں ہوتا جس کا ایمان نہیں۔

☆ امکان پیدا ہونے سے پہلے کسی کام میں جلد بازی کرنا اور موقع آنے

پر دیر کرنا دونوں حماقتوں میں داخل ہیں۔

☆ انجام بینی غور وفکر سے حاصل ہوتی ہے۔

☆ انبیاء علیہم السلام کی ہدایت کو قبول کرو۔ان کے لائے ہوئے احکام کو دل سے مان لو اور ان کی تابعداری اختیار کرو کہ ان کی شفاعت نصیب ہو۔

☆ امید ایک غمگسار دوست ہے۔

☆ امید کی کوئی انتہا نہیں۔

☆ امید موت کا حجاب ہے۔

☆ امیدوار کو نرمی سے جواب دے دینا لمبے وعدوں سے اچھا ہے۔

☆ امیدیں اپنی جو شخص کسی انسان سے رکھے گا وہ اس سے خوف بھی کھائے گا۔

☆ (اے لوگو) امیدوں کو کم کرنا اور نعمتوں کا شکر ادا کرنا اور حرام چیزوں سے دامن بچانا ہی زہد و ورع ہے۔اگر (دامن امید کو سمیٹنا) تمہارے لئے مشکل ہو جائے تو اتنا تو ہو کہ حرام تمہارے صبر و شکیب پر غالب نہ آ جائے اور نعمتوں کے وقت شکر کو نہ بھول جاؤ۔اللہ نے روشن اور کھلی ہوئی دلیلوں سے اور حجت تمام کرنے والی واضح کتابوں کے ذریعہ تمہارے لئے حیل و حجت کا موقع نہیں رہنے دیا۔

☆ امور کی کامیابی کے لئے بہترین چیز اللہ کا ذکر ہے۔
☆ انصاف نیکیوں کی جڑ اور ظلم ہلاکت ہے۔
☆ انصاف اچھا حاکم ہے۔
☆ انصاف بزرگی ہے۔سچائی انصاف کی ساتھی اور خواہش نفس انصاف اور عقل کی دشمن ہے۔
☆ انصاف پرستی اچھے لوگوں کی صفت ہے۔
☆ انصاف مخلوق کی بقاء کا باعث اور ظلم رعیت کی ہلاکت کا موجب ہے۔
☆ انصاف حکومت کی زینت اور معافی قوت واقتدار کی زکوۃ ہے۔
☆ انصاف لوگوں کے بار (بوجھ) اپنی گردن پر اٹھانے سے روکتا ہے۔
☆ انصاف سب جھگڑے مٹا کر باہمی میل جول اور محبت پیدا کرتا ہے۔
☆ انصاف وعدل سے بہتر کوئی سیاست نہیں۔
☆ انصاف کرو کہ حکومت قائم رہے۔سخاوت کرو کہ عزت ملے۔
☆ انصاف سے فیصلہ کرو کہ لوگ تمہاری عزت کریں۔
☆ انصاف کو ہر شخص پسند کرتا ہے۔
☆ انصاف فیصلوں کی زندگی ہے۔
☆ انار کو اس کے گودے کے ساتھ کھاؤ کہ معدہ کو صاف کرتا ہے۔انار کے ہر دانہ میں جو معدہ میں جائے قلب کے لئے باعث حیات ہے'

نفس کو منور کرنا ہے اور چالیس روز تک شیطانی وسوسوں کو دفع کرتا رہتا ہے۔

☆ انسان کے سینے کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جو انسان میں ایک عجیب ترین شے ہے جس کو دل کہتے ہے اس میں حکمت و دانش ہے چند مادے اور اس کے خلاف اس کی اضداد واقع ہیں ۔اگر دل پر امیدیں چھا جائیں تو طمع اس کو ذلیل وخوار کردیتی ہے اور اگر طمع جوش میں آجائے تو حرص اس کو ہلاک کردیتی ہے اور اگر مایوسی چھاجائے تو حسرت واندوہ اس کو مار دیتے ہیں ۔ اگر غضب اس پر غالب ہوتو اس کا خشم اورتندی شدید ہوجاتے ہیں اوراگر وہ اس کی رضا کو پالے تو خودداری کو بھول جاتا ہے۔اگر خوف اس کو گھیر لے تو کاموں میں مشغولیت کم ہوجاتی ہے ۔اگر امن اس پر چھا جائے تو غرور اس پر قبضہ کرلیتا ہے۔اس کو رنج واندوہ پہنچے تو بیتابی رسوا کرتی ہے ۔اگر مال ہاتھ آئے تو دارائی (آقائی) اس کو سرکش کردیتی ہے۔اگر ناداری وفاقہ کشی آگھیرے تو بلاؤں میں گھر جاتا ہے اور اگر بھوک میں مبتلا ہوتو ناتواں ہوجاتا ہے اور اگر سیری زیادہ ہوجائے تو پرشکمی تکلیف پہنچاتی ہے اور ہر افراط (زیادتی) باعث فساد اور تباہی ہوجاتی ہے۔

☆ انسان کے لئے دو فضیلتیں ہیں۔ عقل اور نطق۔ پس عقل سے وہ فائدہ اٹھاتا ہے اور نطق سے فائدہ پہنچاتا ہے۔

☆ انسان ترازو سے زیادہ مشابہ ہے یا تو جہالت کی وجہ سے اس کا پلڑا اوپر اٹھ جاتا ہے یا پھر علم کے سبب اس کا یہ پلڑا بھاری ہو جاتا ہے۔

☆ انسان کی بنیادی چیز اس کا فہم وشعور ہے۔اس کا دین اس کی عقل ہے اور جہاں وہ انہیں استعمال کرتا ہے وہاں اس کی مروت کا پتہ چلتا ہے۔

☆ انسان کی گفتگو سے اس کا وزن کیا جاتا ہے اور اس کے کاموں سے اس کی قیمت لگائی جاتی ہے۔

☆ انسان کی قدر و قیمت اس کی عقل ہے نہ کہ اس کی شکل وصورت۔ اس کی ہمت وکوشش سے اس کا معیار جانا جاتا ہے نہ کہ اس نے جمع کردہ مال ودولت سے۔(مقصد یہ ہے کہ انسان کی اہمیت کا دارومدار عقل پر ہے)۔

☆ انسان بابصیرت زیادہ وہ ہے جو اپنے عیبوں کو دیکھے اور گناہوں کا قلع قمع کرے۔

☆ انسان اپنے تجربے کو محفوظ رکھے اور اس کے مطابق کام کرے۔(یعنی اپنی زندگی کے تجربات سے فائدہ اٹھائے۔)

☆ انسان کتنا ہی ہوشیاری سے کام کرے مگر تقدیر اس کی تدبیر پر غالب

آ جاتی ہے۔

☆ انسان کی خود پسندی اس کے عقل کے حریفوں (دشمنوں) میں سے ہے۔

☆ انسان قول وفعل سے پرکھا جاتا ہے۔ پس ایسا قول وفعل اختیار کرو جس پر پورے اترو۔

☆ انسان کو اگر ہمیشہ آرام حاصل رہے تو اسے آرام کی قدر نہیں ہوتی۔

☆ انسان کا کمال تین باتوں سے ہے۔ مصیبتوں میں صبر کرنا' مطالب کے حصول میں ناجائز باتوں سے بچنا اور سائلوں کی حاجت روائی کرنا۔ (یعنی سوال کرنے والوں کی ضروریات پوری کرنا۔)

☆ انسان کو جودوکرم (سخاوت) اور ایفائے عہد کے زیور سے آراستہ ہونا چاہیے۔

☆ انسان کا مرتبہ اس کی ہمت سے ہے نہ کہ مال ودولت سے۔

☆ انسان کی جتنی ہمت ہوگی اتنی ہی اس کی قدر و قیمت ہوگی اور جتنی جوانمردی اور مروت ہوگی اتنی ہی راستگوئی (سچائی) ہوگی اور جتنی حمیت اور خودداری ہوگی اتنی ہی شجاعت ہوگی اور جتنی غیرت ہوگی اتنی ہی پاکدامنی ہوگی۔

☆ انسان کا ہر سانس ایک قدم ہے جو اسے موت کی طرف بڑھائے لئے

جا رہا ہے۔(مطلب یہ کہ انسان کا ہر سانس موت کی طرف لے جاتا ہے۔)

☆ انسان اپنی زبان کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔

☆ انسان اپنے راز کو خود ہی محفوظ رکھ سکتا ہے۔

☆ انسان کا ساتھ کوئی چیز نہیں دیتی اعمال صالحہ (نیک اعمال) کے سوا۔

☆ انسان کا علم جب زیادہ ہوتا ہے تو اس کا ادب (تہذیب واخلاق) بھی زیادہ ہوتا ہے اور اس کو اپنے رب کا خوف دوگنا ہو جاتا ہے۔

☆ انسان اپنی آرزوؤں پر ہی نگاہیں جمائے رکھتا ہے جس سے اسے اپنی موت نظر نہیں آتی ہے۔

☆ اولاد کے مرنے پر آدمی کو نیند آ جاتی ہے مگر مال کے چھن جانے پر اس کو نیند نہیں آتی۔

☆ ایثار اعلیٰ ترین بزرگی ہے۔

☆ ایثار اعلیٰ ترین (بلند درجہ کا) ایمان ہے۔

☆ ایثار اعلیٰ ترین نیکی ہے۔

☆ ایثار احسن (عمدہ) نیکی اور ایمان کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔

☆ ایثار احسان کی انتہا ہے۔

☆ ایثار عمدہ ترین احسان ہے۔

☆ ایثار شریف ترین بزرگی ہے۔

☆ ایثار بزرگی کا اعلیٰ ترین مرتبہ اور افضل ترین خصلت ہے۔

☆ ایثار نیک لوگوں کی عادت اور اچھے لوگوں کی خصلت ہے۔

☆ ایثار افضل ترین عبادت اور بلند ترین سرداری ہے۔

☆ ایثار فضیلت ہے اور ذخیرہ اندوزی رذالت (کمینگی) ہے۔

☆ ایثار افضل ترین سخاوت ہے۔

☆ ایثار کے ذریعے ہی شریفوں کے جوہر اپنے نفس پر کھلتے ہیں۔

☆ ایثار کرکے ہی تم اپنے نفسوں پر لوگوں کو غلام بنا سکتے ہو۔

☆ ایثار کا جو شخص مظاہرہ کرتا ہے (اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتا ہے) وہ فضیلت کا حقدار ہوتا ہے۔

☆ ایثار جو شخص کرتا ہے وہ مردانگی کی حدوں کو چھو لیتا ہے۔

☆ ایثار کرنے والے اعراف (بہشت اور دوزخ کا درمیانی طبقہ) کے لوگوں میں ہیں۔

☆ ایثار نیک بندوں کی خصلت اور ذخیرہ اندوزی کرنا بدکاروں کی عادت ہے۔

☆ اے تاجرو! پہلے فقہ پھر تجارت' پہلے فقہ پھر تجارت' پہلے فقہ پھر تجارت۔ (تجارت سے پہلے فقہ کی واقفیت ضروری ہے)۔

☆ اے تاجرو! سب سے پہلے خدا سے طلب خیر کرو اور نرمی میں برکت جانو۔ خریداروں سے قریب تر ہو جاؤ۔ بردباری کو اپنی زینت بناؤ۔ قسم کھانے سے پرہیز کرو۔ جھوٹ سے دوری اختیار کرو۔ ظلم سے ڈرو۔ مظلوموں سے انصاف کرو۔ سود کے نزدیک نہ جاؤ۔ ناپ تول پوری کیا کرو۔ لوگوں کو چیزیں کم نہ دو اور زمین پر فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

☆ اے دلالو اور اے دکاندارو! قسم کم کھایا کرو کیونکہ اس طرح سے مال تو بک جائے گا لیکن منافع ختم ہو جائے گا۔

☆ اے مومن! یہ علم وادب تیری جان کی قیمت ہے لہٰذا ان کے حصول کی کوشش کرو۔ کیونکہ تیرے علم وادب میں جس قدر اضافہ ہوتا جائے گا اتنا ہی تیری قدر و قیمت میں اضافہ ہوگا۔

☆ اے لوگو! تمہیں یہ معلوم ہے کہ ناموس خون' مال غنیمت (نفاذ) احکام اور مسلمانوں کی امامت و پیشوائی کے لئے کسی طرح مناسب نہیں کہ حاکم بخیل ہو' کیونکہ اس طرح اس کا دانت مسلمانوں کے مال پر لگا رہے گا' نہ جاہل ہو کہ وہ اپنی جہالت سے گمراہ کر دے گا' نہ کج خلق ہو کہ وہ تندمزاجی کے چرکے لگاتا رہے گا۔ نہ مال و دولت میں بے راہ روی کرنے والا ہو کہ وہ کچھ لوگوں کو دے گا اور کچھ کو محروم کر دے

گا' نہ فیصلہ کرنے کے لئے رشوت لینے والا ہو کہ وہ دوسروں کے حقوق کو رائیگاں کر دے گا اور انجام تک نہ پہنچائے گا اور نہ ہی سنت کو بیکار کر دینے والا ہو کہ وہ امت کو تباہ و برباد کر دے گا۔

☆ اے لوگو! دنیا میں زہد اختیار کرو کیونکہ دنیا کا عیش تھوڑا اور اس کی خوبیاں کم ہیں۔ دنیا چلی جانے والی سرائے اور مقام غم واندوہ ہے۔ یہ دنیا ہے کہ موت کو نزدیک اور آرزوؤں کو دور کرتی ہے اور آنکھوں کو فشار (دبانا) کرتی ہے۔ یہ ایک سرکش گھوڑا ہے جو دوڑ رہا ہے اور خیانت کرتا ہے۔

☆ اے دنیا کے بندو! تمہارے اعمال اسی (دنیا) کے لئے ہیں۔ دن میں تم خرید وفروخت میں مشغول ہو اور رات کو اپنے بستروں پر کروٹیں بدلتے رہتے ہو اور آخرت سے غافل ہو اور نیک عمل کے لئے تاخیر کرتے ہو۔ پس کب طلب آخرت میں تفکر کرو گے؟ کب زاد راہ اختیار کرو گے اور کب روز قیامت کے لئے کام انجام دو گے؟۔

☆ اے لوگو! میں تم میں ایسا ہوں جیسے آل فرعون میں ہارونؑ تھے۔ بنی اسرائیل میں بابِ حطہ (بخشش کا دردازہ) تھا اور قوم نوحؑ میں کشتی نوحؑ تھی۔ میں ہی نباء عظیم (بہت بڑی خبر) اور صدیق اکبر

ہوں۔عنقریب تم کو اس بات کا علم ہو جائے گا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

☆ اے لوگو! میرے اس دنیا سے چلے جانے سے پہلے مجھ سے جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو۔تم مجھ سے پوچھو کیونکہ میرے پاس اولین و آخرین کا علم ہے۔(سلونی...قبل ان تفقدونی)

☆ خبردار بخدا! اگر میرے لئے مسند بچھا دی جائے تو میں توریت والوں کے درمیان ان کی توریت کے مطابق فیصلہ کروں' انجیل والوں کے لئے انجیل کے مطابق فیصلہ دوں۔۔۔

پھر فرمایا: تم مجھ سے پوچھو اس سے پہلے کہ تم مجھے نہ پاؤ۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور زندگی کو پیدا کیا ہے اگر تم مجھ سے ایک اک آیت کے بارے میں سوال کرو تو میں تمہیں ان کے نازل ہونے کا وقت بتاؤں گا اور یہ کہ کس کس بارے میں نازل ہوئیں۔

(جب حضرت علیؑ کی خلافت کی بیعت کی گئی تو آپ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا:)

☆ اے لوگو! اہل ہدایت کے قلت کی بنا پر ہدایت کی راہوں پر (چلنے سے) نہ گھبراؤ کیونکہ لوگ ایسے دسترخوان پر ٹوٹ پڑتے ہیں جس میں

شکم سیری کم اور بھوک زیادہ ہوتی ہے۔

☆ اے فرزند نباتہ !اس جگہ (نجف اشرف) کی پچھلی طرف تمام مومن مردوں اور عورتوں کی ارواح نور کے قالبوں اور نور کے منبروں پر ہیں۔ (وادی السلام جہاں مومنین کی ارواح رہتی ہیں)

☆ (اے) فرزند نباتہ! اگر تمہاری آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے جائیں تو تم پچھلی طرف مؤمنین کی روحوں کو دیکھو گے کہ حلقے بنائے ہوئے ایک دوسرے سے مل رہی ہیں اور باتیں کر رہی ہیں۔ یاد رکھو کہ یہاں پچھلی طرف ہر مومن کی روح موجود ہے جبکہ وادی برہوت میں ہر کافر کی روح موجود ہے۔

☆ ایک بات پر نہ جمنا شک کی علامت ہے۔

☆ ایک حق فرزند کا باپ پر ہوتا ہے اور باپ کا فرزند پر ہوتا ہے۔ باپ کا فرزند پر یہ حق ہے کہ وہ سوائے اللہ کی معصیت کے ہر بات میں اس کی اطاعت کرے اور فرزند کا باپ پر حق یہ ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے' اچھے آداب واخلاق سے آراستہ کرے اور قرآن کی اس کو تعلیم دے۔

☆ ایک ایسا گھر ہے یہ دنیا کہ جو بلاؤں میں گھرا ہوا ہے اور فریب کاریوں میں شہرت یافتہ ہے۔ اس کے حالات کبھی یکساں نہیں رہتے اور نہ اس میں خودکشی کرنے والے صحیح وسالم رہ سکتے ہیں۔ اس کے

حالات مختلف اور بدلنے والے ہیں۔خوش گزرانی کی صورت میں اس میں قابل مذمت اور امن وسلامتی کا اس میں پتہ نہیں۔اس میں رہنے والے تیراندازی کے ایسے نشانے ہیں جن پر دنیا اپنے تیر چلاتی رہتی ہے اور موت کی صورت میں انہیں فنا کرتی رہتی ہے۔

☆ ایک سخت زمانہ لوگوں پر آئے گا جس میں مالدار اپنے اموال کو روکے رکھیں گے۔حالانکہ انہیں اس کی اجازت نہ ہوگی کیونکہ اللہ فرماتا ہے کہ آپس کی بزرگی کو مت بھولو (البقرہ ۲۳۷) اس زمانے میں کمینے اور شریر لوگ ذلیل نہ سمجھے جائیں گے۔مجبور لوگوں سے خرید وفروخت کا معاملہ کیا جائے گا حالانکہ رسول اکرمؐ نے مجبوروں کے ساتھ معاملہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

☆ ایمان کی راہ سب راہوں سے واضح اور سب چراغوں سے زیادہ نورانی ہے۔

☆ ایمان سے نیکیوں پر استدلال کیا جاتا ہے اور نیکیوں سے ایمان پر دلیل لائی جاتی ہے۔

☆ ایمان سے علم کی دنیا آباد ہوتی ہے اور علم کی بدولت موت سے ڈرا جاتا ہے۔

☆ ایمان سب سے اعلیٰ مقصود اور اخلاص سب سے بزرگ مرتبہ ہے۔

☆ ایمان اور عمل دونوں حقیقی بھائی اور رفیق ہیں اور اللہ ایک کو دوسرے کے بغیر قبول نہیں کرتا۔

☆ ایمان چار ستونوں پر قائم ہے: صبر' یقین' عدل اور جہاد۔ پھر عدل کی کی چار شاخیں ہیں: اشتیاق' خوف' دنیا سے بے اعتنائی اور انتظار۔

☆ ایمان دل سے پہچاننا' زبان سے اقرار کرنا اور اعضاء سے عمل کرنا ہے۔

☆ ایمان والوں کے گمان سے ڈرتے رہو کیونکہ خداوند عالم نے حق کو ان کی زبانوں پر قرار دیا ہے۔

☆ ایمان والوں کا یعسوب (امیر) میں (علیؑ) ہوں اور بدکرداروں کا یعسوب مال ہے۔

☆ ایمان حق کی اساس (بنیاد) ہے' حق ہدایت کا راستہ ہے' اس کی تلوار مکمل آراستگی اور دنیا اس کی جولانگاہ ہے۔

☆ ایمان دو امانتوں میں افضل امانت ہے اور بہت بڑی بداخلاقی خیانت ہے۔

☆ ایمان ایک درخت ہے' یقین اس کی جڑ ہے' تقویٰ اس کی شاخ ہے' حیا اس کا نور ہے اور سخاوت اس کا پھل ہے۔

☆ ایمان کی جڑ امر الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہے۔

☆ ایمان دل کی معرفت' زبان کے قول اور ارکان کے عمل کا نام ہے۔

☆ ایمان عمل خالص کا نام ہے۔

☆ ایمان بلاؤں پر صبر اور نعمتوں پر شکر کا نام ہے۔

☆ ایمان کا جزو اعلیٰ صدق ہے۔

☆ ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ حق کو باطل پر ترجیح دو خواہ حق سے تمہارا نقصان اور باطل سے تمہیں فائدہ ہو۔

☆ ایمان کسی بندے کا اس وقت تک پختہ اور صادق نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ وثوق واطمینان کی اس منزل تک نہ پہنچ جائے کہ جو کچھ خدا کے ہاتھ میں ہے وہ اس سے زیادہ باوثوق ہو جو خود اس کے ہاتھ میں ہے۔

☆ ایمان اگر صرف زبانی اقرار ہوتا تو پھر نماز' روزہ اور حلال وحرام نازل کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

☆ (جو یہ کہتا ہے کہ) ایمان عمل کے بغیر بھی ہوسکتا ہے وہ شخص (جو یہ کہتا ہے) ملعون ہے' ملعون ہے۔

☆ ایمان کسی بندے کا اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب تک مزاح اور سنجیدگی میں خدا سے نہ ڈرے۔

☆ (اپنے) ایمان کی حقیقت کو کوئی بندہ اس وقت تک ہرگز مکمل نہیں

کرسکتا جب تک کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات اور شہوات پر اپنے دین کو ترجیح نہ دے۔ اس طرح بندہ اس وقت تک تباہ و برباد نہیں ہوگا جب تک کہ وہ اپنی شہوتوں اور نفسانی خواہشات کو اپنے دین پر ترجیح نہ دے۔

☆ ایمان مومن کا اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک وہ آسودگی کو آزمائش نیز آزمائشوں اور بلاؤں کو نعمت نہ سمجھے۔

☆ افضل ایمان سب سے اچھا یقین ہے۔

☆ ایمان کی ایک قسم یہ ہے کہ جو دلوں میں ثابت اور مستقل ہو اور ایک قسم وہ جو ایک مقررہ وقت تک دلوں اور سینوں کے درمیان ہوتا ہے جو ایک مخصوص مدت تک وہاں رہتا ہے۔ اگر تمہیں کسی کے بارے میں معلوم کرنا ہو کہ اس کا ایمان پختہ ہے یا عارضی تو تم اس کے مرنے کے وقت تک توقف سے کام لو۔ جب اسے موت آئے گی تو سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

☆ کوئی بندہ ایمان کا مزہ اس وقت تک نہیں چکھے گا جب تک وہ سنجیدگی اور غیر سنجیدگی دونوں حالتوں میں جھوٹ بولنا ترک نہ کر دے۔

☆ ایمان کا مزہ کوئی بندہ اس وقت تک نہیں چکھے گا جب تک وہ اس بات کا یقین نہ کر لے کہ جو چیز اس تک پہنچی ہے اس کو پہنچنا ہی تھا اور وہ ٹل

نہیں سکتی تھی۔ نیز جو چیز اس تک نہیں پہنچی اس کو اس تک نہیں پہنچنا تھا اور وہ اس کے حصہ میں نہیں تھی۔ نفع اور نقصان صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔

☆ ایمان کی حقیقت کا مزہ انسان اسی وقت چکھ سکتا ہے جب اس میں یہ تین خصلتیں ہوں:۔

ا۔ دین میں غور وفکر سے کام لینا۔

۲۔ مصیبتوں پر صبر کرنا۔

۳۔ معاشرہ وکاروبار میں حسن تدبیر سے کام لینا۔

☆ ایمان کی علامت یہ ہے کہ جہاں تمہارے لئے سچائی باعث نقصان ہو اسے جھوٹ پر ترجیح دو خواہ وہ تمہارے فائدے کا باعث ہو رہا ہو۔ تمہاری باتیں تمہارے عمل سے زیادہ نہ ہوں اور دوسروں کے متعلق بات کرنے میں اللہ کا خوف کرتے رہو۔

☆ ایمان ایک لمظہ کی صورت میں دل میں ظاہر ہوتا ہے۔ جوں جوں ایمان بڑھتا جاتا ہے وہ لمظہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ (لمظہ سفید نقطہ یا اس کی مانند سفید نشان کو کہتے ہیں)

☆ ایمان کے ساتھ نیک اعمال پر دلیل قائم کی جا سکتی ہے اور نیک اعمال کے ساتھ ایمان پر۔ نیز ایمان کے ساتھ ہی علم کی آبادی ہوتی

ہے۔ (اور) نیک اعمال کے ساتھ فقہ کی آبادی ہوتی ہے۔

☆ ایمان کے ستونوں میں پاکدامنی اور بقدر کفایت کسی چیز پر راضی رہنا بھی ہے۔

☆ ایمان کے لحاظ سے سب مومنین میں افضل وہ ہوتا ہے جس کا لین دین اور خوشی وناخوشی سب کچھ اللہ کے لئے ہو۔

☆ اے فرزند آدمؑ! تو نے اپنی غذا سے جو زیادہ کمایا ہے اس میں سے دوسرے کا خزانچی ہے۔

☆ اہل مروت سے جب کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو خدائے مہربان اپنے دستِ قدرت سے انہیں اٹھاتا ہے۔

☆ اہل ایمان کے گمان سے ڈرتے رہو کیونکہ خداوند عالم نے حق کو ان کی زبانوں پر قرار دیا ہے۔

☆ اے لوگو! اس اللہ سے ڈرو کہ اگر تم کچھ کہو تو وہ سنتا ہے اور دل میں چھپا کر رکھو تو وہ جان لیتا ہے۔ اس موت کی طرف بڑھنے کا سامان کرو جس سے بھاگے تو وہ تمہیں پالے گی اور اگر ٹھہرے تو وہ تمہیں گرفت میں لے لے گی اور اگر تم اسے بھول بھی جاؤ تو وہ تمہیں یاد رکھے گی۔

☆ اے فرزند آدمؑ! اپنے مال میں اپنے وصی خود بنو اور جو تم چاہتے ہو کہ

تمہارے بعد تمہارے مال میں سے خیر خیرات کی جائے تو وہ خود انجام دے دو۔

☆ اے فرزند آدمؑ! اس دن کی فکر کرو جو ابھی آیا نہیں۔ آج کے اپنے دن پر نہ ڈال کہ جو آ چکا ہے۔ اس لئے کہ اگر ایک دن بھی تیری عمر کا باقی ہوگا تو اللہ تیرا رزق تجھ تک پہنچا دے گا۔

☆ اے لوگو! چاہیے کہ اللہ تم کو نعمت و آسائش کے موقع پر اسی طرح خائف و ترساں رکھے جس طرح تمہیں عذاب سے ہراساں دیکھتا ہے۔ بے شک جسے فراخ دستی حاصل ہو اور وہ اسے کم عذاب کی طرف بڑھنے کا سبب نہ سمجھے تو اس نے خوفناک چیز سے اپنے آپ کو مطمئن سمجھ لیا اور جو تنگدست ہو اور وہ اسے آزمائش نہ سمجھے تو اس نے اس ثواب کو ضائع کر دیا کہ جس کی آرزو اور امید کی جاتی ہے۔

☆ اے حرص و طمع کے اسیرو! باز آ جاؤ کیونکہ دنیا پر ٹوٹنے والوں کو حوادث زمانہ کے دانت پیسنے کا ہی اندیشہ کرنا چاہیے۔

☆ اے لوگو! اپنی اصلاح کا ذمہ خود ہی لو اور اپنی عادتوں کے تقاضوں سے منہ موڑ لو۔

☆ اے لوگو! اللہ سے ڈرو کیونکہ کوئی شخص بیکار نہیں پیدا کیا گیا کہ وہ کھیل کود میں پڑ جائے اور نہ اسے بے قید و بند چھوڑ دیا گیا ہے کہ بیہودگیاں

کرنے لگے اور یہ دنیا جو اس کے لئے آراستہ و پیراستہ ہے اس کی آخرت کا عوض نہیں ہوسکتی کہ جس کو اس کی غلط نگاہ نے بری صورت میں پیش کیا ہے۔ وہ فریب خوردہ جو اپنی بلند ہمتی سے دنیا حاصل کرنے میں کامیاب ہو اس دوسرے شخص کی مانند نہیں ہوسکتا جس نے تھوڑا بہت آخرت کا حصہ حاصل کرلیا ہو۔

☆ ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں عافیت کے دس اجزاء ہوں گے ان میں سے نو حصے لوگوں سے تنہائی اختیار کرنے میں ہوں گے اور ایک حصہ خاموشی میں ہوگا۔

☆ (اے سلمانؓ وا ے جندبؓ) اپنے زمانے میں محمدؐ ناطق تھے اور میں صامت۔ ہر زمانے میں صامت اور ناطق دونوں متصرف رہتے ہیں۔

☆ اختلاف سے پرہیز کرو ورنہ پراگندہ ہو جاؤ گے۔

☆ اولاد کی کمی بھی دو میں سے ایک تونگری ہے۔

☆☆☆

ب

☆ بدن کو اطاعت کے درد کا اس طرح مزہ چکھا دیا جائے جس طرح اس نے معصیت کا اٹھایا تھا۔ پھر تم کہ سکتے ہو استغفر اللہ۔

☆ بھائی چارے کے پردے میں اپنے بھائی کا حق ضائع نہ کرو کیونکہ وہ شخص قرار (سکون) نہیں پاسکتا جس کا تم حق ضائع کرو۔

☆ بھائی چارہ راہ خدا میں برادری میں اضافے کا موجب بنتا ہے۔

☆ بھائی چارہ ہر ایک منقطع ہو جاتا ہے سوائے اس بھائی چارے کے جو طمع اور لالچ سے ہٹ کر ہو۔

☆ برداشت دوستی کی زینت ہے۔

☆ (قوت) برداشت شان کو بلند کرتی ہے۔

☆ بردبار وہ ہے جو اپنے بھائیوں کو برداشت کرے۔

☆ برداشت کرو اسے جو تم پر گزرے کیونکہ اس سے عیب چھپے رہتے ہیں۔ یقیناً عقلمند وہ ہے جس کا نصف برداشت اور نصف چشم پوشی ہوتا ہے۔

☆ بہترین بھائی (برادر ایمانی) وہ ہے جس کی خیرخواہی میں نمائش بہت کم ہو۔

☆ بہترین بھائی وہ ہے جو تیرے ساتھ مکمل تعاون کرے اور اس سے بہتر وہ ہے جو تیری تمام ضروریات پوری کرے۔

☆ بہترین بھائی تیرا وہ ہے جو خداوند سبحانہ کی اطاعت کے بارے میں سختی کرے۔

☆ بہترین بھائی تیرا وہ ہے کہ جب تجھے اس کی ضرورت پیش آئے تو وہ تیری تمام ضروریات پوری کرے اور جب اسے تیری ضرورت پڑے تو تجھے زیادہ تکلیف نہ دے۔

☆ بہترین بھائی وہ ہے جس کی محبت صرف خدا کے لئے ہو۔

☆ بہترین بھائی وہ ہے جو تیرے ساتھ اچھا تعاون کرے اور اس سے بہتر وہ ہے جو تمہیں دوسروں سے بے نیاز کر دے۔

☆ بہترین بھائی وہ ہے جس کی اخوت ومحبت دنیا کے لئے نہ ہو۔

☆ بہترین بھائی وہ ہے جو خود بھی اچھائی کی طرف دوڑے اور تجھے بھی اس کی طرف کھینچ کر لے جائے۔ نیز تجھے نیکی کا حکم دے اور اس بارے میں تیری مدد کرے۔

☆ بدترین آدمی وہ ہے جو کسی کی لغزش کو معاف نہ کرے اور کسی کے عیب کو نہ چھپائے۔

☆ بہترین بھائی وہ ہے کہ اگر تو اسے کھو دے تو پھر تو خود بھی زندہ رہنا پسند نہ کرے۔

☆ بہترین بھائی وہ ہے جو اپنی صدق گفتاری کے ذریعے تجھے سچ بولنے کی دعوت دے اور اپنے اچھے اعمال کے ذریعے تجھے افضل اعمال کی طرف بلائے۔

☆ بہترین بھائی وہ ہے جو تجھے راہ ہدایت دکھائے' تجھے تقویٰ کے لئے تیار کرے اور خواہشات نفسانی کی پیروی سے باز رکھے۔

☆ بہترین بھائی وہ ہے جو نیکی کے کاموں میں تعاون کرے۔

☆ بہترین بھائی وہ ہے جو اخوت سے دوری اختیار نہ کرے۔

☆ بہترین بھائی وہ ہے جس کے بھائی اس کے علاوہ دوسروں کے محتاج نہ ہوں۔

☆ بہترین بھائی وہ ہے جو حق کی خاطر تجھ پر غضبناک ہوتا ہو۔

☆ بدترین بھائی وہ ہے جس کے لئے تجھے تکلیف اٹھانا پڑے۔

☆ بھائیوں کے حقوق ادا کرنا متقی لوگوں کا شریف ترین عمل ہوتا ہے۔

☆ بہترین خاندانی شرافت اچھا ادب ہے۔

☆ بے ادبی میں کوئی شرافت نہیں۔

☆ بدزبان شخص کوئی آداب نہیں رکھتا۔

☆ بے ادبی بدترین نسب کی علامت ہے۔

☆ بندے کے آداب کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنی نعمتوں اور حاجتوں میں اپنے رب کا کسی کو شریک نہ بنائے۔

☆ بہترین آداب یہ ہیں کہ انسان اپنی حدود میں رہے اور اپنے مقام سے آگے ایک قدم نہ بڑھائے۔

☆ بہترین ادب وہ ہے جو تمہیں حرام سے روکے رکھے۔

☆ بسیار خوری بدبو پیدا کرتی ہے۔ (زیادہ کھانے سے گیس بنتی ہے)

☆ بسیار خوری شر ہے اور شر عیب ہے۔

☆ بھوک اور بیماری ایک جگہ جمع نہیں ہوتے۔

☆ بھوکا رہنا نفس کو قابو رکھنے اور عادتوں کو توڑنے میں بہترین معاون ہوتا ہے۔

☆ بخل تمام عیوب کا مجموعہ ہے۔ وہ ایسی مہار ہے جس کے ذریعے ہر برائی کی طرف کھینچ کر لے جایا جاتا ہے۔ (سورہ نساء۔ ۳۷)

☆ بخل ننگ و عار ہے۔

☆ بخل مسکین بنا دیتا ہے۔

☆ بخل کیا جائے اگر موجود شے میں تو یہ معبود کی ساتھ بدگمانی کی دلیل ہے۔

☆ بخل کرتا ہے جو اپنے مال میں وہ ذلیل ہوتا ہے اور جو اپنے دین میں بخل کرتا ہے اسے ضائع ہونے سے بچاتا ہے۔

☆ بخل کی وجہ سے گالیاں پڑتی ہیں۔

☆ بخیل اپنے وارثوں کا خزانچی ہوتا ہے۔ (اپنی دولت وارثوں کے لئے چھوڑ دیتا ہے)

☆ بخیل اپنے ساتھیوں کو ذلیل کرتا ہے اور غیروں کو عزت بخشتا ہے۔

☆ بخیل اپنی ذات کے لئے تھوڑی چیز سے بخل سے کام لیتا ہے لیکن اپنے مرنے کے بعد اپنے وارثوں کے لئے تمام مال سخاوت کر جاتا ہے۔

☆ بخیل اپنے بخل سے اپنی عزت کم اور لٹاتا زیادہ ہے۔

☆ بخیل کی طرف دیکھنا سنگدلی کا موجب بنتا ہے۔

☆ بخیل کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔

☆ (مجھے بدبخت) بخیل پر تعجب ہوتا ہے کہ جس فقر و ناداری سے وہ بھاگتا ہے بڑی تیزی سے اسی کی طرف جا رہا ہوتا ہے اور جس تونگری کا وہ طلبگار رہتا ہے اسی کو گنوا دیتا ہے۔ وہ دنیا میں فقیروں کی طرح رہتا ہے لیکن آخرت میں اس سے امیروں جیسا حساب لیا جائے گا۔

☆ بیماریوں کی کثرت بخل کی علامت ہے۔

☆ بخیل حیلے بہانے اور ٹال مٹول سے کام لے کر اپنے مال کو روکے رکھتا ہے۔

☆ (کوئی) بدعت ایسی نہیں جس سے سنت ترک نہ ہوئی ہو لہٰذا بدعتوں سے بچتے رہو اور واضح رستے پر چلتے رہو کیونکہ پختہ اور ہمت طلب امور افضل ہوتے ہیں۔ نئی ایجاد شدہ بدعتیں شر پیدا کرتی ہیں۔

☆ بدعات نے دین کو جتنا برباد کیا اتنا کسی اور چیز نے نہیں۔

☆ بہتان سے بڑی کوئی مصیبت نہیں۔

☆ بصیرت سے عاری نگاہ بھی انسان کی بری ہوتی ہے۔

☆ (صاحب) بصیرت وہ ہوتا ہے جو سنے' سمجھے' دیکھے اور دل کی بینائی سے کام لے' عبرتوں سے فائدہ اٹھائے اور پھر واضح راستوں پر چلے جس کے نتیجے میں وہ تباہی کے گڑھوں میں گرنے سے بچ جائے۔

☆ باطل کمزور ترین ناصر ہوتا ہے۔

☆ باطل دھوکے کی ٹٹی ہے۔

☆ باطل منہ زور گھوڑا ہے جس پر اس کا مالک سوار ہوتا ہے اور اس کی باگ ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے۔ پھر وہ اسے اپنے ساتھ لئے پھرتا ہے حتیٰ کہ اسے ایسی آگ تک لے جاتا ہے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

☆ باطل سے وہ کیسے جدا ہوگا جو حق سے ملا ہی نہیں۔

☆ باطل سے کام لینے والا عذاب اور ملامت دونوں سے دوچار ہوگا۔

☆ (میں) باطل کو ایسی نقب لگاؤں گا کہ حق اس کے پہلو سے ظاہر ہو جائے گا۔

☆ (وہ) بھلائی بھلائی نہیں جس کے بعد دوزخ کی آگ ہو اور وہ برائی برائی نہیں جس کے بعد جنت ہو۔ جنت کے سامنے ہر نعمت حقیر ہے

اور دوزخ کے مقابلے میں ہر ایک مصیبت راحت ہے۔

☆ بردباری اور صبر دونوں کا ہمیشہ ہمیشہ کا ساتھ ہے اور یہ دونوں بلند ہمتی کا نتیجہ ہیں۔

☆ بدترین بھائی وہ ہے جس کے لئے زحمت اٹھانا پڑے۔(سید رضی کہتے ہیں کہ مقدور سے زیادہ تکلیف رنج و مشقت کا سبب ہوتی ہے اور جس بھائی کے لئے تکلف کیا جائے اس سے لازمی طور پر زحمت پہنچے گی لٰہذا وہ برا بھائی ہوا۔)

☆ (جس نے) باطل کی نصرت کی اس نے حق پر ظلم کیا۔

☆ (اگر) باطل حق کی ملاوٹ سے صاف ہوسکتا ہوتو پھر حق کے طلبگار سے اندیشے بھی ختم ہو جائیں اس طرح اگر حق باطل کی آلائشوں سے پاک ہو جائے تو دشمنوں کی زبانیں بھی بند ہو جائیں لیکن کیا کیا جائے' کچھ ادھر سے لے لیا جاتا ہے اور کچھ ادھر سے پھر انہیں آپس میں خلط ملط کر دیا جاتا ہے۔

☆ (عقلمند کو کسی قسم کا خطرہ نہ ہو اگر حق) باطل کی آلائشوں سے پاک ہو جائے تو کسی قسم کا اختلاف نہ رہے۔کتنی ایسی گمراہیاں ہیں جن کی آیات کے ساتھ ملمع کاری کی گئی ہے جیسے تانبے (کھوٹے) درھم کی چاندی سے ملمع کاری کی گئی ہو۔

☆ بلاغت وہ ہوتی ہے جو زبان پر سخت نہ ہو اور ذہن پر گراں نہ گزرے۔

☆ بلاغت کا تقاضا ہے کہ تم کسی چیز کا جواب دینے میں دیر نہ کرو اور جو جواب دو اس میں غلطی نہ کرو۔

☆ (جس نے اپنے کلام کو بنا سنوار کر پیش کیا اس نے) بلاغت کا حق ادا کر دیا۔

☆ (بلیغ ترین) بلاغت وہ ہے جس کا مجاز حقائق تک پہنچنے کے لئے آسان اور جس کا اختصار بہت خوبصورت ہو۔

☆ بہترین کلام وہ ہے جسے اچھے طریقے سے مزین کیا گیا ہو اور اسے ہر خاص و عام سمجھ سکے۔

☆ بہترین کلام وہ ہے جو کانوں کو ناگوار نہ گزرے اور ذہن اس کے سمجھنے سے تھک نہ جائے۔

☆ بہترین کلام وہ ہے جو نہ تو تھکا دے اور نہ بہت مختصر ہو۔

☆ بہترین بلاغت ایسے مقام پر خاموشی اختیار کرنا ہے جہاں کلام کرنا مناسب نہ ہو۔

☆ (عقلمند دل اور بولنے والی زبان) بلاغت کی علامات ہیں۔

☆ بسا اوقات بلیغ انسان اپنی حجت بیان کرنے سے قاصر ہو جاتا ہے اور

بعض اوقات فصیح انسان جواب کو خلط ملط کر دیتا ہے۔

☆ بزدل تاجر محروم رہتا ہے اور جری تاجر کو اس کا حصہ ملتا ہے۔

☆ بازار میں صرف وہی شخص بیٹھ سکتا ہے جو خرید وفروخت کو جانتا اور سمجھتا ہو۔

☆ بخل ننگ و عار ہے اور بزدلی نقص وعیب ہے اور غربت مردِ زیرک ودانا کی زبان کو دلائل کی قوت دکھانے سے عاجز بنا دیتی ہے اور مفلس اپنے وطن میں رہ کر بھی غریب الوطن ہوتا ہے اور عجز و درماندگی (مجبوری) مصیبت ہے اور صبر وشکیبائی شجاعت ہے اور دنیا سے بے تعلقی بڑی دولت ہے اور پرہیز گاری ایک بڑی سپر ہے۔

☆ بامروت لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کرو کیونکہ ان میں سے جو بھی لغزش کھا کر گرتا ہے تو اللہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اسے اوپر اٹھا لیتا ہے۔ (یعنی اللہ اس کی مدد کرتا ہے)

☆ بھوکے شریف اور پیٹ بھرے کمینے کے حملے سے ڈرتے رہو۔

☆ بوڑھے کی رائے مجھے جوان کی ہمت سے زیادہ پسند ہے۔

☆ بدکار کی سرزنش نیک کو اس کا بدلہ دے کر کرو۔

☆ بردبار کو اپنی بردباری کا پہلا عوض (بدلہ) یہ ملتا ہے کہ لوگ جہالت دکھانے والے کے خلاف اس کے طرفدار ہو جاتے ہیں۔

☆ (اگر تم) بردبار نہیں ہو تو بظاہر بردبار بننے کی کوشش کرو کیونکہ ایسا کم ہوتا ہے کہ کوئی کسی جماعت سے شباہت اختیار کرے اور ان میں سے نہ ہو جائے۔

☆ بے وقوف کی ہم نشینی نہ اختیار کرو کیونکہ وہ تمہارے سامنے اپنے کاموں کو سجا کر پیش کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تم اس جیسے ہی ہو جاؤ۔

☆ بات کرو تاکہ پہچانے جاؤ کیونکہ آدمی اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

☆ بندوں کی منفعت رسانی کے لئے اللہ کچھ بندگان خدا کو نعمتوں سے مخصوص کر لیتا ہے لہٰذا جب تک وہ دیتے دلاتے رہتے ہیں اللہ ان کی نعمتوں کو ان کے ہاتھوں میں برقرار رکھتا ہے اور جب وہ نعمتوں کو روک لیتے ہیں تو اللہ ان سے چھین کر دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔

☆ (کسی) بندے کے لئے مناسب نہیں کہ وہ دو چیزوں پر بھروسہ کرے۔ایک صحت اور دوسرے دولت ۔کیونکہ ابھی تم کسی کو تندرست دیکھ رہے تھے کہ وہ دیکھتے ہی دیکھتے بیمار پڑ جاتا ہے اور ابھی تم اسے دولت مند دیکھ رہے تھے کہ وہ فقیر و نادار ہو جاتا ہے۔

☆ بہت سے لوگ اس لئے فتنہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ان کے بارے

میں اچھے خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔

☆ بہت سے کلمے جملہ سے زیادہ اثر ونفوذ رکھتے ہیں۔

☆ بہترین خوشبو مشک ہے جس کا ظرف ہلکا اور مہک عطر بار ہے۔

☆ (جو) بات ہونے والی ہو اس کے متعلق سوال نہ کرو اس لئے کہ جو ہے وہی تمہارے لئے کافی ہے۔

☆ بہترین شخص کہ جس کی صحبت اختیار کرنی چاہیے وہ ہے کہ تم کو اس حاکم کے آگے محتاج نہ کرے جو تیرے اور اس کے درمیان حکومت کرتا ہے۔

☆ بہترین اختیاروں میں سے یہ ہے کہ نیکوں کی صحبت اختیار کرو۔

☆ بلائے دنیا اور عذاب آخرت سے کسی چیز کو بندۂ مومن سے دفع نہیں کرتا مگر اس کی رضا اور اپنی قضا سے اور اس بندہ کی بلاؤں پر صبر کرنے سے۔

☆ بارش کا پانی پیو کہ وہ بدن کو پاک کرتا ہے اور امراض کو دور کرتا ہے۔

بارش کا پانی پیو کہ یہ جسم کو پاکیزہ کرتا ہے اور بیماریوں کو دفع کرتا ہے چنانچہ اللہ فرماتا ہے: ''آسمان سے پانی نازل کرتا ہے جو تم کو پاک کرتا ہے اور شیطان کی پلیدی کو تم سے دور کرتا ہے' تمہارے قلوب میں ربط پیدا کرتا ہے اور قدموں کو استوار کرتا ہے۔''

☆ بے آبرو اور پست لوگوں سے بچو کہ وہ خدا سے خوف نہیں کرتے۔

☆ انہیں میں پیغمبروںؑ کے قاتلین بھی ہیں اور انہیں میں سے ہمارے اعداء بھی ہیں۔

☆ باہم دوستی، مہربانی اور بخشش کرتے رہو۔

☆☆☆

پ

☆ پہلے کسی کو آزماؤ پھر اسے اپنا بھائی بناؤ کیونکہ آزمائش وہ معیار ہے جو برے سے بھلے کو جدا کرتا ہے۔

☆ پرہیزگاری کا برا ساتھی شکم سیری ہے۔

☆ پرخوری (پیٹ بھر کر کھانا) دانتوں کی تیزی کا سبب اور پرہیزگاری کے لئے مضر ہوتی ہے۔

☆ پیغمبر اکرمؐ پر جو بھی آیت دن یا رات میں زمین پر یا آسمان پر دنیا و آخرت کے بارے میں نازل ہوئی وہ انہوں نے مجھے پڑھائی اور مجھ سے لکھوائی اور میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے لکھ لیا۔ آنحضرت نے مجھے قیامت تک کے لئے اس کی تاویل، تفسیر، ناسخ ومنسوخ، محکم ومتشابہ اور خاص وعام کی تعلیم دی نیز یہ بھی بتایا کہ کہاں نازل ہوئی۔

☆ (جو) پشیمان ہوتا ہے وہ توبہ کرتا ہے اور جو توبہ کرتا ہے وہ خدا کی

طرف رجوع کرتا ہے۔

☆ (دل کی) پشیمانی گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

☆ (جو لوگوں کا) پیشوا بنتا ہے اسے دوسروں کو تعلیم دینے سے پہلے اپنے آپ کو تعلیم دینا چاہیے اور زبان سے درس اخلاق دینے سے پہلے اپنی سیرت و کردار سے تعلیم دینا چاہیے اور جو اپنے نفس کی تعلیم و تادیب کرے وہ دوسروں کی تعلیم و تادیب کرنے والوں سے زیادہ احترام کا مستحق ہے۔

☆ (بہت سے) پڑھے لکھوں کو (دین سے) بے خبری تباہ کر دیتی ہے اور جو علم ان کے پاس ہوتا ہے انہیں ذرا بھی فائدہ نہیں پہنچاتا۔

☆ پٹک کر کپڑے دھونے سے کپڑے پاک ہو جاتے ہیں۔

☆ پانی کو پاک و طاہر قرار دو۔

☆☆☆

ت

☆ تمام آسمانی کتب کے اسرار قرآن میں ہیں اور تمام قرآن کا علم سورہ فاتحہ میں اور سورہ فاتحہ کا علم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اور بسم اللہ کا علم بائے بسم اللہ میں اور بائے بسم اللہ کا علم با کے نقطے میں ہے' پس میں وہ نقطہ ہوں جو بائے بسم اللہ کے نیچے دیا جاتا ہے۔

☆ (اگر) تم اپنے امر کو سمجھ لو اور اپنے نفس کی معرفت حاصل کرلو تو دنیا سے روگردانی کرو اور اس سے زہد اختیار کرو کہ دنیا اشقیاء کا مقام ہے۔

☆ (بہ تحقیق کہ) تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ پس اسی کے لئے عمل کرو۔

☆ تم جو کچھ سائل کو دیتے ہو اس کی جزا اس حالت سے زیادہ ہے جو سائل رکھتا ہے اور تم سے حاصل کرتا ہے۔

☆ تین چیزیں بلاؤں میں سے ہیں۔ کثرت عیال' قرض کی زیادتی اور امراض کی دوامی۔

☆ تین اشخاص ہیں جن کو خدا بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ امام عادل' راست گو تاجر اور وہ شخص جس نے اپنی عمر طاعت خدا میں فنا کردی۔

☆ تین چیزیں ایمان کے خزانے ہیں۔ مصیبت کو پوشیدہ رکھنا' صدقہ دینا اور بیماری کو برداشت کرنا۔

☆ تمہاری دعا اجابت کی راہ نہیں پاتی کیونکہ تم نے اجابت کے راستے کو گناہوں سے بند کردیا ہے۔

☆ تھوڑی ریا بھی شرک بہ خدا ہے۔

☆ تمہارے مال سے تمہارا حصہ وہی ہے جو تمہاری آخرت کا سودا بن کر تم

سے پہلے روانہ ہو جائے نہ کہ وہ جو تمہارے بعد میں رہ جائے پس یہ تمہارے وارثوں کا حصہ ہے۔

☆ تقدیر خداوند عالم نے ہر چیز کے لئے مقرر کی ہے اور ہر تقدیر کے لئے ایک اجل (موت) ہے۔

☆ تمہارے بہت سے بھائی ایسے ہیں جنہیں تمہاری ماں نے نہیں جنا۔

☆ تم پر لازم ہے کہ سچے بھائی (حقیقی دوست) بناؤ اور سچے دوستوں کی زیادہ سے زیادہ تلاش جاری رکھو کیونکہ وہ آسائش کے وقت ذخیرہ ہوتے ہیں اور آزمائش کے وقت سپر (ڈھال) بن جاتے ہیں۔

☆ تقویٰ کے معیار کے مطابق بھائیوں سے محبت کرو۔

☆ تم اپنے بھائی کی اطاعت کرو خواہ وہ تمہاری نافرمانی کرے۔ اس سے میل ملاپ رکھو خواہ وہ تم سے قطع تعلق کرے۔

☆ تمہارے قطع تعلق پر تمہارا بھائی تعلقات کرنے میں تم سے زیادہ قوی نہ بنے اور برائی کرنے پر تم سے احسان کرنے میں تم سے آگے نہ بڑھ جائے۔

☆ تمہارا سچا بھائی وہ ہے جو تمہاری لغزشوں سے درگزر کرے' تمہاری ضرورتوں کو پورا کرے' تمہارے عذر کو قبول کرے' تمہارے عیبوں کو چھپائے اور تمہارے خوف کو دور کرے اور تمہاری مرادیں پوری کرے۔

☆ تمہارا بھائی وہ ہے جو تمہیں تنگی کے وقت چھوڑ نہ دے اور گناہوں کے ارتکاب کے وقت تم سے غافل نہ ہو (گناہوں کے ارتکاب سے تم کو روکے) اور جب تم اس سے سوال کرو تو وہ تمہیں دھوکہ نہ دے۔

☆ تمہیں یہ خوف ملنے سے نہ روکے کہ اگر تم اس کے عیب اس کے منہ پر بیان کرو گے تو وہ بھی اسی طرح کے عیب تمہارے منہ پر بیان کرے گا۔ کیونکہ تم اس چیز سے پاک ہو کر دنیا سے محبت کرو اور اسے آخرت پر فضیلت دو۔

☆ تندرستی اور بسیار خوری ایک جگہ جمع نہیں ہوتیں۔ (زیادہ کھانا پینا بیماریاں پیدا کرتا ہے۔)

☆ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ نہ تم اپنی آرزو کو پہنچ سکتے ہو' نہ ہی اپنی موت سے بھاگ سکتے ہو اور تم ان لوگوں کی راہ پر ہو جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

☆ تم پر ان لوگوں کی اطاعت فرض ہے جن کی عدم معرفت پہ تمہارا عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔

☆ تم نے جو میری بیعت کی وہ اچانک نہیں تھی نہ ہی میرا اور تمہارا معاملہ ایک جیسا ہے۔ میں تمہیں خدا کی خوشنودی کے لئے چاہتا ہوں اور تم مجھے اپنے نفس کی خوشنودی کے لئے۔ اے لوگو! پنی نفسانی خواہشات

کے برعکس تم میرے ساتھ تعاون کرو۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مظلوم کے ساتھ انصاف کروں گا' ظالم سے اس کا حق دلاؤں گا' ظالم کو نکیل ڈال کر کھینچوں گا یہاں تک کہ اس کو حق کی راہ پر ڈال دوں گا خواہ وہ اسے پسند بھی نہ کرے۔

☆ تمہارے درمیان میری مثال ایسی ہے جیسے تاریکیوں میں چراغ ہوتا ہے جو تاریکی میں ہوتا ہے اور وہ اس چراغ سے روشنی حاصل کرتا ہے۔

☆ تنگدل انسان کو امین نہ بناؤ۔

☆ تجارت کی طلب میں نکلو کیونکہ اس میں تمہارے لئے لوگوں سے بے نیازی ہے اور خداوند عالم امین اور صاحب حرفت کو دوست رکھتا ہے۔

☆ تمہارے لئے دکھائے جانے کے سامان مہیا کئے جا چکے ہیں۔ اگر دیکھنا چاہو اور تمہاری ہدایت کے وسائل مہیا ہو چکے ہیں اگر تم ہدایت حاصل کرنا چاہو۔

☆ تونگری اور خوشحالی پر نہ اتراؤ اور نہ فقر و آزمائش سے گھبراؤ کیونکہ سونے کو آگ ہی کے ذریعے پرکھا جاتا ہے اور مومن کو آزمائش کے ذریعے۔

☆ تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو دنیا میں ہمارے شیعوں کے گناہوں کو ان کی مشقت اور سختی کے بدلے میں مٹا دیتا ہے تا کہ اس

طرح سے ان کی اطاعت وعبادت صحیح وسالم رہے اور وہ ثواب کے مستحق بھی قرار پائیں۔

☆ (کیا میں) تمہیں قرآن مجید کی افضل آیت نہ بتلاؤں؟ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم یعنی جو مصیبت بھی تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کا کیا دھرا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات سے بلند وبالا ہے کہ کسی گناہ کی سزا وہ اگر دنیا میں دے چکا ہے تو دوبارہ آخرت میں بھی دے اور جو گناہ دنیا میں معاف کر چکا ہے آخرت میں بھی اس کی سزا دے۔

☆ تمہاری جانوں کے لئے قیمتیں مقرر کی گئی ہیں لہٰذا انہیں جنت کے سوا کسی اور چیز کے بدلے میں نہ بیچو۔

☆ تہمت کے مقامات اور بدگمانی کی مجالس میں جانے سے بچو کیونکہ برے انسان کا ساتھی اپنے ہم نشین سے دھوکہ کھاتا ہے۔

☆ توبہ سے زیادہ کامیاب شفیع اور کوئی نہیں ہے۔

☆ (خلوص کے ساتھ) توبہ گناہوں کو [illegible] دیتی ہے۔

☆ توبہ دلوں کو پاک کرتی ہے اور [illegible] دھو ڈالتی ہے۔

☆ توبہ کا حسن گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

☆ (اللہ کے حضور) توبہ کرو اور اس کی محبت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ

☆ خداوند تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور طہارت رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور مومن بڑا توبہ کرنے والا ہوتا ہے۔

☆ (خدا کی نافرمانی سے بچے رہنا) توبہ کرنے والوں کی عبادت ہے۔

(جسے) توبہ مل گئی وہ قبولیت سے محروم نہ رہا اور جسے استغفار مل گیا وہ مغفرت الٰہی سے محروم نہ رہا۔

☆ اپنے گذشتہ گناہوں پر شدت پشیمانی اور کثرت استغفار سے توبہ کرو۔

☆ توبہ دل سے ندامت' زبان سے استغفار' اعضاء و جوارح سے ترک گناہ اور دل میں یہ قصد کہ دوبارہ گناہ نہیں کرے گا۔

☆ (جو شخص) توبہ کے بارے میں ٹال مٹول سے کام لے کر اپنے آپ کو دھوکہ دے رہا ہے اس پر موت کے اچانک حملہ کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔

☆ (جو) توبہ کرتا ہے خدا اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے اور اس کے اعضاء و جوارح کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی پردہ پوشی کریں' زمین کے بقعوں (مکانات) کو حکم دیا جاتا ہے کہ [illegible] کے عیوب کو چھپائے اور گناہ

گناہ کے علاوہ کسی شے سے خوف نہ کھائے اور اگر تم میں سے کسی سے ایسی بات پوچھی جائے جسے وہ نہ جانتا ہو تو یہ کہنے میں نہ شرمائے کہ میں نہیں جانتا۔ اور اگر کوئی شخص کسی بات کو نہیں جانتا تو اس کے سیکھنے میں نہ شرمائے اور صبر و شکیبائی اختیار کرو کیونکہ صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو بدن سے ہوتی ہے۔ اگر سر نہ ہو تو بدن بیکار ہے۔ یونہی ایمان کے ساتھ صبر نہ ہو تو ایمان میں کوئی خوبی نہیں۔

☆ تعجب ہوتا ہے اس شخص پر جو توبہ کی گنجائش ہوتے ہوئے مایوس ہو جائے۔

☆ ترک گناہ کی منزل بعد میں مدد مانگنے سے آسان ہے۔

☆ (جب) تنگدست ہو جاؤ تو صدقہ کے ذریعے اللہ سے بیوپار کرو۔

☆ تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرنے سے ڈرو کیونکہ جو گواہ ہے وہی حاکم ہے۔

☆ تمام اعمال خیر اور جہاد فی سبیل اللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقابلے میں ایسے [illegible] گہرے دریا میں لعاب دہن کے ریزے

سامنے کہی جائے۔

☆ تمہارے اور پند و نصائح کے درمیان غفلت کا ایک پردہ حائل ہے۔

تمہارے جاہل زیادہ دولت پا جاتے ہیں اور عالم آئندہ کے توقعات میں مبتلا رکھے جاتے ہیں۔

☆ تقویٰ تمام فضیلتوں کا سرتاج ہے۔

☆ (جو) تمہاری طرف جھکے اس سے بے اعتنائی برتنا اپنے حظ و نصیب میں خسارہ کرنا ہے اور جو تم سے بے رخی اختیار کرے اس کی طرف جھکنا نفس کی ذلت ہے۔

☆ توحید یہ ہے کہ اسے اپنے وہم و تصور کا پابند نہ بناؤ اور عدل یہ ہے کہ اس (خدا) پر الزامات نہ لگاؤ۔

☆ تمہاری آبرو قائم ہے جسے دست سوال دراز کرنا بہا دیتا ہے لہٰذا یہ خیال رہے کہ کس کے آگے اپنی آبروریزی کر رہے ہو۔

☆ تمہیں اس کی اطاعت کرنے چاہیے جس کے ساتھ جہالت معاف نہیں ہو سکتی۔

☆ تمہیں چاہیے کہ اپنے نبیؐ کی آلؑ کو دوست رکھو کیونکہ تم پر اللہ کا حق [illegible] ہے اور اللہ نے تم [illegible] کی محبت [illegible]

[illegible]

القربیٰ۔(سورۂ شوریٰ۔۲۳)

☆ تم پر خدا نے ایمان کو شرک سے پاکی کے لئے واجب گردانا' نماز کو سرکشی سے پاکی کے لئے' زکوٰۃ کو رزق بڑھانے کے لئے' روزے کو خلوص کی آزمائش کے لئے' حج کو تقویت دین کے لئے' جہاد کو اسلام کی ارجمندی کے لئے' امر بالمعروف کو عوام کی اصلاح کے لئے' نہی عن المنکر کو سفہاء کو زشتی (برائی) سے بچانے کے لئے' صلۂ رحم تعداد بڑھانے کے لئے' قصاص کو خون کی نگہداری کے لئے' حدود کے قائم رکھنے کو حرام کاری کو گھٹانے کے لئے' ترک شراب کو عقل کی حفاظت کے لئے' چوری سے اجتناب کو پاکدامنی کے وجوب کے لئے' ترک زنا کو نسب کی حفاظت کے لئے' ترک لواطت کو اولاد کی زیادتی کے لئے' گواہی دینے کو انکار شدہ چیزوں کی مدو کے لئے' ترک دروغگوئی کو شرافت وراستی کے لئے' سلام کو خوف سے امن حاصل کرنے کے لئے 'ایمانداری کو ملت کے کام کی تنظیم کے لئے اور اطاعت وفرمانبرداری کو امام کی عظمت کے لئے واجب گردانا۔

[illegible] یہ قلوب کے لئے نور ہے۔

[illegible] کو اور

سے پہلے فراغت کو غنیمت جانو۔ ایسا نہ ہو کہ بڑھاپا آ جائے اور تم سب کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جاؤ یا مرض حاوی ہو جائے اور طبیب رنج میں مبتلا کرے اور احباب روگردانی کریں، عمر منقطع ہو جائے اور عقل میں فتور آ جائے۔

☆ تم جو روز قیامت کے لئے بھیج چکے ہو اس سے متعلق ہماری شفاعت کے خیال میں نہ رہو۔

☆ تمہاری تمام گفتار ذکر خدا ہونی چاہیے۔

☆ (جب) تم نماز پڑھو تو اس طرح کہ قرائت، تکبیر اور تسبیح تم خود سن سکو۔

☆ تل مت کھاؤ کہ اس سے فاسد خون بنتا ہے۔

☆ تقدیر نصف عیش ہے۔

☆ تسلیم و رضا بہترین مصاحب اور علم شریف ترین میراث ہے اور علمی و عملی اوصاف نو بہ نو خلعت ہیں اور فکر صاف و شفاف آئینہ ہے۔

☆ (وہ) تھوڑا عمل جو پابندی سے بجالایا جائے زیادہ فائدہ مند ہے اس کثیر عمل سے جس سے دل اکتا جائے۔

☆☆☆

ث

☆ (تمہارے عمل کا) ثواب تمہارے عمل سے (کہیں) بہتر ہے۔

☆ (آخرت کا) ثواب دنیا کی سختیوں کو بھلا دیتا ہے۔

☆ (اللہ نے اپنی اطاعت پر) ثواب اور اپنی معصیت پر عذاب قرار فرمایا ہے۔

☆ (اپنے بندوں کے لئے اس کا) ثواب عذاب سے زیادہ ہوتا ہے اور اپنے زیادہ سے زیادہ بندوں کو جنت میں لے جانے کی کوشش ہوتی ہے۔

☆ (سب سے بڑا) ثواب انصاف میں ہے۔

☆ (جہاد کا) ثواب سے بڑا ثواب ہے۔

☆ (دو چیزیں ایسی ہیں جن کے) ثواب کی کوئی حد نہیں۔ایک معاف کر دینا دوسرے عدل سے کام لینا۔

☆ (کسی عمل کا) ثواب اس میں سختیاں جھیلنے کے تناسب ہوتا ہے۔

☆ (صبر کا) ثواب بہترین ثواب ہوتا ہے۔

☆☆☆

ج

☆ جس شخص نے مستقل قیام کے گھر (آخرت) کو آباد کیا وہی عقلمند انسان ہے۔

☆ جو شخص اپنی ہمیشہ کی قیام گاہ (آخرت) کے لئے تگ و دو کرتا ہے اس کا عمل بھی خالص ہوتا ہے اور خوف بھی زیادہ ہوتا ہے۔

☆ جس بھائی سے تو فائدہ حاصل کرے وہ اس بھائی سے بہتر ہے جس سے تو زیادہ کا طلبگار رہے۔

☆ جس شخص کی محبت خدا کے لئے نہ ہو اس سے بچ کر رہو کیونکہ اس کی محبت کمینگی اور اس کی صحبت نحوست ہے۔

☆ جو قوم ذات خدا کی خوشنودی سے ہٹ کر بھائی چارہ قائم کرے گی بروز قیامت وہ بھائی چارہ اس کے لئے وبال بن جائے گا۔

☆ جن لوگوں کا خدا کی راہ میں بھائی چارہ ہوتا ہے ان ہی کی محبت میں بقا اور دوام ہے کیونکہ ان کی محبت کا سبب دائمی ہوتا ہے۔

☆ جو شخص تمہارے ساتھ کسی غرض سے محبت کرے وہ اس کے پورا ہونے کے بعد پیٹھ پھیر جائے گا۔

☆ جلد ٹوٹ جانے والی محبت شریر لوگوں کی محبت ہوتی ہے۔

☆ جفا کاری سے بچے رہو کیونکہ وہ اخوت کو ختم کر دیتی ہے اور خدا

اور لوگوں کی ناراضگی کا سبب ہوتی ہے۔

☆ جفا کاری عیب ہے اور عصیاں ہلاکت ہے۔

☆ جب تم اپنے کسی بھائی سے قطع تعلق کرنا چاہو تو اپنی طرف سے اس کے لئے کوئی گنجائش باقی رکھو کہ اگر کسی دن صلح کی ضرورت پڑے تو اس کی طرف رجوع کر سکو۔

☆ جب تمہارا دشمن تم پر حملہ آور ہو تو اپنے دوست کی لغزش کو برداشت کرو۔

☆ جو (کمزوری) تمہارے بھائی میں ہو اسے برداشت کرو۔ بار بار اس کی سرزنش نہ کرو کیونکہ اس طرح کینے وجود میں آتے ہیں اور جس کی رضامندی مطلوب ہو اسے راضی رکھو۔

☆ جو شخص اپنے بھائیوں کو نہیں برداشت کرتا وہ سردار نہیں بن سکتا۔

☆ جب تم اپنے بھائیوں سے ملاقات کرو تو مصافحہ کرو' ان سے مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے ملو۔ اس طرح جب تم ان سے جدا ہو گے تو تمہارے گناہ ختم ہو چکے ہوں گے۔

☆ جن چیزوں کے ذریعے دوستوں کے دلوں کو اپنایا جا سکتا ہے اور دشمنوں کے دلوں سے کینوں کو دور کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہیں کہ ان سے ملاقات کے وقت خندہ پیشانی سے پیش آیا جائے' ان کی عدم موجودگی

میں ان کے حال کو دریافت کیا جائے اور ان کی موجودگی میں خندہ روئی کا اظہار کیا جائے۔

☆ جس نے تمہیں (گناہوں سے ڈرایا) وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے تمہیں جنت کی خوشخبری دی ہے۔

☆ جب تم دیکھو کہ خداوند تعالیٰ تم پر پے در پے بلائیں بھیج رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ تمہیں بیدار کر رہا ہے اور جب دیکھو کہ اللہ تمہارے گناہوں کے باوجود تم پر نعمتوں کی بارش کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ تمہیں ڈھیل دے رہا ہے۔

☆ جب اللہ کسی مومن بندے کو اس دنیا میں سزا دے دیتا ہے تو پھر اس کے حلم' بزرگواری' کرم نوازی اور شان کریمی سے یہ بات بعید ہے کہ وہ اسے دوبارہ قیامت میں بھی سزا دے۔

☆ جس نے اپنے آپ کو جنت کے علاوہ کسی اور چیز کے بدلے میں بیچ ڈالا اس مشقتیں بھی بڑھ گئیں۔

☆ جو شخص خدا کی اطاعت کو اپنا شیوہ بنا لے اس کو تجارت کے بغیر ہی ہر طرف سے منافع ملنے لگ جاتا ہے۔

☆ جو شخص برائی کے مقامات پر ہوگا اسے ضرور متہم کیا جائے گا۔

☆ جسے اس کے اعمال پیچھے ہٹا دیں اسے حسب ونسب آگے نہیں

بڑھا سکتا۔

☆ جو شخص اپنے آپ کو بہت پسند کرتا ہے وہ دوسروں کو ناپسند ہوجاتا ہے۔

☆ جب دنیا اپنی نعمتوں کو لے کر کسی کی طرف بڑھتی ہے تو دوسروں کی خوبیاں بھی اسے عاریتاً دے دیتی ہے اور جب اس سے رخ موڑ لیتی ہے تو خود اس کی خوبیاں بھی اس سے چھین لیتی ہے۔

☆ جسے قریبی چھوڑ دیں اسے بیگانے مل جائیں گے۔

☆ جب عقل بڑھتی ہے تو باتیں کم ہوجاتی ہیں۔

☆ جو چیز شمار میں آئے اسے ختم ہونا چاہیے اور جسے آنا چاہیے وہ آ کر رہے گا۔

☆ جب کسی کام میں اچھے برے پہچان نہ رہے تو آغاز کو دیکھ کر انجام کو پہچان لینا چاہیے۔

☆ جس نے اپنے اور اللہ کے مابین اللہ کے معاملات کو ٹھیک رکھا تو اللہ اس کے اور لوگوں کے معاملات کو سلجھائے رکھے گا اور جس نے اپنی آخرت کو سنوار لیا تو خدا اس کی دنیا بھی سنوار دے گا اور جو خود اپنے آپ کو وعظ و پند کرلے تو اللہ کی طرف سے اس کی حفاظت ہوتی رہے گی۔

☆ جس کی زبان پر یہ جملہ کبھی نہ آئے کہ میں نہیں جانتا تو وہ چوٹ کھانے

کی جگہوں پر چوٹ کھا کر رہتا ہے۔

☆ جس شخص کو چار چیزیں عطا ہوئی ہیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہتا۔ جو دعا کرے وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوتا۔ جسے توبہ کی توفیق ہو وہ مقبولیت سے ناامید نہیں ہوتا۔ جسے استغفار نصیب ہو وہ مغفرت سے محروم نہیں ہوتا اور جو شکر کرے وہ اضافہ سے محروم نہیں ہوتا اور اس کی تصدیق قرآن مجید سے ہوتی ہے۔ چنانچہ دعا کے متعلق ارشاد الٰہی ہے: ''تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا'' (بقرہ۔۱۸۶)۔ استغفار کے متعلق ارشاد فرمایا: ''جو شخص کوئی برا عمل کرے اور اپنے نفس پر ظلم کرلے پھر اللہ سے مغفرت کی دعا مانگے تو وہ اللہ کو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا'' (ہود۔۵۲) اور شکر کے بارے میں فرمایا: ''اگر تم شکر کرو گے تو میں تم پر (نعمت میں) اضافہ کروں گا'' (ابراہیم۔۷) اور توبہ کے لئے فرمایا: ''اللہ ان ہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو جہالت کی بناء پر کوئی بری حرکت کر بیٹھیں پھر جلدی سے توبہ کرلیں تو خدا ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے''۔ (نساء۔۱۷)

☆ جو کل جینے کی خواہش رکھتا ہے گویا وہ ہمیشہ کے جینے کا آرزومند ہے اور جسے ہمیشہ جینے کی توقع ہے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور دنیا سے

رغبت کرنے لگتا ہے۔

☆ جس بندے نے لمبی آرزو کی اس نے اپنے عمل کو برباد کر دیا۔

☆ جسے یقین ہوتا ہے کہ اس نے دوست اور احباب کو چھوڑنا ہے' مٹی میں سکونت اختیار کرنا ہے' حساب کا سامنا کرنا ہے' جو پیچھے چھوڑ جائے گا اسے اس کی ضرورت نہیں ہوگی اور جو آگے بھیج دیا ہے وہی اس کے کام آئے گا وہی شخص اس بات کے لائق ہے کہ وہ آرزوؤں کو کوتاہ اور اعمال کو طولانی کرے۔

☆ جو شخص کسی انسان سے امیدیں وابستہ کرے گا وہ اس سے خوف بھی کھائے گا۔

☆ جب سے رسول اکرمؐ کی وفات ہوئی ہے میں مظلوم چلا آ رہا ہوں۔

☆ جن (مصائب) سے میں نے ملاقات کی ہے کسی اور شخص نے نہیں کی۔

☆ جب میں رسول خداؐ سے سوال کرتا تھا تو وہ مجھے جواب سے نوازتے تھے اور جب میں خاموش ہو جاتا تو خود ابتدا فرماتے تھے

☆ جب سے میں نے خدا کو پہچانا ہے اس کا کبھی انکار نہیں کیا۔

☆ جب سے مجھے حق دکھایا گیا ہے میں نے اس کا کبھی انکار نہیں کیا۔

☆ جب سے مجھے حق دکھایا گیا ہے میں اس کے بارے میں کبھی شک نہیں کیا۔

☆ جب (لوگوں کو حق بات کہنے کے لئے) خطاب کرنے والے ہلاک ہوجائیں گے تو ابنائے زمانہ ٹیڑھے ہوجائیں گے' دلوں کی حالت یہ ہوجائے گی کہ آسودہ حالی (خوشحالی) قحط سالی میں تبدیل ہوتی رہے گی۔آرزوئیں رکھنے والے (وہ آرزوئیں) اپنے دل میں لئے اس دنیا سے رخصت ہوجائیں گے۔سست ہونے والے سستی کا شکار ہوجائیں گے۔صرف نرے کھرے باقی رہ جائیں گے جو زیادہ سے زیادہ تین یا اس سے کچھ زیادہ ہوں گے۔ان کے ساتھ مل کر ایسے لوگوں کا گروہ جہاد کرے گا جنہوں نے بدر کے دن رسولؐ خدا سے مل کر جہاد کیا تھا۔انہیں نہ تو کوئی شخص شہید کرے گا اور نہ ہی وہ اپنی موت مریں گے۔

☆ جو شخص اپنے بھائی کو تنہائی میں نصیحت کرتا ہے تو وہ اسے زینت بخشتا ہے اور جو اسے بھرے مجمع میں نصیحت کرتا ہے وہ اسے خفیف کرتا ہے۔

☆ جب تمہیں اپنے بھائی کی ضرورت کا احساس ہوجائے تو چاہیے کہ اس کو ضرورت بیان کرنے کی تکلیف نہ دو (یعنی بھائی کے بیان کرنے سے پہلے اس کی حاجت کو پورا کرنا چاہیے)

☆ جو شخص خدائی آداب کی بنیادوں پر اپنی اصلاح نہیں کرسکتا

آداب کی [illegible]

☆ جو میرے مومن بندے کو اذیت دیتا ہے اسے میرے خلاف اعلان جنگ کرنا چاہیے۔

☆ جو شخص اپنے آپ کو لوگوں کا پیشوا بناتا ہے اس پر لازم ہے کہ دوسروں کو تعلیم دینے سے پہلے خود کو تعلیم دے اور انہیں زبان سے کھانے کی بجائے اپنی سیرت سے آداب سکھائے۔

☆ جو شخص یقین کی حالت میں ہو اور پھر اسے شک ہو جائے تو وہ اپنے یقین کی کیفیت پر باقی رہے کیونکہ یقین کو شک کے بدلے میں دور نہیں کیا جا سکتا۔

☆ جس چیز کے حکم کی وضاحت خدا نے نہیں کی اور اس کو مبہم رکھا تم بھی اسے اسی حال پر رہنے دو۔

☆ جو زیادہ کھاتا ہے اس کی صحت گر جاتی ہے اور نفس پر بوجھ بڑھ جاتا ہے۔

☆ جو کھانے کے سلسلے میں میانہ روی اختیار کرے گا اس کی تندرستی میں اضافہ ہوگا اور فکر صالح ہوگی۔

☆ جب پیٹ مباح چیزوں سے بھر جاتا ہے تو دل بہتری سے اندھا ہو جاتا ہے۔

☆ جو شخص کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آخر میں ... نعمتوں کے بارے میں کوئی سوال نہ ہوگا۔

☆ جھوٹی آرزوؤں سے بچتے رہو کیونکہ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو دن کا رخ تو کرتے ہیں لیکن ان کو پشت نہیں کر پاتے (یعنی ان کی زندگی کا یہ آخری دن ہوتا ہے) اور بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ رات کے اول حصے میں تو ان کی زندگی پر لوگ رشک کرتے ہیں لیکن رات کے آخر حصے میں اس پر رونے والیاں رو رہی ہوتی ہیں۔ (یعنی ان کی قابل رشک زندگی کی یہ آخری رات ہوتی ہے)

☆ (کسی) جماعت کے فعل پر رضا مند ہونے والا ایسا ہی ہے جیسے اس کے کام میں شریک ہو اور غلط کام میں شریک ہونے والے پر دو گناہ ہیں۔ ایک اس عمل کرنے کا اور ایک اس پر رضا مند ہونے کا۔

☆ جب کسی امر سے دہشت کرو تو اس میں پھاند پڑو اس لیے کہ کھٹکا لگا رہنا اس ضرر سے کہ جس کا خوف ہو زیادہ تکلف دہ چیز ہے۔

☆ جاہل وہ ہے جو کسی چیز کو اس کے موقع ومحل پر نہ پرکھے۔

☆ جو شخص سستی وکاہلی کرتا ہے وہ اپنے حقوق کو ضائع اور برباد کر دیتا ہے اور جو چغل خور کی بات پر اعتماد کرتا ہے وہ دوست کو اپنے ہاتھ سے

کے ذریعے قیامت کے دن تم پر حجت لائے گا۔

☆ جدھر سے پتھر آئے اسے ادھر ہی پلٹا دو کیونکہ سختی کا دفعیہ سختی سے ہی ہوسکتا ہے۔

☆ جو تمہاری طرف جھکے اس سے بے اعتنائی برتنا اپنی خوش بختی میں خسارہ کرنا ہے اور جو تم سے بے رخی اختیار کرے اس کی طرف جھکنا نفس کی ذلت ہے۔

☆ جو شخص احکام فقہ کے جانے بغیر تجارت کرے گا وہ ربا (سود) میں مبتلا ہو جائے گا۔

☆ جو شخص ذرا سی مصیبت کو اہمیت دیتا ہے اللہ اسے بڑی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

☆ جس کی نظر میں خود اپنے نفس کی عزت ہوگی وہ اپنی نفسانی خواہشات کو بے وقعت سمجھے گا۔

☆ جو شخص اپنی حاجت کا گلہ کسی مرد مومن سے کرتا ہے گویا اس نے اللہ کے سامنے اپنی شکایت پیش کی اور جو کافر سے [illegible]

☆ دنیا کے کاموں کو پورا کر دیتا ہے اور جو اپنے اور اللہ کے درمیان خوش معاملگی رکھتا ہے خدا اس کے اور بندوں کے درمیان کے معاملات ٹھیک کر دیتا ہے۔

☆ جوانوں کی طرح صبر کرے۔نہیں تو سادہ لوحوں کی طرح بھول بھال کر چپ ہوگا۔

☆ جس ذات نے تمہیں بولنا سکھایا ہے اس کے خلاف اپنی زبان کی تیزی نہ صرف کرو اور جس نے تمہیں راہ پر لگایا ہے اس کے مقابلے میں فصاحت گفتار کا مظاہرہ نہ کرو۔

☆ جو حق سے ٹکرائے گا حق اسے پچھاڑ دے گا۔

☆ جو شخص مختلف چیزوں کا طلبگار رہتا ہے اس کی ساری تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں ''طلب الکل 'فوت الکل''۔

☆ جس سے مانگا جائے وہ اس وقت تک آزاد ہے جب تک وعدہ نہ کر لے۔

☆ جب تیرے سیاہ بال سفید ہو جائیں تو سمجھ لے تیری نیکیاں مر گئیں (یعنی موت قریب آ گئی)

☆ جب تو دیکھے کہ خدا تجھ پر مسلسل بلائیں نازل کر رہا ہے تو سمجھ لے کہ تجھے خواب غفلت سے ہوشیار کیا جا رہا ہے۔

☆ جب خدا بندے کو دوست رکھتا ہے تو عبرتوں سے نصیحت کرتا ہے۔
☆ جب رذیل لوگ قوت حاصل کرتے ہیں تو اہل فضل کی ہلاکت ہوتی ہے۔
☆ جس نے خشم (غضب) خداوندی پر لوگوں کی خوشنودی کو ترجیح دی خدا اس کی نیکیوں کو رد کرتا اور لوگوں میں اس کو مذموم کرتا ہے۔
☆ جس نے اقسام کے کھانوں کے درخت کو اپنے نفس میں بو دیا گونا گوں بیماریوں کو چن لیا۔
☆ جو کج خلق ہوگا اس کی روزی کم ہو جائے گی۔
☆ جس میں حیا اور سخاوت نہ ہو اس کے لئے زندگی سے موت بہتر ہے۔
جو اپنے کام خدا کے تفویض (سپرد کرنا) کرتا ہے خدا اس کے امور کو استوار کرتا ہے۔
☆ جو دنیا کی کسی چیز کا مالک ہو آخرت اس سے زیادہ اس کے ہاتھ سے چلی جائے گی۔
☆ جو موت کا ذکر کرتا رہے گا دنیا سے کم پر رضا مند ہو جائے گا۔
☆ جس نے اپنے امام کی اطاعت کی اس نے اپنے رب کی اطاعت کی۔
☆ جس پر شہوت غالب ہو اس کا نفس سلامت نہ رہے گا۔
☆ جو نعمت کا شکر نہ ادا کرے اس کو زوال نعمت کی سزا دی جائیگی۔

☆ جس نے اپنی تکالیف کو لوگوں پر آشکار کیا اپنے نفس پر عذاب کر لیا۔

☆ جب انسان بصیرت کا اندھا ہو تو چشم بصارت (ظاہری آنکھ) کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔

☆ جہال (جاہل) جو بات نہیں جانتے اس سے انہیں آگاہ نہ کر کیونکہ وہ تیری تکذیب کریں گے۔ تیرا علم تیرے لئے حق ہے اور ان کا حق تجھ پر یہ ہے کہ علم مستحق کو پہنچائے اور غیر مستحق سے محفوظ رکھے۔

☆ جس شخص میں پرہیزگاری نہیں ایمان کو نفع نہیں پہنچتا۔

☆ جب نیت فاسد ہوتی ہے برکت اٹھ جاتی ہے۔

☆ جس طرح دن اور رات ایک جگہ جمع نہیں ہوتے اسی طرح حب دنیا اور حب خُدا ایک جگہ جمع نہیں ہوتے۔ (دنیا اور خدا کی محبت یکجا نہیں ہوتی)

☆ جو چیز دستر خوان پر گر جائے کھالو کیونکہ اس میں تمام امراض کے لئے بحکم خدا اس شخص کے لئے شفا ہے جو حاصل کرنا چاہتا ہے۔

☆ جس کا نفس شریف ہوگا اس میں مہر و محبت ہوگی۔

☆ جو اپنے برادر مومن کے لئے کنواں کھودے گا خود اس میں گرے گا۔

☆ جھوٹی گواہی نہ دو۔ (نساء۔ آیت ۱۳۵)

☆ جس نے میانہ روی اختیار کی کبھی تنگ دست نہ ہوا۔

☆ جو شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے وہ فائدہ اٹھاتا ہے اور جو غفلت کرتا ہے وہ نقصان میں رہتا ہے اور جو ڈرتا ہے وہ عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جو عبرت حاصل کرتا ہے وہ بینا ہو جاتا ہے اور جو بینا ہوتا ہے وہ بافہم ہو جاتا ہے اور جو فہیم ہوتا ہے اسے علم حاصل ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

چ

☆ چیر پھاڑ کر کھانے والا شیر ظالم بادشاہ سے بہتر ہے اور ظالم بادشاہ دائمی فتنوں سے بہتر ہے۔

☆ چار قسم کے آدمیوں سے دین و دنیا کا قیام ہے۔(۱) عالم جو اپنے علم کو کام میں لاتا ہو (۲) جاہل جسے علم حاصل کرنے میں عار نہ ہو (۳) سخی جو داد و دہش میں بخل نہ کرتا ہو اور (۴) فقیر جو آخرت کو دنیا کے عوض نہ بیچتا ہو۔ جب عالم اپنے علم کو برباد کرے گا تو جاہل اس کو سیکھنے میں عار سمجھے گا اور جب دولتمند نیکی اور احسان میں بخل کرے گا تو فقیر اپنی آخرت دنیا کے بدلے بیچ ڈالے گا۔

☆ چشم بد، افسوں، سحر اور فال نیک ان سب میں واقعیت ہے۔ البتہ فال بد اور ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا غلط ہے۔ خوشبو سونگھنا، شہد کھانا، سواری کرنا اور سبزے پر نظر کرنا غم واندوہ اور قلق

واضطراب کو دور کرتا ہے۔

☆ چار چیزیں زوال پر دلالت کرتی ہیں: (۱) اصول دین کو ضایع کرنا (۲) فروع سے تمسک کرنا اور مقدم جاننا (۳) رزیلوں کو مقدم رکھنا (۴) صاحبان فضیلت کو مؤخر کرنا۔

☆☆☆

ح

☆ حق کی بات کرو اور اجر کے لئے کام کرو۔

☆ حضرت مہدیؑ اس وقت ظہور فرمائیں گے جب ایک تہائی لوگ قتل ہو جائیں گے، ایک تہائی طبعی موت مر جائیں گے اور ایک تہائی باقی بچ جائیں گے۔

☆ حق ایسا راستہ ہے جو جنت کی طرف لے جاتا ہے اور باطل ایسا راستہ ہے جو جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ پھر ہر راستے پر اس کا بلانے والا موجود ہوتا ہے۔

☆ (اپنے (بعض) ہمراہیوں کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تم) حق کو اتنا نہیں پہچانتے جتنا باطل کو اور باطل کو اتنا نہیں جھٹلاتے جتنا حق کو۔

☆ (اگر) حسب منشاء تمہارا کام نہ بن سکے تو پھر جس حالت میں ہو مگن رہو۔

☆ (جب کوئی) حدیث سنو تو اسے عقل کے معیار پر پرکھ لو صرف نقل الفاظ پر بس نہ کرو کیونکہ علم کے نقل کرنے والے تو بہت ہیں اور اس میں غور وفکر کرنے والے کم ہیں۔

☆ حکمت کی بات جہاں کہیں ہو اسے حاصل کرو کیونکہ حکمت منافق کے سینے میں بھی ہوتی ہے لیکن جب تک اس (کی زبان) سے نکل کر مومن کے سینے میں پہنچ کر دوسرے حکمتوں کے ساتھ بہل نہیں جاتی تڑپتی رہتی ہے۔

☆ حکمت مومن کی گمشدہ چیز ہے اسے حاصل کرو۔ اگرچہ منافق سے لینا پڑے۔

☆ حکم خدا کا نفاذ وہی کرسکتا ہے جو (حق کے معاملہ میں) نرمی نہ برتے' عجز وکمزوری کا اظہار نہ کرے اور حرص وطمع کے پیچھے نہ لگ جائے۔

☆ (جو ایسے کا) حق ادا کرے جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو تو وہ اس کی پرستش کرتا ہے۔

☆ حکیمانہ بات سے خاموشی اختیار کرنے میں کوئی بھلائی نہیں جس طرح جہالت کی بات میں کوئی اچھائی نہیں۔

☆ حسد کی کمی بدن کی تندرستی کا سبب ہے۔

☆ حکام اللہ کی سرزمین میں اس کے پاسبان ہیں۔

☆ (اے) حرص و طمع کے اسیر و باز آؤ کیونکہ دنیا پر ٹوٹنے والوں کو حوادثِ زمانہ کے دانت پیسنے ہی کا اندیشہ کرنا چاہیے۔

☆ حق گراں (بھاری) مگر خوشگوار ہوتا ہے اور باطل ہلکا مگر وبا پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔

☆ (جب) حکماء کا کلام صحیح ہو تو وہ دوا ہے اور غلط ہو تو سراسر مرض ہے۔

☆ حلم و تحمل ایک پورا قبیلہ ہے۔

☆ حلم و تحمل ڈھانکنے والا پردہ اور عقل کاٹنے والی تلوار ہے لہٰذا اپنے اخلاق کے کمزور پہلو کو حلم و بردباری سے چھپاؤ اور اپنی عقل سے خواہش نفسانی کا مقابلہ کرو۔

☆ حکومت لوگوں کے لئے آزمائش کا میدان ہے۔

☆ حق اور اس کے اہل کے متعلق لغزش نہ کھاؤ کیونکہ جس نے دوسروں کو ہم اہل بیت پر برگزیدگی دی ہلاک ہوا۔

☆ (اگر کسی کو اپنے پروردگار سے کوئی) حاجت ہو تو اس کو چاہیے کہ تین اوقات میں طلب کرے۔ایک ساعت یوم جمعہ ہے دوسری زوال آفتاب کے وقت جبکہ ہوا چلتی ہے اور آسمان کے دوازے کھل جاتے ہیں اور رحمت نازل ہوتی ہے اور پرندے چہچہاتے ہیں۔تیسرے رات کے آخری حصہ میں طلوع فجر کے وقت کہ دو فرشتے آواز دیتے

ہیں کہ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے' ہے کوئی سائل کہ عطا کیا جائے' ہے کوئی معافی کا خواستگار کہ معاف کیا جائے' ہے کوئی طالب حاجت کہ اس کی حاجت روائی کی جائے۔ پس دعوت خدا پر لبیک کہو۔

☆ (جب تم) حج کا ارادہ کرو حوائج سفر قبل از وقت خرید لو جن کی ضرورت ہو کیونکہ خدا فرماتا ہے: اگر نکلنے کا ارادہ کرو تو اس کی ضروریات فراہم کر لو۔

☆ حج تمام ضعیفوں کے لئے جہاد ہے۔

☆ (ہمارے) حق کی معرفت مومن کے لئے چراغ ہے۔

☆ حجامت بدن کو صحیح اور عقل کو محکم کرتی ہے۔

☆ حرص فقر کی علامت ہے۔

☆☆☆

خ

☆ خلیفہ کے لئے خدا کے مال سے صرف دو کاسے (پیالے) حلال ہیں۔ ایک تو وہ جس سے خود بھی کھائے اور اس کے اہل وعیال بھی اور دوسرا وہ جس سے دوسروں کو کھلائے۔

☆ خداوند عالم کے نزدیک بدترین شخص وہ جابر ظالم پیشوا ہے جو خود بھی

گمراہ ہواور دوسروں کو بھی گمراہ کرے اور بدعت متروکہ کو زندہ کرے۔ میں (علیؑ) نے حضور رسالتمآب سے سنا ہے کہ بروز قیامت ظالم وجابر امام کو ایسی حالت میں لایا جائے گا کہ اس وقت نہ تو کوئی اس کا مددگار اور نہ ہی عذر پیش کرنے والا ہوگا۔ اس وقت اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اس میں ایسے گھومے گا جیسے چکی کے پاٹ۔ پھر اسے جہنم کی گہرائی میں باندھ دیا جائے گا۔

☆ خبردار بچو بچو! اپنے ان سرداروں اور ان بڑوں کی اطاعت سے جو اپنے حسب کو بالاتر گردانتے (سمجھتے) ہیں کیونکہ ایسے لوگ عصبیت (تعصب) کی بنیادوں پر استوار دیواریں' فتنہ کے سنگ بنیاد پر اٹھائے جانے والے ستون اور جاہلیت کے غلبہ کی تلواریں ہیں۔

☆ خدا کی نافرمانی کرکے کسی کی اطاعت نہیں ہوسکتی اور صرف نیکیوں کے بارے میں ہی ہوسکتی ہے۔

☆ خدا کی قسم مجھے خدائی پیغامات پہنچانے' وعدوں کو پورا کرنے اور آیات کی صحیح تاویل بیان کرنے کا خوب علم ہے اور ہم اہل بیتؑ (نبوت) کے پاس علم ومعرفت کے دروازے اور شریعت کی روشن راہیں ہیں۔

☆ خدا کی خوشنودی کے لئے حاصل کیا ہوا بھی قریب ترین رشتہ دار ہوتا

ہے اور اس کا ماں باپ سے بھی زیادہ قریبی رشتہ ہوتا ہے۔

☆ خداوند عالم نے اپنے پیغمبرؐ کو آداب تعلیم فرمائے۔ پیغمبر اکرمؐ نے مجھے (علیؑ) آداب سکھائے۔ میں مومنین کو آداب سکھاتا ہوں اور بزرگوں کو ادب کا وارث بناتا ہوں۔

☆ خداوند عالم کو جب اپنے کسی بندے کی اصلاح مطلوب ہوتی ہے تو اسے کم بولنے کم کھانے اور کم سونے کا الہام فرماتا ہے۔

☆ خبردار رہو! تم اپنی آرزوؤں کے ایسے دنوں سے گزر رہے ہو جس کے پیچھے موت ہے لہٰذا جو شخص اپنی آرزوؤں کے ایام میں موت کے آلینے سے پہلے عمل صالح انجام دیتا ہے اسے عمل فائدہ پہنچائے گا اور موت بھی کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔

☆ خدا کی قسم کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جسے میں نہ جانتا ہوں کہ کس چیز کے بارے میں کہاں اور کس پر نازل ہوئی ہے۔ یقیناً میرے رب نے مجھے عقلمند دل اور بولنے اور سوال کرنے والی زبان عطا فرمائی ہے۔

☆ خدا کے ساتھ محبت کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگوں سے جی گھبرانے لگتا ہے اور ان سے وحشت معلوم ہوتی ہے۔

☆ خندہ پیشانی محبت کا جال ہے۔

☆ خندہ روئی شرفاء کا شیوہ ہے۔

☆ خندہ روئی پہلی کامیابی ہے۔

☆ خندہ پیشانی ایسا ابتدائی احسان ہے جس پر کچھ خرچ نہیں آتا۔

☆ خندہ روئی دو عطیوں میں سے ایک ہے۔

☆ خندہ پیشانی دو قرابتوں میں سے ایک ہے۔

☆ خندہ روئی پر رونق منظر اور روشن خلق ہے۔

☆ خندہ پیشانی سے لوگوں سے ملو تو کینے دور ہو جائیں گے۔

☆ خندہ پیشانی اور کشادہ روئی کے ذریعہ بخشش کا موقع اچھا میسر آتا ہے۔

☆ خندہ روئی محبت کا سبب ہے۔

☆ خوش روئی مومن کے چہرے پر ہوتی ہے۔ اس کی طاقت اس کے دین میں ہوتی ہے اور غم اس کے دل میں ہوتا ہے۔

☆ خندہ پیشانی تنگ دلی کے ساتھ نہیں ہوا کرتی۔

☆ خندہ پیشانی تمہاری ذاتی شرافت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔

☆ خداوند عالم گناہوں پر جری بے حیا کو دشمن رکھتا ہے۔

☆ خداوند عالم لمبی آرزوئیں رکھنے والے انسان کو دشمن رکھتا ہے۔

☆ خوفِ خدا سے گریہ رحمت الٰہی کی کنجی ہے۔

☆ خدا کے خوف سے آنسو بہانا قلب کو منور کرتا ہے اور گناہوں کی تکرار سے بچاتا ہے۔

☆ خبردار! خداوند عالم نے اپنی مخلوق کے مخفی حالات کو اس لئے نہیں ظاہر فرمایا کہ وہ ان کے پوشیدہ رازوں اور مخفی کیفیات سے سے انجان اور بے علم تھا بلکہ اس لئے ایسا کیا کہ انہیں آزمائے کہ ان میں سے زیادہ اچھے عمل والا کون ہے۔ اسی آزمائش کی بنیاد پر ہی ثواب کی صورت میں جزا ملتی ہے اور عذاب کی صورت میں سزا ملتی ہے۔

☆ (جتنا) خرچ ہو اتنی ہی امداد ملتی ہے۔

☆ (جو) خودرائی سے کام لے گا وہ تباہ و برباد ہوگا اور جو دوسروں سے مشورہ لے گا وہ ان کی عقلوں میں شریک ہو جائے گا۔

☆ خالق کی معصیت (نافرمانی) میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔

☆ خود پسندی ترقی سے مانع ہوتی ہے۔ (ترقی کی راہوں میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔

☆ (انسان کی) خود پسندی اس کی عقل کے حریفوں میں سے ہے۔

☆ خدا غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

☆ خدا کی قسم جس نے دنیا کو دوست رکھا اور ہمارے غیر سے محبت کی اس نے خدا کو دوست نہ رکھا اور جس نے ہمارے حق کو پہچانا اور ہم سے

محبت کی اس نے خدا کو دوست رکھا۔ یہ سن کر ایک شخص رونے لگا تو حضرتؑ نے فرمایا: کیا تو روتا ہے اگر تمام آسمان وزمین جمع ہوکر خدا کی بارگاہ میں گریہ کریں کہ تجھ کو جہنم سے نجات مل جائے اور تو جنت میں داخل ہوتو وہ تیری شفاعت نہیں کر سکتے۔

☆ خدا کی قسم مجھ کو امت پر خلیفہ بنایا گیا ہے اور نبیؐ کے بعد میں ان پر حجت خدا ہوں اور بہ تحقیق کہ میری ولایت اہل آسمان پر اسی طرح لازم کی گئی ہے جیسا کہ اہل زمین پر اور بے شک ملائکہ میری فضیلت کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور خدا کے پاس یہی ان کی تسبیح ہے۔

☆ خدا کی نعمتوں کی حفاظت صلہ رحم میں ہے۔

خوشا بحال اس شخص کا جو خانہ نشین ہوگیا ہو (نان) توڑ کر کھاتا ہوا اپنی خطاؤں پر گریہ کرتا ہوا اپنے نفس سے تعب میں رہتا ہو اور لوگ اس سے آسودہ رہتے ہیں۔

☆ خشم (غصہ) کی زیادتی اپنے صاحب کو نیچے گراتی اور اس کے عیوب کو ظاہر کرتی ہے۔

☆ خاموشی کی زیادتی وقار کو بڑھاتی ہے۔

☆ خدا کا مطیع بن اور اس کے ذکر سے مانوس رہ جب تو اس سے منھ پلٹانا چاہے گا تو دیکھ وہ کیسے اپنے عفو کی طرف بلاتا ہے اور تجھ پر کیا

فضل کرتا ہے۔

☆ (جس نے) خشم خدا (اللہ کا غضب) پر لوگوں کی خوشنودی کو ترجیح دی خدا اس کی نیکیوں کو رد کرتا ہے اور لوگوں میں اس کو مذموم کرتا ہے۔ (جس نے لوگوں کے) خشم (غصہ) کے باوجود خدا کی خوشنودی کو چاہا اس کی مذموم چیزوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔

☆☆☆

د

☆ دو قسم کے اعمال کے درمیان بہت فرق ہے۔ ایک تو وہ عمل جس کی لذت جلد ختم ہو جاتی ہے اور اس کا گناہ باقی رہتا ہے دوسرا وہ عمل جس کی مشقت جلد ختم ہو جاتی ہے اور اس کا اجر باقی رہ جاتا ہے۔

☆ دنیا کی ہر چیز کے بارے میں سننا اس کے دیکھنے سے بالاتر ہے جبکہ آخرت کی ہر چیز کو دیکھنا اس کے سننے سے بالاتر ہے۔ لہٰذا دیکھنے سے سننے کو بالاتر سمجھو اور غیب کے بارے میں خبر کو کافی سمجھو۔

☆ دنیا تم سے کٹ جانے والی ہے اور آخرت تم سے قریب ہونے والی ہے۔

☆ دنیا اتفاق کے ساتھ ہے اور آخرت استحقاق کے ساتھ۔

☆ دنیا پیٹھ پھیر چکی ہے اور الوداع کہہ چکی ہے جبکہ آخرت آ رہی ہے لہٰذا

☆ آج کا دن گھوڑے تیار کرنے کا ہے جبکہ کل مقابلہ ہوگا۔

☆ دنیا ایک گزرگاہ ہے جبکہ آخرت ہمیشہ کی سکونت کا مقام لہذا تم اس کے لئے اسباب لے کر جاؤ۔

☆ دینی بھائی ہی محبت کو دیر تک قائم رکھتے ہیں۔ سچے بھائی افضل ترین سرمایہ ہیں۔

☆ دنیاداری پر مبنی محبت معمولی سی بات پر ختم ہو جاتی ہے۔

☆ دوستوں کے ہر گناہ پر جو شخص محاسبہ کرتا ہے اس کے دوست کم ہوتے ہیں۔

☆ دوست کی لغزشوں کو جو شخص برداشت نہیں کرتا وہ تنہائی کی موت مرتا ہے۔

☆ دیانت داری سچائی کی طرف لے جاتی ہے۔

☆ دیانت داری جب پختہ ہو جاتی ہے تو سچائی میں کثرت آ جاتی ہے۔

☆ دیانت داری اور وفائے عہد افعال صادق ہیں۔

☆ دنیا میں کئے جانے والے اعمال آخرت کی تجارت ہوتے ہیں۔

☆ (جس نے) دنیا کے بدلے آخرت کو خرید لیا اس نے سب لوگوں سے زیادہ منافع کما لیا۔

☆ دین کو ذریعہ معاش بنا کر کھانے والے کا دین میں صرف وہی حصہ ہوتا

ہے جو وہ کھاتا ہے۔

☆ دین کو دنیا کا ذریعہ بنا کر کاروبار کرنے والوں کی خدا کی طرف سے سزا جہنم ہے۔

☆ (جو شخص) دنیا کے لئے دین پر عمل کرتا ہے وہ اپنے مطلوب سے بہت دور ہو جاتا ہے۔

☆ (میں اس) دار دنیا کی حالت کیا بیان کروں کہ جس کی ابتدا رنج اور انتہا فنا ہے' جس کے حلال میں حساب اور حرام میں سزا اور عقاب (عذاب) ہے۔ یہاں کوئی غنی ہو تو فتنوں سے واسطہ اور فقیر ہو تو حزن اور ملال سے سابقہ رہے۔ جو دنیا کے لئے سعی و کوشش میں لگا رہتا ہے اس کی دنیاوی آرزوئیں بڑھتی ہی جاتی ہیں اور جو کوششوں سے ہاتھ اٹھا لیتا ہے دنیا خود ہی اس کے لئے سازگار (مناسب) ہو جاتی ہے۔ جو شخص دنیا کو عبرتوں کا آئینہ سمجھ کر دیکھتا ہے تو وہ اس کی آنکھوں کو روشن اور بینا کر دیتی ہے اور جو صرف دنیا ہی پر نظر رکھتا ہے تو وہ اس کو اور نابینا بنا دیتی ہے۔

☆ دشمن پر قابو پاؤ تو اس قابو پانے کا شکرانہ اس کو معاف کر دینا قرار دو۔

☆ (بہترین) دولتمندی یہ ہے کہ تمناؤں کو ترک کرے۔

☆ دنیا والے ایسے سواروں کے مانند ہیں جو سو رہے ہوں اور سفر جاری ہو۔

☆ دوستوں کو کھو دینا غریب الوطنی ہے۔

☆ (یہ) دل اس طرح اکتا جاتے ہیں جس طرح بدن اکتا جاتے ہیں۔لہٰذا جب ایسا ہو تو ان کے لئے لطیف حکیمانہ نکات تلاش کرو۔

☆ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے جو چھونے میں نرم معلوم ہوتا ہے مگر اس کے اندر زہر ہلاہل بھرا ہوتا ہے۔فریب خوردہ جاہل اس کی طرف کھنچتا ہے اور ہوشمند و دانا اس سے بچ کر رہتا ہے۔

☆ ''دنیا'' اصل منزل قرار کے لئے ایک گزرگاہ ہے اس میں دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جنہوں نے اس میں اپنے نفس کو بیچ کر ہلاک کر دیا اور ایک وہ جنہوں نے اپنے نفس کو خرید کر آزاد کر دیا۔

☆ دوست اس وقت تک دوست نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی تین موقعوں پر نگہداشت نہ کرے۔مصیبت کے موقع پر،اس کے پس پشت (غیر موجودگی میں) اور اس کے مرنے کے بعد۔

☆ دنیا ایک دوسری منزل کے لئے پیدا کی گئی ہے نہ اپنے (بقائے دوام کے) لئے۔

☆ (جس) درخت کی لکڑی نرم ہو اس کی شاخیں گھنی ہوتی ہیں۔

☆ دوست کا حسد کرنا دوستی کی خامی ہے۔

☆ دنیا کی حالت دیکھتے ہوئے اس کی طرف جھکنا جہالت ہے اور حسن عمل کے ثواب کا یقین رکھتے ہوئے اس میں کوتاہی کرنا گھاٹا اٹھانا ہے اور پرکھے بغیر ہر ایک پر بھروسہ کرنا عجز و کمزوری ہے۔

☆ دوسروں کے پسماندگان سے بھلائی کرو تاکہ تمہارے پسماندگان (ورثاء) پر بھی نظر شفقت پڑے۔

☆ (اپنے) دوست سے بس ایک حد تک محبت کرو کیونکہ شاید کسی دن وہ تمہارا دشمن ہو جائے اور دشمن کی دشمنی بس ایک حد میں رکھو ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دوست ہو جائے۔

☆ دل کبھی مائل ہوتے ہیں کبھی اچاٹ ہو جاتے ہیں ۔لہٰذا جب مائل ہوں اس وقت انہیں مستحبات کی بجا آوری پر آمادہ کرو اور جب اچاٹ ہوں تو واجبات پر اکتفا کرو۔

☆ دوات میں صوف ڈالا کرو اور قلم کی زبان لمبی رکھا کرو۔سطروں کے درمیان زیادہ فاصلہ چھوڑا کرو اور حروف کو ساتھ ملا کر لکھا کرو کہ یہ خط کی دیدہ زیبی کے لئے مناسب ہے۔

☆ دنیا سے جو تمہیں حاصل ہو اسے لے لو اور جو چیز رخ پھیر لے اس سے منھ موڑے رہو اور اگر ایسا نہ کرسکو تو پھر تحصیل وطلب میں

میانہ روی (درمیانی راستہ) اختیار کرلو۔

☆ دل آنکھوں کا صحیفہ ہے۔

☆ دو ایسے خواہشمند ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے: طالب علم اور طلبگار دنیا۔

☆ دنیا دھوکے باز' نقصان رساں اور رواں دواں ہے۔ اللہ نے اپنے دوستوں کے لئے اسے بطور ثواب پسند نہیں کیا اور نہ دشمنوں کے لئے اسے بطور سزا پسند کیا ہے۔ اہل دنیا ان سواروں کے مانند ہیں کہ انہوں نے ابھی منزل ہی کی تھی کہ ہنکانے والے نے انہیں للکارا اور یہ چل دیئے۔

☆ (سب سے بڑی) دولتمندی یہ ہے کہ دوسروں کے ہاتھ میں جو ہے اس کی آس نہ رکھی جائے۔

☆ دنیا اپنے چاہنے والوں سے کبھی وفا نہیں کرتی اور اپنے پینے والوں سے صاف نہیں ہوتی۔ اس کی نعمتیں ی کے ساتھ نہیں جاتیں۔ اس کے احوال دگرگوں ہوتے رہتے ہیں۔ اس کی لذتیں فانی اور محنتیں باقی رہنے والی ہیں۔ پس دنیا سے منھ پھیر لے قبل اس کے کہ دنیا تجھ سے منھ پھیر لے اور دنیا کے عوض آخرت کو اختیار کر قبل اس کے کہ وہ دوسرے کو تیرے عوض بدل لے۔

☆ دو آدمیوں کے درمیان صلح کرادینا ایک سال کے نماز و روزے سے

افضل ہے۔

☆ (یہ) دنیا کی محبت کی وجہ ہے کہ کان دانش وحکمت کی بات سننے سے بہرے ہو جاتے ہیں اور نور بصیرت سے دل اندھے ہو جاتے ہیں۔

☆ دنیائے فانی کی چیزوں کی طرف رغبت نہ کر اور دار فنا سے ایسی چیزیں لے جو دار بقا میں کام آئیں۔

☆ (اے لوگو!) دنیا میں زہد اختیار کرو۔ دنیا کا عیش کوتاہ اور اس کی خوبیاں کم ہیں۔ دنیا چلی جانے والی سرائے اور مقام غم واندوہ ہے یہ دنیا ہے کہ موت کو نزدیک اور آرزوؤں کو دور کرتی ہے اور آنکھوں کو فشار کرتی ہے۔ ایک سرکش گھوڑا ہے جو دوڑ رہا ہے اور خیانت کرتا ہے۔

☆ دعا قضائے مبرم (ڈھیٹ) کو دفع کرتی ہے اور اس کو وسیلۂ دفاع قرار دو۔

☆☆☆

ر

☆ رزق دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ جو خود ڈھونڈتا ہے اور ایک وہ جسے ڈھونڈا جاتا ہے۔ چنانچہ جو دنیا کا طلبگار رہوتا ہے موت اس کو ڈھونڈتی ہے یہاں تک کہ دنیا اس کو نکال باہر کرتی ہے ادر جو شخص آخرت کا طلبگار رہوتا ہے دنیا خود اسے تلاش کرتی ہے یہاں تک کہ وہ اس سے

تمام وکمال اپنی روزی حاصل کر لیتا ہے۔

☆ (اپنے) رشتہ داروں کا احترام کرو خواہ سلام کرنے سے ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ خدائے عزوجل فرماتا ہے: ''اس خدا سے ڈرو کہ جو صلۂ رحم اور اس خصوص (خاص طور پر) میں سوال کرے گا' بے شک خدا تم پر مہربان ہے''۔

☆ رات کا کھانا ترک نہ کرو کہ اس کے ترک کرنے سے بدن کی خرابی ہے۔ پیغمبروںؑ کا عشائیہ نماز عشاء کے بعد ہے۔

☆ رہنما کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ سچ بولنا چاہیے' اس کی عقل کو ہمیشہ حاضر رہنا چاہیے' اس کو ہونا بھی اہل آخرت سے چاہیے کیونکہ وہ وہاں سے آتا ہے اور ادھر ہی لوٹ کر جائے گا۔

☆ (بہت سے) روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزوں کا ثمرہ بھوک پیاس کے علاوہ کچھ نہیں ملتا اور بہت سے عابد شب زندہ دار ایسے ہیں جنہیں عبادت کے نتیجہ میں جاگنے اور زحمت اٹھانے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ زیرک و دانا لوگوں کا سونا اور روزہ نہ رکھنا بھی قابل ستائش ہوتا ہے۔

☆ (جو اپنے) راز کو چھپائے رہے گا اسے پورا قابو رہے گا۔

☆ رزق دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ جس کی تلاش میں تم ہو اور ایک وہ جو

تمہاری جستجو میں ہے' اگر تم اس تک نہ پہنچ سکو گے تو وہ تم تک پہنچ کرر ہے گا لہٰذا اپنی ایک دن کی فکر پر سال بھر کی فکریں نہ لادو' جو ہر دن کا رزق ہے وہ تمہارے لئے کافی ہے۔ اگر تمہاری عمر کا کوئی سال باقی ہے تو اللہ ہر نئے دن جو روزی اس نے تمہارے لئے مقرر کر رکھی ہے وہ تمہیں دے گا اور اگر تمہاری عمر کا کوئی سال باقی نہیں ہے تو پھر اس چیز کی فکر کیوں کرو جو تمہارے لئے نہیں ہے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ کوئی طلبگار تمہارے رزق کی طرف تم سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور نہ ہی کوئی غلبہ پانے والا اس میں تم پر غالب آ سکتا ہے اور جو تمہارے لئے مقدر ہو چکا ہے اس کے ملنے میں کبھی تاخیر نہ ہوگی۔

☆ (اصابت) رائے اقبال و دولت سے وابستہ ہے۔ اگر یہ ہے تو وہ بھی ہوتی ہے' اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں ہوتی۔

☆☆☆

ز

☆ (بہترین) زہد زہد کا مخفی رکھنا ہے۔

☆ زبان ایک ایسا درندہ ہے جسے کھلا چھوڑ دیا تو پھاڑ کھائے۔

☆ زمانہ جسموں کو کمزور' بوسیدہ اور آرزوؤں کو ترو تازہ کرتا ہے' موت کو قریب اور آرزوؤں کو دور کرتا ہے۔ جو زمانہ سے کچھ پالیتا ہے وہ بھی

رنج سہتا ہے اور جو کچھ کھو دیتا ہے وہ تو دکھ جھیلتا ہی ہے۔

☆ زمین ایسے فرد سے خالی نہیں رہتی جو خدا کی حجت کو برقرار رکھتا ہے چاہے وہ ظاہر و مشہور ہو یا خائف و پنہاں تاکہ اللہ کی دلیلیں اور نشانیاں مٹنے نہ پائیں اور وہ ہیں ہی کتنے اور کہاں پر ہیں۔ خدا کی قسم وہ گنتی میں بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور اللہ کے نزدیک قدر و منزلت کے لحاظ سے بہت بلند۔ خداوند عالم ان کے ذریعہ سے اپنی حجتوں اور نشانیوں کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ان کو اپنے ایسوں کے سپرد کر دیں اور اپنے ایسوں کے دلوں میں انہیں بو دیں۔ علم نے انہیں ایک دم حقیقت و بصیرت کے انکشافات تک پہنچا دیا ہے۔ وہ یقین و اعتماد کی روح سے گھل مل گئے ہیں اور ان چیزوں کو جنہیں آرام پسند لوگوں نے دشوار قرار دے رکھا تھا اپنے لئے آسان اور سہل سمجھ لیا ہے اور جن چیزوں سے جاہل بھڑک اٹھتے ہیں ان سے وہ جی لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ ایسے جسموں کے ساتھ دنیا میں رہتے سہتے ہیں کہ جن کی روحیں ملاء اعلیٰ سے وابستہ ہیں۔ یہی لوگ تو زمین میں اللہ کے نائب اور اس کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔

☆ زہد کی مکمل تعریف قرآن کے دو جملوں میں ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:
''جو خیر تمہارے ہاتھ سے اٹھ جاتی ہے اس پر رنج نہ کرو اور جو چیز

خدا تمہیں دے اس پر اتراؤ نہیں' لہٰذا جو شخص جانے والی چیز پر افسوس نہیں کرتا اور آنے والی چیز پر اتراتا نہیں اس نے زہد کو دونوں سمتوں سے سمیٹ لیا۔

☆ زیادہ کھانا اور سونا نفس کو بگاڑتے اور مضرت (نقصان) پہنچاتے ہیں۔

☆ زیادہ کھانے والے کی صحت خراب اور اس پر بار زندگی بہت گراں ہو جائے گا۔

☆☆☆

س

☆ سب سے زیادہ بابصیرت انسان وہ ہے جو اپنے عیبوں کو دیکھے اور اپنے گناہوں کا قلع وقمع کرے۔

☆ (خوب غور سے سنو!) سب سے بہتر دیکھنے والی آنکھ وہ ہے جو خیر (اچھائی) پر جا کر رکے اور سب سے بہتر سننے والا کان وہ ہے جو نصیحت کو سنے اور قبول کرے۔

☆ (جو) سرکشی کی تلوار کھینچتا ہے وہ خود ہی اس سے مارا جاتا ہے۔

☆ سرکشی پچھاڑ دیتی ہے۔

☆ سرکشی نعمت کو سلب کر لیتی ہے۔

☆ سرکشی عذاب کو دعوت دیتی ہے۔

☆ سرکشی تباہی کا موجب ہوتی ہے۔

☆ سرکشی (جوان) مردوں کو پچھاڑ کر رکھ دیتی ہے اور اجل (موت) کو قریب کر دیتی ہے۔

☆ سرکشی سے بچتے رہو کیونکہ وہ بہت جلد پچھاڑ دیتی ہے اور سرکش انسان کو مقام عبرت بنا دیتی ہے۔

☆ (بدترین) سرکشی اور بغاوت مانوس دوستوں سے سرکشی ہے۔

☆ (اس میں شک نہیں کہ) سرکشی اپنے فاعل کو جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

☆ سخاوت کرو لیکن فضول خرچی نہ کرو اور جزرسی کرو مگر بخل نہیں۔

☆ سخاوت وہ ہے جو بن مانگے ہو اور مانگے سے دینا یا شرم ہے یا بدگوئی سے بچنا۔

☆ سخاوت عزت وآبرو کی پاسبا ن ہے' بردباری احمق کے منہ کا تسمہ ہے' درگزر کرنا کامیابی کی زکوٰۃ ہے۔ جو ... کرے اسے بھول جانا اس کا بدل ہے' مشورہ لینا خود صحیح راستہ پا جانا ... جو شخص اپنی رائے پر اعتماد کر کے بے نیاز ہو جاتا ہے وہ اپنے کو خطر ... ڈالتا ہے۔ صبر مصائب وحوادث کا مقابلہ کرتا ہے۔ بیتابی وبیقراری زمانہ کے مددگاروں میں سے ہے۔ بہترین دولتمندی آرزوؤں سے ہاتھ اٹھا لینا ہے۔ بہت سی غلام عقلیں امیروں کی ہوا وہوس کے نیچے دبی ہوتی

ہیں ۔تجربہ وآزمائش کی نگہداشت حسن توفیق کا نتیجہ ہے۔ دوستی ومحبت اکتسابی قرابت ہے جو تم سے رنجیدہ ودل تنگ ہو اس پر اطمینان واعتماد نہ کرو۔

☆ سفارش کرنے والا امیدوار کے لئے بمنزلہ پروبال کے ہوتا ہے۔

☆ (شروع) سردی میں سردی سے احتیاط کرو اور آخر میں اس کا خیرمقدم کرو کیونکہ جسموں میں وہی اثر کرتی ہے جو وہ درختوں میں کرتی ہے کہ ابتدا میں درختوں کو جھلس دیتی ہے اور انتہا میں سرسبز وشاداب کرتی ہے۔

☆ سربرآوردہ ہونے کا ذریعہ سینہ کی وسعت ہے۔

☆ (جو) سفر کی دوری کو پیش نظر رکھتا ہے وہ کمربستہ رہتا ہے۔

☆ سچا عذر پیش کرنے سے یہ زیادہ وقیع ہے کہ عذر کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

☆ سب سے بھاری گناہ وہ ہے جس کا ارتکاب کرنے والا اسے سبک سمجھے۔

☆ (جب) سختی انتہا کو پہنچ جائے تو کشائش وفراخی ہوگی اور جب ابتلا اور مصیبت کی کڑیاں تنگ ہوجائیں تو راحت اور آسائش حاصل ہوتی ہے۔

☆ سوائے خدا پاک کے کسی سے کچھ طلب نہ کر۔اگر وہ تجھ کو کچھ عطا کرے تو تجھے بزرگ کیا اور اگر نہ دیا تو تیری آخرت کے لئے ذخیرہ کیا۔

☆ سجدہ کو طول دو کہ کوئی کام شیطان پر اس سے زیادہ سخت نہیں ہے کہ وہ دیکھتا ہے کہ ابن آدمؑ سجدہ میں ہے۔ کیونکہ اس کو سجدہ کا حکم دیا گیا تھا اور اس نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا اور جس شخص کو سجدہ کا حکم دیا گیا اور اس نے اطاعت کی اور نجات پائی۔

☆ سجدہ نہیں کرنا چاہیے گیہوں یا جو یا روٹی یا کھائی جانے والی اشیاء پر۔

☆ سیاہ جوتے مت پہنو کہ یہ فرعون نے پہنا تھا۔ پہلا شخص جس نے سیاہ جوتا پہنا فرعون تھا۔

☆ سیاہ کپڑے نہ پہنو کہ یہ فرعون کا لباس تھا۔

☆ سوزش بخار کو بنفشہ اور ٹھنڈے پانی سے کم کرو کیونکہ بخار کی سوزش نفس دوزخ سے ہے۔

☆ سرکہ صفراء کو کم کرتا ہے اور قلب کو حیات بخشتا ہے۔

☆ (اگر کوئی) سونا چاہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے سیدھے گال کے نیچے رکھ کر سوئے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ بیدار بھی ہوگا یا نہیں۔

☆☆☆

ش

☆ شک کی بنا پر اپنے بھائی سے دوستی کے رشتہ کو نہ توڑو، اسے رضا مند کرنے سے پہلے قطع تعلق نہ کرو۔ جو شخص تمہارے ساتھ سختی کرے تم

اس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ کیونکہ ہوسکتا ہے وہ بھی تمہارے لئے نرمی اختیار کر لے۔

☆ شکم سیری (بسیار خوری) سے بچتے رہو کیونکہ جو شکم سیری کا عادی ہوگا اس کی بیماریاں بڑھ جائیں گی۔

☆ شکم سیری سے ہمیشہ بچتے رہو کیونکہ اس سے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

☆ شکم سیر ہوکر جو کھاتا ہے اس شکم سیری اس حد تک اسے لے جاتی ہے کہ سانس لینا دشوار ہوجاتا ہے اور جس کی یہ حالت ہوجائے اس کی عقل وفہم پر پردے پڑ جاتے ہیں۔

☆ شکم سیری سے بچتے رہو کیونکہ جو اس کا عادی ہوتا ہے اس کی بیماریاں بڑھ جاتی ہیں اور خواب پریشان رہتے ہیں۔

☆ شکم سیری سے بچتے رہو کیونکہ یہ دل کو سخت' نماز سے سست اور جسم کو فاسد بنا دیتی ہے۔

☆ شکم سیری اور عقل وفہم اکٹھی نہیں ہوتیں۔

☆ (جو) شخص اپنی منزلت کو نہیں پہچانتا ہلاک ہوجاتا ہے۔

☆ (ہر) شخص کا ایک انجام ہے۔ خواہ وہ شیرین ہو یا تلخ۔

☆ (جو) شخص بدنامی کی جگہوں پر اپنے کو لے جائے تو پھر اسے برا نہ کہے

جو اس سے بدظن ہو۔

☆ (جو) شخص مختلف آراء کا سامنا کرتا ہے وہ خطا ولغزش کے مقامات کو پہچان لیتا ہے۔

☆ (جو) شخص اللہ کی خاطر سنان (برچھی۔ بھالا۔ نیزہ) غضب تیز کرتا ہے وہ باطل کے سورماؤں کے قتل پر توانا ہو جاتا ہے۔

☆ (جو) شخص ذرا سی مصیبت کو بڑی اہمیت دیتا ہے اللہ اسے بڑی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

☆ (ہمارے) شیعہ ہماری ولایت کے بارے میں بذل (بخشش) سے کام لیتے ہیں اور ہمارے موالات (دوستی) میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ہمارے امر میں ایک دوسرے کا بار اٹھاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کسی پر غضبناک بھی ہوں تو ظلم نہیں کرتے اور کسی سے راضی ہوں تو اسراف نہیں کرتے۔ جس کے ہمسائے ہوں اس کے لئے باعث برکت ہوتے ہیں۔ جس نے ان سے میل جول بڑھایا اس کے لئے سلامتی کا باعث ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں زمانے نے گھلا دیا ہے۔ ان کے ہونٹ خشک اور شکم خالی رہتے ہیں۔ ان کے رنگ خاکستری اور چہرے زرد رہتے ہیں۔ ان کا رونا کثیر اور ان کے آنسو جاری رہتے ہیں۔ سب لوگ

مسرور رہتے ہیں اور یہ محزوں ۔لوگ سوئے رہتے ہیں اور یہ بیدا ر ۔ان کے قلب محزوں رہتے ہیں ۔لوگ ان کی شرارت سے ماموں (محفوظ) رہتے ہیں ۔ان کے نفوس پاک اور ان کی حاجات کم رہتی ہیں ۔ان کے ہونٹ پیاس سے خشک اور ان کے شکم بھوک کی وجہ سے کمر سے لگے رہتے ہیں ۔بیداری کی وجہ سے ان کی آنکھیں کمزور ہو جاتی ہیں تقویٰ ان سے روشن اور خشوع ان کے لئے لازم ہوتا ہے۔ ان میں سے جب کوئی شخص گزر جاتا ہے تو اس کا قائم مقام اس کا صحیح خلف ہوتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ روز قیامت وارد ہوں گے تو ان کے چہرے ماہ کامل کی طرح روشن ہوں گے' اولین اور آخرین ان سے رشک کریں گے' ان کے لئے نہ خوف ہوگا اور نہ وہ محزوں ہوں گے۔

☆ شکر کی زیادتی اور صلۂ رحم نعمتوں کو زیادہ کرتے ہیں اور موت کو تاخیر میں ڈالتے ہیں۔

☆ شہد کی مکھی کی مانند بنو جو کھاتی ہے تو پاک چیز اور نکالتی ہے تو پاک چیز (شہد) اور اگر شاخ پر بیٹھتی ہے تو اس قدر ہلکی ہوتی ہے کہ اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتی۔

☆ شادی کرو اس لئے کہ تزویج سنت رسولؑ خدا ہے۔رسولؑ خدا فرماتے تھے کہ: جو شخص میری سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ

تزویج کرے اور اولاد طلب کرے تا کہ میں کل روز قیامت تمہاری کثرت سے دوسری امتوں پر فخر کرسکوں۔

☆ شیطان کو اپنے دل میں راستہ نہ دو تا کہ غیر عورتوں سے نظر ہٹائی جاسکے۔

☆☆☆

ص

☆ صبر کرو گے اگر تم تو قضا وقدر تمہارے لئے جاری ہو جائے گی اور تمہیں اس کا اجر ملے گا اور اگر بے صبری کرو گے تو بھی قضا وقدر جاری ہو جائے گی لیکن تم گنہگار بن جاؤ گے۔

☆ صدقہ کے ذریعہ اجل کا وقت وسیع ہوسکتا ہے۔

☆ صاحبان عقل کے لئے ادب اتنا ہی ضروری ہے جتنی پیاسی کھیتی کے لئے بارش۔

☆ صدق کو اپنانا اور کذب سے اجتناب اچھی عادت اور افضل ادب ہے۔ (یعنی سچ کو اپنائے اور جھوٹ سے پرہیز کرے)

☆ صبر کا ثواب بہترین ثواب ہوتا ہے۔

☆ صحت وسلامتی کے لئے بیماری ہی کافی آزمائش ہے۔

☆ صبر دو طرح کا ہوتا ہے ایک ناگوار باتوں پر صبر دوسرے پسندیدہ

چیزوں سے صبر۔ (سورہ کہف۔ ۲۸)

☆ صبر واستقامت تمہارے لئے لازمی ہے کیونکہ صبر کے لئے ایمان کی وہی اہمیت ہے جو بدن کے لئے سر کی۔ جیسے سر کے بغیر بدن کا کوئی فائدہ نہیں ایسے ہی صبر کے بغیر ایمان میں کوئی پائیداری نہیں اور نہ اس کا کوئی نتیجہ ہے۔

☆ صدقہ کے ذریعہ روزی طلب کرو۔

☆ صدقہ سے اپنے ایمان کی نگہداشت اور زکوٰۃ سے اپنے مال کی حفاظت کرو اور دعا سے مصیبت اور ابتلا کی لہروں کو دور کرو۔

☆ صبر کرنے والا ظفر و کامرانی سے محروم نہیں ہوتا چاہے اس میں طویل زمانہ لگ جائے۔

☆ (جسے) صبر رہائی نہیں دلاتا اسے بیتابی و بیقراری ہلاک کر دیتی ہے۔

☆ صلۂ رحم موت کو دور کرتا اور مال کو زیادہ کرتا ہے۔

☆ صدق کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نجات بخش ہے۔

☆ صدقہ رات کے وقت دو کیونکہ رات کا صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

☆ صدقہ سے اپنے بیماروں کا علاج کرو اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنے سے حفاظت کرو۔

☆ صدقہ مومن کے لئے جہنم سے بچانے کے لئے ایک بڑی سپر ہے اور کافر کے لئے اس کے مال کی حفاظت کا ایک وسیلہ ہے۔ اس کو بہت جلد اس کا صلہ عطا کر دیتا ہے اور اس کی بلاؤں کو دفع کرتا ہے لیکن آخرت میں کوئی نفع نہیں پہنچاتا۔

☆ صبر فقیری کی سپر ہے۔

☆☆☆

ض

☆ ضد اور ہٹ دھرمی صحیح رائے کو دور کر دیتی ہے۔

☆ ضعیفوں (زیردستوں) کو اپنے عدل سے مایوس نہ کرو۔

☆ ضعیف الرائے شخص کی نہ ہی تعریف ہوتی ہے اور نہ اسے کوئی اجر ملتا ہے۔

☆☆☆

ط

☆ طمع کرنے والا ذلت کی زنجیروں میں گرفتار رہتا ہے۔

☆ طمع گھاٹ پر اتارتی ہے مگر سیراب کئے بغیر پلٹا دیتی ہے۔ ذمہ داری کا بوجھ اٹھاتی ہے مگر اسے پورا نہیں کرتی اور اکثر ایسا ہوتا ہے پانی پینے والے کو پینے سے پہلے اچھو لگ جاتا ہے (حلق میں کسی چیز کا

پھنس جانا) اور جتنی کسی مرغوب اور پسندیدہ چیز کی قدر و قیمت زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی اسے کھو دینے کا رنج زیادہ ہوتا ہے۔ آرزوئیں دیدۂ بصیرت کو اندھا کر دیتی ہیں اور جو نصیب میں ہوتا ہے پہنچنے کی کوشش کئے بغیر مل جاتا ہے۔

☆ طالب دنیا اپنی آخرت کھو بیٹھتا ہے اور مرگ ناگہانی اس کو گھیر لیتی ہے حالانکہ دنیا سے جو کچھ اس کے مقدر ہو چکا ہے سوائے اس کے اور کچھ اس کو نہیں ملتا۔

☆ طالب آخرت اپنی آرزو کو پہنچتا ہے اور دنیا سے جو کچھ اس کے لئے مقدر ہو چکا ہے اس کو مل جاتا ہے۔

☆ طاعت خدا طلب کرتے رہو اور طاعت حق پر شکر گزار رہو۔

☆ طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان رزق طلب کرو کہ یہ دنیا گردی سے زیادہ حصول روزی میں سرعت پیدا کرتا ہے۔ یہ وہ ساعت ہے جس میں خدا اپنے بندوں کو روزی تقسیم کرتا ہے۔

☆ طہارت کے بعد وضو سے دس حسنات (نیکیاں) حاصل ہوتے ہیں۔ پس اپنے کو پاک رکھو۔

☆ طلوع آفتاب سے قبل جس نے سورہ قل ھو اللہ احد اور سورہ انا انزلنا

پڑھا اس روز اس سے کوئی گناہ صادر نہ ہوگا خواہ ابلیس کتنی ہی کوشش کر لے۔

☆☆☆

ظ

☆ ظاہری آنکھوں سے دیکھنے کو (صحیح معنوں میں) دیکھنا نہیں کہتے کیونکہ یہ آنکھیں اپنے حامل سے جھوٹ بھی کہہ سکتی ہیں لیکن جب عقل سے نصیحت کے طور پر مشورہ لیا جائے تو وہ سچ بات کہہ دیتی ہے۔

☆ ظاہری آنکھوں کی بینائی کھو دینا دل کی آنکھوں کی بینائی (کھو دینے) سے آسان تر ہے۔

☆ ظلم میں پہل کرنے والا کل (ندامت سے) اپنا ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹتا ہوگا۔

☆ (ہر) ظرف اس سے کہ جو اس میں رکھا جائے تنگ ہوتا جاتا ہے مگر علم کا ظرف وسیع ہوتا جاتا ہے۔

☆ ظالم کے لئے انصاف کا دن اس سے زیادہ سخت ہوگا جتنا مظلوم پر ظلم کا دن۔ (ظالم کا مواخذہ سخت ہوگا)

☆☆☆

ع

☆ علم ایک بہترین وراثت اور آداب ہمیشہ نیا لباس رکھتے ہیں۔

☆ عاقبت کے لحاظ سے زیادہ قابل تعریف' انجام کے لحاظ سے زیادہ لذیذ' برے ادب کو سب سے زیادہ دور کرنے والی اور مقصد کے حصول کے لئے سب سے زیادہ معاون صبر سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔

☆ علماء کے ساتھ اپنی نشست و برخاست رکھو اس سے تمہارے علم میں اضافہ اور ادب میں حسن پیدا ہوگا۔

☆ عقلمند احترام سے نصیحت حاصل کرتا ہے اور جانوروں کو مار کے ذریعہ ہی سدھایا جا سکتا ہے۔

☆ عقلمند کو اشارہ ہی سزا کے برابر ہے۔

☆ عاقل سے روگردانی اسے سزا دینے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

☆ عدل وانصاف کی وجہ سے برکتیں دوبالا ہوتی ہیں۔

☆ عمل صالح جیسی کوئی تجارت نہیں اور ثواب جیسا کوئی منافع نہیں۔

☆ (اے لوگو) عورتیں ایمان میں ناقص' حصوں میں ناقص اور عقل میں ناقص ہوتی ہیں۔ نقص ایمان کا ثبوت یہ ہے کہ ایام کے دور میں نماز روزہ انہیں چھوڑنا پڑتا ہے اور ناقص العقل ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے اور حصہ

ونصیب میں کمی یوں ہے کہ میراث میں ان کا حصہ مردوں سے آدھا ہوتا ہے۔ بری عورتوں سے ڈرو اور اچھی عورتوں سے بھی چوکنا رہا کرو۔ تم ان کی اچھی باتیں بھی نہ مانو تاکہ آگے بڑھ کر وہ بری باتیں منوانے پر نہ اتر آئیں۔

☆ عقل سے بڑھ کر کوئی ثروت نہیں اور جہالت سے بڑھ کر کوئی بے مائیگی نہیں۔ ادب سے بڑھ کر کوئی میراث نہیں اور مشورے سے زیادہ کوئی چیز معین و مددگار نہیں۔

☆ عقلمند کا سینہ اس کے بھیدوں کا مخزن ہوتا ہے اور کشادہ روئی (خوش اخلاقی) محبت ودوستی کا پھندہ ہے اور تحمل و بردباری عیبوں کا مدفن ہے۔

☆ عفت فقر کا زیور ہے اور شکر دولتمندی کی زینت ہے۔

☆ عقلمند کی زبان اس کے دل کے پیچھے اور بیوقوف کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہے۔

(سید رضی کہتے ہیں کہ یہ جملہ عجیب و پاکیزہ معنی کا حامل ہے۔ مقصد یہ ہے کہ عقلمند اس وقت زبان کھولتا ہے جب دل میں سوچ بچار اور غور وفکر سے نتیجہ اخذ کر لیتا ہے لیکن بیوقوف بے سوچے سمجھے جو منہ میں آتا ہے کہہ گزرتا ہے۔ اس طرح گویا عقلمند کی زبان اس کے دل کے تابع ہے اور بیوقوف کا دل اس کی زبان کے تابع ہے۔)

☆ (پورا) عالم ودانا وہ ہے جو لوگوں کو رحمتِ خدا سے مایوس اور اس کی طرف سے حاصل ہونے والی آسائش وراحت سے ناامید نہ کرے اور نہ انہیں اللہ کے عذاب سے مطمئن کردے۔

☆ (وہ) علم بہت بے قدر و قیمت ہے جو زبان تک رہ جائے اور وہ علم بہت بلند مرتبہ ہے جو اعضاء و جوارح سے نمودار ہو۔ علم عمل کے ساتھ ہو۔

☆ (جو) عمل تقویٰ کے ساتھ انجام دیا جائے وہ تھوڑا نہیں سمجھا جاسکتا اور مقبول ہونے والا تھوڑا کیونکر ہوسکتا ہے۔

☆ (جو) عمل میں کوتاہی کرتا ہے وہ رنج واندوہ میں مبتلا رہتا ہے اور جس کے مال وجان میں اللہ کا کچھ حصہ نہ ہو اللہ کو ایسے کی کوئی ضرورت نہیں۔

☆ (جب) عقل بڑھتی ہے تو باتیں کم ہوجاتی ہے۔

☆ (جسے) عوض (بدلہ) کے ملنے کا یقین ہو وہ عطیہ دینے میں دریا دلی دکھاتا ہے۔

☆ (سب سے بڑا) عیب یہ ہے کہ اس عیب کو برا کہو جس کے مانند خود تمہارے اندر موجود ہے۔ (دوسروں کے وہ عیب بتانا جو اپنے اندر ہوں)

☆ علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تمہاری نگہداشت کرتا ہے اور مال کی تمہیں حفاظت کرنا پڑتی ہے اور مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے لیکن علم

صرف کرنے سے بڑھتا ہے اور مال و دولت کے نتائج و اثرات مال کے فنا ہونے سے فنا ہو جاتے ہیں۔علم کی شناسائی ایک دین ہے جس کی اقتداء کی جاتی ہے۔اسی سے انسان اپنی زندگی میں دوسروں سے اپنی اطاعت منواتا ہے اور مرنے کے بعد نیک نامی حاصل کرتا ہے۔علم حاکم ہوتا ہے اور مال محکوم۔مال اکٹھا کرنے والے زندہ ہونے کے باوجود مردہ ہوتے ہیں اور علم حاصل کرنے والے رہتی دنیا تک باقی رہتے ہیں۔بے شک ان کے اجسام نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں مگر ان کی صورتیں دلوں میں موجود رہتی ہیں۔(اپنے سینۂ اقدس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:) دیکھو یہاں علم کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے کاش! اس کے اٹھانے والے مجھے مل جاتے۔

☆ عہد و پیمان کی ذمہ داریوں کو ان سے وابستہ کرو جو میخوں کے جیسے (مضبوط) ہوں۔

☆ عدل انصاف ہے اور احسان لطف و کرم۔

☆ عورتوں کی بہترین خصلتیں وہ ہیں جو مردوں کی بدترین صفتیں ہیں۔غرور، بزدلی اور کنجوسی۔اس لئے کہ عورت جب مغرور ہو گی تو وہ کسی کو اپنے نفس پر قابو نہ دے گی اور کنجوس ہو گی تو اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرے گی اور بزدل ہو گی تو ہر اس چیز سے ڈرے گی جو

اسے پیش آئے گی۔

☆ عقلمند وہ ہے جو ہر چیز کو اس کے موقع و محل پر رکھے۔

☆ (وہ) عمر جس میں اللہ تعالیٰ عذر قبول نہیں کرتا ساٹھ برس کی ہے۔

☆ (جو) عمل نہیں کرتا اور دعا مانگتا ہے وہ ایسا ہے جیسے بغیر چلہ کمان کے تیر چلانے والا۔

☆ علم عمل سے وابستہ ہے لہٰذا جو جانتا ہے وہ عمل بھی کرتا ہے اور علم عمل کو پکارتا ہے اگر وہ لبیک کہتا ہے تو بہتر ورنہ وہ بھی اس سے رخصت ہو جاتا ہے۔

☆ (اپنے علم کو جہل اور اپنے یقین کو شک نہ بناؤ۔ جب جان لیا تو عمل کرو اور جب یقین ہو گیا تو آگے بڑھو۔

☆ علم کا حاصل ہو جانا' بہانے کرنے والوں کے عذر کو ختم کر دیتا ہے۔

☆ علم دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ جو نفس میں رچ بس جائے اور ایک وہ جو صرف سن لیا گیا ہو اور سنا سنایا علم فائدہ نہیں دیتا جب تک وہ دل میں راسخ نہ ہو۔

☆ عید صرف اس کے لئے ہے جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے قبول کیا ہو اور اس کے قیام (نماز) کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہو اور ہر وہ دن کہ جس میں اللہ کی معصیت نہ کی جائے عید کا دن ہے۔

☆ (اتنی) عقل تمہارے لئے کافی ہے جو گمراہی کی راہوں کو ہدایت کے راستوں سے الگ کر کے تمہیں دکھادے۔

☆ (جسے) عمل پیچھے ہٹائے اسے نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔ (ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے) جسے ذاتی شرف ومنزلت حاصل نہ ہو اسے آباء واجداد کی منزلت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

☆ عورت کی زمام کو اس کے ہاتھ میں نہ چھوڑو تاکہ وہ اپنی حد سے تجاوز نہ کرے کیونکہ عورت ایک پھول ہے اور دلیر وتوانا نہیں۔

☆ عاقل کے لئے سزاوار ہے کہ صحبت علماء زیادہ اختیار کرے اور اشرار و فاجروں کی قربت سے اجتناب کرے۔

☆ عاقل کے لئے سزاوار ہے کہ قیامت کے لئے نیک عمل کرے اور روح کے قبض ہونے اور خاک میں جانے سے پہلے کثرت سے زاد راہ جمع کرلے۔

☆ عورتوں کی اطاعت احمقوں کی علامت ہے۔

☆ علم کا کمال حلم اور حلم کا کمال تحمل بسیار اور غصہ کو فرو کرنا ہے۔

☆ عقلمند جھوٹ نہیں کہتا اور مومن زنا نہیں کرتا۔

☆ علم حاصل نہیں کرنا چاہیے سوائے اس کے ربوں (خداؤں یعنی آل محمدؐ) سے۔

☆ عزیز و اقارب کی عداوت بچھو کے کاٹنے سے زیادہ سخت ہے۔

☆ (اے لوگو بہ تحقیق کہ) علم سے بڑھ کر کوئی خزانہ نفع رساں نہیں۔ حلم (بردباری) سے بلند کوئی عزت نہیں۔ کوئی بزرگی ادب سے بڑھ کر بلیغ نہیں۔ کوئی عداوت غصہ سے بڑھ کر تکلیف دہ نہیں۔ جھوٹ سے بڑھ کر کوئی برائی نہیں۔ کم گوئی سے بڑھ کر کوئی حفاظت کرنے والا نہیں۔ موت سے زیادہ قریب کوئی غائب نہیں۔

☆☆☆

غ

☆ غیظ و غضب کے ساتھ ادب نہیں سکھایا جا سکتا۔

☆ غم آدھا بڑھاپا ہے۔

☆ غصہ ایک قسم کی دیوانگی ہے کیونکہ غصہ ور بعد میں پشیمان ضرور ہوتا ہے اور اگر پشیمان نہیں ہوتا تو اس کی دیوانگی پختہ ہے۔

☆ غداروں سے وفا کرنا اللہ کے نزدیک غداری ہے اور غداروں کے ساتھ غداری کرنا اللہ کے نزدیک عین وفا ہے۔

☆ غریب و مسکین اللہ کا فرستادہ ہوتا ہے تو جس نے اس سے اپنا ہاتھ روکا اس نے خدا سے ہاتھ روکا اور جس نے اسے کچھ دیا اس نے خدا کو دیا۔

☆ غیرت مند کبھی زنا نہیں کرتا۔

☆ غم واندوہ نصف بڑھاپا ہے۔

☆☆☆

ف

☆ فرزندان آخرت میں سے ہو اور فرزندان دنیا سے نہ ہو کیونکہ ہر فرزند قیامت کے روز اپنی ماں سے ملحق ہوگا۔

☆ فقر و تنگی کی سختیوں کا برداشت کرنا ناکس (کمینہ نالائق) کی ملاقات سے بہتر ہے۔

☆ فقر موتِ اکبر ہے۔ (مفلسی بہت بڑی موت ہے)

☆ فضول خرچ نہ بنو' سخی بنو۔ اندازہ سے خرچ کرو اور بخل سے کام نہ لو۔

☆ فضول خرچی مفلسی کی ابتدا ہوتی ہے۔

☆ فضول خرچی مفلس کی ہمنشین ہے۔

☆ فضول خرچی پر جو فخر کرتا ہے وہ افلاس کے ساتھ ذلیل ہوتا ہے۔

☆ فاقہ آزمائش ہے۔ اس سے بڑی آزمائش جسمانی بیماری ہے اور سب سے بڑی آزمائش قلبی بیماری ہے۔

☆ فقیری سب سے بڑی موت ہے۔

☆ فقر کی زینت پاکدامنی اور تونگری کی زینت شکر ہے۔

☆ فکر ایک روشن آئینہ ہے۔عبرت اندوزی ایک خیر خواہ متنبہ کرنے والی چیز ہے۔نفس کی اصلاح کے لئے یہی کافی ہے کہ جن چیزوں کو دوسروں کے لئے برا سمجھتے ہو ان سے بچ کر رہو۔

☆ فقر و فاقہ ایک مصیبت ہے اور فقر سے زیادہ سخت جسمانی امراض ہیں۔ اور جسمانی امراض سے زیادہ سخت دل کا روگ ہے۔یاد رکھو کہ مال کی فراوانی ایک نعمت ہے اور مال کی فراوانی سے بہتر صحت بدن ہے اور صحت بدن سے بہتر دل کی پرہیزگاری ہے۔

☆ فخر و سر بلندی کو چھوڑو، تکبر و غرور کو مٹاؤ اور قبر کو یاد رکھو۔

☆ فرزند آدم کو فخر و مباہات سے کیا ربط جبکہ اس کی ابتدا نطفہ اور انتہا مردار ہے اور نہ اپنے لئے روزی مہیا کرسکتا ہے اور نہ موت کو اپنے سے ہٹا سکتا ہے۔

☆☆☆

ق

☆ قائم آل محمدؑ کے ظہور کا انتظار کرو اور خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل ان کے ظہور کا انتظار ہے۔

☆ قناعت وہ سرمایہ ہے جو ختم نہیں ہوسکتا۔

☆ قناعت سے بڑھ کر کوئی سلطنت اور خوش خلقی سے بڑھ کر کوئی عیش

وآرام نہیں ہے۔

☆ قرآن میں تم سے پہلے کی خبریں' تمہارے بعد کے واقعات اور تمہارے درمیانی حالات کے لئے احکام ہیں۔

☆ (جس چیز پر) قناعت کر لی جائے وہ کافی ہے۔

☆ قیامت کے دن سب سے بڑی حسرت اس شخص کی ہوگی جس نے اللہ کی نافرمانی کر کے مال حاصل کیا ہو اور اس کا وارث وہ شخص ہوا ہو جس نے اسے اللہ کی اطاعت میں صرف کیا ہو کہ یہ تو اس مال کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا اور پہلا اس کی وجہ سے جہنم میں گیا۔

☆ قطع رحم نعمت کو زائل کرتا ہے۔

☆ قضائے الٰہی بلحاظ مقدر و اختیار و تدبیر کے خلاف جاری ہوتی ہے۔

☆ قوس وقزح کے متعلق فرمایا: قوس وقزح نہ کہو۔ کیونکہ قزح شیطان کا نام ہے اور قوس جب نکلتی ہے سبزی اور چارہ کی ابتدا ہوتی ہے۔

☆ (میں تمہیں اس امر کا حکم دیتا ہوں کہ ان) قبور کی بھی زیارت کرو جن کا حق تم پر خدا نے لازم کیا ہے اور وہاں خدا سے رزق طلب کرو۔

☆ (کسی کو) قرآن نہیں پڑھنا چاہیے جب تک کہ وہ طاہر نہ ہو۔

☆☆☆

ک

☆ (کھانے پینے کے موقع پر) کھانے پینے کے دوست کتنے زیادہ ہوتے ہیں اور حادثات زمانہ کے موقع پر کس قدر کم۔

☆ کسی کو بھائی بنانے سے پہلے آزماؤ لیکن اس آزمائش میں احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو وگرنہ برے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔

☆ کم خوری نفس کی شرافت اور صحت کا دوام ہے۔(یعنی کم کھانے سے صحت ہمیشہ برقرار رہتی ہے۔)

☆ کم غذا جس کی ہوتی ہے اس کے رنج وغم بھی کم ہوتے ہیں۔

☆ کم کھانا پاکدامنی کا اور بسیاری خوری اسراف کا حصہ ہوتے ہیں۔

☆ کھانے کے وقت جو شخص بسم اللہ پڑھے گا میں ضامن ہوں کہ اسے کھانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

☆ کھانا نمک سے شروع کرو کیونکہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ نمک کے کیا فوائد ہیں تو مجرب تریاق کو چھوڑ کر اسے ہی اپنا لیں۔

☆ کھانے کے وقت خدا کو زیادہ یاد کیا کرو۔اس میں سرپیچی سے کام نہ لو کیونکہ خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔

☆ (کفار کی روحوں کے بارے میں فرمایا:) وہ جہنم کے حجروں میں

ہیں۔ وہاں کے کھانے کھارہی ہیں اور مشروبات پی رہی ہیں۔ ایک دوسرے سے ملتی جلتی رہتی ہیں اور کہتی ہیں: اے ہمارے پروردگار تو قیامت کو برپا نہ فرما کہ مبادا تیرے وہ وعدے پورے نہ ہوجائیں جو تونے ہم سے کئے ہوئے ہیں۔

☆ (بسا اوقات ایک دفعہ کا) کھانا بہت دفعہ کے کھانوں سے مانع ہو جاتا ہے۔

☆ کوتاہی کا نتیجہ شرمندگی اور احتیاط و دوراندیشی کا نتیجہ سلامتی ہے۔

☆ کمزور کا یہی زور چلتا ہے کہ وہ پیٹھ پیچھے برائی کرے۔

☆ کسی شخص کا تمہارے حسن سلوک پر شکرگزار نہ ہونا تمہیں نیکی اور بھلائی سے بددل نہ بنادے۔ اس لئے کہ بسا اوقات تمہاری اس بھلائی کی وہ قدر کرے گا جس نے اس سے کچھ فائدہ بھی نہیں اٹھایا اور ناشکرے نے جتنا تمہارا حق ضایع کیا ہے اس سے کہیں زیادہ تم ایک قدردان کی قدردانی حاصل کرلو گے اور خدا نیک کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

☆ کسی کو اس کے حق سے زیادہ سراہنا چاپلوسی ہے اور حق میں کمی کرنا کوتاہ بیانی ہے یا حسد۔

☆ کوئی شرف اسلام سے بلند تر نہیں۔ کوئی بزرگی تقویٰ سے زیادہ باوقار

نہیں۔کوئی پناہ گاہ پرہیزگاری سے زیادہ بہترین نہیں۔کوئی سفارش کرنے والا توبہ سے بڑھ کر کامیاب نہیں۔کوئی خزانہ قناعت سے زیادہ بے نیاز کرنے والا نہیں۔کوئی مال بقدر کفاف (اتنی معاش جو کفایت کرے۔روزمرہ کا خرچ) پر رضا مند رہنے سے بڑھ کر فقر واحتیاج کا دور کرنے والا نہیں۔جو شخص قدرے (تھوڑی) احتیاج پر اکتفا کرلیتا ہے وہ آسائش وراحت پالیتا ہے اور آرام وآسودگی میں منزل بنالیتا ہے۔خواہش ورغبت رنج وتکلیف کی کلید (کنجی) اور مشقت واندوہ کی سواری ہے۔حرص، تکبر، اور حسد گناہوں میں پھاند پڑنے کے محرکات ہیں اور بدکرداری تمام عیوب پر حاوی ہے۔

☆ کلام تمہارے قید وبند میں ہے جب تک تم نے اسے کہا نہیں ہے اور جب کہہ دیا تم اس کی قید وبند میں ہو۔لہٰذا اپنی زبان کی اس طرح حفاظت کرو جس طرح اپنے سونے چاندی کی حفاظت کرتے ہو۔کیونکہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو کسی بڑی نعمت کو چھین لیتی ہیں اور مصیبت کو نازل کردیتی ہیں۔

☆ (جب) کاہل اور ناکارہ افراد عمل میں کوتاہی کرتے ہیں تو اللہ کی طرف سے یہ عقلمندوں کے لئے ادائے فرض کے لئے بہترین موقع ہوتا ہے۔

☆ (حضرتؑ سے کہا گیا کہ) اگر کسی شخص کو گھر میں چھوڑ کر دروازہ

بند کر دیا جائے تو اس کی روزی کدھر سے آئے گی؟ تو حضرتؑ نے فرمایا: جدھر سے اس کی موت آئے گی۔

☆ (بہت سے) کلمے جملہ سے زیادہ اثر ونفوذ رکھتے ہیں۔

☆ کوئی شخص کسی دفعہ ہنسی مذاق نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ اپنی عقل کا ایک حصہ اپنے سے الگ کر دیتا ہے۔

☆ کسی کے منھ سے نکلنے والی بات میں اگر اچھائی کا پہلو نکل سکتا ہو تو اس کے بارے میں بدگمانی نہ کرو۔

☆ کسی شخص کے لئے یہ کافی ہے کہ لوگوں کے عیوب میں مشغول رہنے کے عوض (بجائے) اپنے عیوب میں مشغول رہے۔

☆ کھانے سے پہلے اور بعد ترنج (لیمو) کھایا کرو کیونکہ آل محمدؐ ایسا ہی کرتے تھے۔

☆ کسی محتاج کو عطا کرنے میں کل تک تاخیر نہ کر کیونکہ تو نہیں جانتا کہ کل تیرے لئے یا اس کے لئے کیا پیش آنے والا ہے۔

☆ کہکشاں آسمان کا ایک راستہ ہے اور اہل زمین کے لئے غرق ہونے سے باعث امن ہے۔ اسی سے موسلا دھار بارش برسا کر خدا نے قوم نوح کو غرق کیا تھا۔

☆ کسی مومن کو قبلہ کی جانب نہیں تھوکنا چاہیے۔ اگر بھولے سے ایسا

کرلے تو خدا سے معافی چاہ لے۔

☆ کسی شخص کو نہ چاہیے کہ چہرہ کے بل سوئے اگر کسی کو اس طرح سوتے دیکھو تو بیدار کر دو اور اس طرح نہ چھوڑ دو۔ تم میں سے کوئی شخص کاہلی کے ساتھ یا اونگھتے نماز نہ پڑھے۔

☆ کسی بندہ کی نماز وہی قبول ہوتی ہے جو حضور قلب سے ہو۔

☆ کشائش (فراخ۔کشادگی) کے منتظر رہو اور رحمت خدا سے مایوس نہ ہو۔ بہ تحقیق خدا کے پاس پسندیدہ ترین عمل انتظار کشائش ہے جو ہمیشہ بندہ مومن کے ساتھ رہے۔

☆ کسی کو نہ چاہیے کہ اپنے سامنے تلوار رکھ کر نماز پڑھے کیونکہ قبلہ مورد امن ہے۔ (قبلہ جائے امن ہے)

☆ (اپنے) کلام کا احتساب اپنے اعمال کے ساتھ کرو۔

☆ کفر کی بنیاد چار ارکان پر ہے:

(۱) فسق (۲) غلو (۳) شک (۴) شبہ

ا۔فسق کی چار شاخیں ہیں: جفا۔عمی۔غفلت۔عتو

جفا یہ ہے کہ جفا کرنے والا امر حق کو حقیر سمجھتا ہے اور علمائے دین کا دشمن ہوتا ہے اور گناہان عظیم پر اصرار کرتا ہے۔

عمی سے مراد یہ ہے کہ وہ ذکر خدا کو بھول جاتا ہے۔ظن کی پیروی

کرتا ہے اور اپنے خالق کا مقابلہ کرتا ہے۔ اس پر شیطان کا غلبہ رہتا ہے۔ وہ بغیر توبہ اور بغیر اقرار کے طلب مغفرت کرتا ہے۔

غفلت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نقصان پہنچاتا ہے اور راہ حق میں چلنے کے بجائے چت لیٹ جاتا ہے۔ اپنی گمراہی کو نیکی جانتا ہے۔ امیدیں اس کو دھوکہ دیتی ہیں اور نتیجہ میں حسرت وندامت حاصل ہوتی ہے اور جب معاملہ ہو چکتا ہے تو آنکھوں سے پردہ ہٹتا ہے اور اس پر وہ ظاہر ہوتا ہے جس کا اس کو گمان تک نہ تھا۔

عتو سے مراد یہ ہے کہ وہ امر خدا کے مقابل شک کرنے میں سرکشی دکھاتا ہے۔ ہر شک کرنے والے کو خدا اپنی قوت سے ذلیل اور عزت وجلال سے حقیر کرتا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے رب کو دھوکہ دیا اور اس کے معاملہ میں تفریط سے کام لیا۔

۲۔غلو کی چار صورتیں ہیں: تعمق بالرائے یعنی اپنی رائے سے مسائل دین میں دخل دینا اور لوگوں سے اپنی رائے کی بنا پر جھگڑا او کج ادائی کرنا اور آئمہؑ سے اظہار مخالفت کرنا۔ پس جس نے ایسا کیا وہ حق کی طرف رجوع نہیں ہوسکتا۔ وہ تاریکیوں میں ڈوبتا ہی چلا جائے گا اور ایک فتنہ کے بعد دوسرا اس کو گھیر لے گا۔ اس کا دین تباہ ہو جائے گا اور وہ پریشانی میں مبتلا ہو جائے گا۔ جس نے مسائل دین

میں خودرائی سے نزاع کیا، خصومت کا اظہار کیا اور مخاصمت کی وہ اپنے طولانی جھگڑے کی وجہ سے حماقت میں مشہور ہوا۔ جس نے راہ حق سے کجی اختیار کی اور اس کی نظر میں نیکی بدی بن گئی اور بدی نیکی، جس نے رسولؐ اور آئمہؑ کی مخالفت کی اس کے اختیار کردہ راستے اس کے لئے غیر مفید ہوں گے اور اس کا معاملہ دشوار ہوگا۔

۳۔شک کی چار صورتیں ہیں: مریہ۔ ہویٰ۔ تردد۔ استسلام

مریہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے: تم خدا کی کس نعمت کے بارے میں شک اور جھگڑا کرو گے۔

تردد حق سے وحشت وشک اور تسلیم وجہل سے متعلق ہے جو وحشت میں مبتلا ہوا ان باتوں سے جو اس کے سامنے ہیں وہ اپنے پچھلے پاؤں پلٹ گیا اور جس نے اپنی رائے سے دینی امور میں جھگڑا کیا وہ شک میں جا پڑا۔ مومنین اولین نے چونکہ شک ومخاصمت سے تعلق نہ رکھا تھا علم میں ترقی کی اور آخر والے شیطان کے بہکانے میں آگئے اور جس نے اس کی بات مان لی اس کی آخرت اور دنیا تباہ ہوئی اور وہ چیز جو ان کے درمیان تھی ہلاک ہوئی اور جس نے اس سے نجات پائی وہ یقین کی لذت سے بہرہ ور ہوا۔

۴۔ شبہ کی چار صورتیں ہیں: اعجاب بالزینۃ۔ تسویل نفس۔ تاول اوج۔ لبس الحق بالباطل

شبہ یعنی حق کو باطل کی مثل بنانا۔ ان میں پہلی چیز امر باطل کو قیاسات شعریہ پر آراستہ کرنا ہے جو کھلی دلیل سے پلٹ دیتی ہے۔ دوسرے فریبِ نفس جو آدمی کو شہوت سے مغلوب کرنا اور کج فہمی آدمی کو باطل کی طرف مائل کرتی ہے اور لبس سے مراد تاریکیوں پر تاریکی ہے۔ یہ کفر اور اس کے ستون اور شاخیں ہیں۔

☆☆☆

گ

☆ گزرے ہوئے زمانے پر رونا، وطن کی طرف مائل ہونا اور پرانے دوستوں کا تحفظ انسان کی شرافت کی دلیل ہے۔

☆ گھر میں چھوٹے بچوں کو زبانی طور پر نماز اور طہارت کی تعلیم دو۔ جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو اس بارے میں مار سے بھی کام لو لیکن تین ضرب سے زیادہ تعداد تک نہیں۔

☆ گناہوں کا بہترین معاون شکم سیری ہے۔

☆ گناہوں پر پشیمانی استغفار ہوتی ہے۔

☆ گناہوں پر پشیمانی دوبارہ گناہ کرنے سے روک دیتی ہے۔

☆ (اچھے طریقہ سے) گناہوں کا اعتراف گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

☆ گناہوں پر ندامت استغفار ہے' اقرار گناہ عذر خواہی ہے اور ان سے انکار گناہوں پر اصرار ہے۔

☆ گناہوں کا اقرار کرنے والا گناہوں سے تائب ہوتا ہے۔

☆ گناہگار کا شفیع اس کا اپنا اقرار ہوتا ہے اور اس کی گناہوں سے توبہ عذر خواہی ہوتی ہے۔

☆ (ایسا) گناہگار جو اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے ایسے عمل کرنے والے سے بہتر ہوتا ہے جو اپنے عمل پر اتراتا ہے۔

☆ (اگر تم نے کسی) گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے تو توبہ کے ذریعہ اسے مٹانے میں جلدی کرو۔

☆ گھر میں ایک غصبی پتھر کا لگانا اس کی ضمانت ہے کہ وہ تباہ و برباد ہو کر رہے گا۔

☆ گناہ تک رسائی کا نہ ہونا بھی ایک صورت پاکدامنی کی ہے۔

☆ (جس پر) گناہ قابو پالے وہ کامران نہیں اور شر کے ذریعہ قابو پانے والا حقیقتاً مغلوب ہے۔

☆ گفتگوئیں محفوظ ہیں اور دلوں کے بھید جاننے والے ہیں۔ ہر شخص اپنے اعمال کے ہاتھوں میں گروی ہے اور لوگوں کے جسموں میں نقص

اور عقلوں میں فتور آنے والا ہے مگر وہ جسے اللہ بچائے رکھے ان میں پوچھنے والا الجھانا چاہتا ہے اور جواب دینے والا (بے جانے پوچھے جواب کی) زحمت اٹھاتا ہے جوان میں درست رائے رکھتا ہے اکثر خوشنودی وناراضگی کے تصورات اسے صحیح رائے سے موڑ دیتے ہیں اور جوان میں عقل کے لحاظ سے پختہ ہوتا ہے بہت ممکن ہے کہ ایک نگاہ اس کے دل پر اثر کر دے اور ایک کلمہ اس میں انقلاب پیدا کر دے۔

☆ گناہوں سے بچو کہ بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کی روزی کم ہو جاتی ہے۔

☆ گناہ تین قسم کے ہیں: ایک وہ جو بخشا جائے گا دوسرا وہ جو نہ بخشا جائے گا تیسرا وہ جو جس کے بخشے جانے کی اس کے صاحب کو امید اور نہ بخشے جانے کا خوف رہتا ہے۔ (پس) وہ گناہ جو بخشا جائے گا وہ ہے جس کی سزا دنیا میں دی جا چکی ہے۔ خدا کے لئے زیبا نہیں کہ ایک گناہ کی سزا دوبار دے۔ اور دوسرا گناہ جو بخشا نہ جائے گا وہ بندوں کا ظلم بندوں پر ہے۔ خدا نے اپنے عزت وجلال کی قسم کھائی ہے کہ روز قیامت کسی ظالم کے ظلم سے درگزر نہ کرے گا۔ اگر ہاتھ مار کر کسی کو گرایا ہو یا ہاتھ سے کسی کو اذیت دی ہو یا سینگ والے جانور نے بے سینگ والے جانور کو مارا ہو (کسی کو بھی درگزر نہ کیا جائے گا) اور ایک کا بدلہ دوسرے سے لے گا یہاں تک کہ کسی کا مظلمہ کسی پر باقی نہ

رہے گا۔ پھر لوگوں کو حساب کے لئے بھیجے گا۔ تیسرا وہ گناہ ہے جس کو اللہ نے اپنی مخلوق سے چھپایا ہے اور گناہگار کو توبہ کی توفیق دی ہے کہ وہ اپنے گناہ سے خائف اور رحمتِ رب کا امیدوار رہے۔ پس ہم بھی اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس (گناہ) پر نزول عذاب سے ڈرتے ہیں۔

☆☆☆

ل

☆ (زیادہ) لعنت و ملامت سے کام نہ لو کیونکہ اس سے بغض اور کینے جنم لیتے ہیں۔

☆ لوگوں کے دل وحشی ہوتے ہیں جو ان سے الفت کرتا ہے اسی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

☆ لوگوں کی اصلاح صرف حکمران ہی کر سکتا ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد۔

☆ لوگوں میں جس کی آرزوئیں زیادہ ہوتی ہیں موت اس کو کم یاد آتی ہے۔

☆ لوگوں میں جس کی آرزوئیں طولانی ہوتی ہیں اس کے اعمال خراب ہوتے ہیں۔

☆ لمبی آرزوئیں ہر حالت میں آخرت کو بھلا دیتی ہیں۔

☆ لوگوں پر ایک سخت زمانہ آئے گا جس میں مالدار اپنے اموال کو روکے رکھیں گے حالانکہ انہیں اس کی اجازت نہ ہوگی کیونکہ خداوند عزوجل فرماتا ہے: ''آپس کی بزرگی کو مت بھولو'' (بقرہ ۔ ۲۳۷) اس زمانے میں کمینے اور شریر لوگ اوپر آ جائیں گے اور نیک اور شریف لوگ ذلیل سمجھے جائیں گے ۔ مجبور لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کا معاملہ کیا جائے گا حالانکہ رسول خداؐ نے مجبوروں کے ساتھ معاملہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

☆ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں وہی بارگاہوں میں مقرب ہوگا جو لوگوں کے عیوب بیان کرنے والا ہو اور وہی خوش مذاق سمجھا جائے گا جو فاسق و فاجر ہوگا اور انصاف پسند کو کمزور اور ناتواں سمجھا جائے گا ۔ صدقہ کو لوگ خسارہ اور صلۂ رحمی کو احسان سمجھیں گے اور عبادت لوگوں پر تفوق جتانے کے لئے ہوگی ۔ ایسے زمانے میں حکومت کا دارومدار عورتوں کے مشورے' نوخیز لڑکوں کی کارفرمائی اور خواجہ سراؤں کی تدبیر اور رائے پر ہوگا ۔

☆ (جو) لوگ اپنی دنیا سنوارنے کے لئے دین سے ہاتھ اٹھا لیتے ہیں تو خدا اس دنیوی فائدے سے کہیں زیادہ ان کے لئے نقصان کی صورتیں پیدا کر دیتا ہے۔

☆ لوگ اس چیز کے دشمن ہوتے ہیں جسے نہیں جانتے۔

☆ لالچ ہمیشہ کی غلامی ہے۔

☆ لوگوں سے ان کے اخلاق میں ہمرنگ ہونا ان کے شر سے محفوظ ہو جانا ہے۔

☆ لوگوں میں سب سے زیادہ کرم وبخشش کا وہ اہل ہے جس کا رشتہ اشراف سے ملتا ہے۔

☆ (بہت سے) لوگ اس لئے فتنہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ان کے بارے میں اچھے خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔

☆ لذتوں کو ختم ہونے اور پاداشوں کے باقی رہنے کو یاد رکھو۔

☆ لوگوں سے کم میل جول دین کی نگہبانی کرتا ہے اور اشرار کی قربت سے آسودہ رکھتا ہے۔

☆ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ ان کے پاس کوئی عزیز وگرامی نہ ہوگا مگر مکار و جاسوس' خوش ذوق نہ ہوگا مگر فاسق وفاجر اور خوار سمجھا نہ جائے گا مگر مرد منصف۔

☆☆☆

م

☆ مودت کی حیات باہمی اعتماد ہے۔

☆ محبتوں کے بارے میں دلوں سے سوال کرو کیونکہ یہ ایسے گواہ ہیں جو رشوت قبول نہیں کرتے۔

☆ میل ملاپ کے بعد قطع تعلق بہت بری بات ہے۔ بھائی چارے کے بعد جفا کاری بہت معیوب ہے اور دوستی کے بعد دشمنی نہایت ناپسندیدہ بات ہے۔

☆ ماضی میں راہ خدا میں میرا ایک بھائی تھا' میری نظروں میں اس کی عظمت صرف اس لئے تھی کہ دنیا اس کی نظروں میں حقیر تھی اور وہ خود خواہشات نفسانی سے آزاد تھا۔

☆ میں اپنی آرزو کے ساتھ جنگ کرتا ہوں اور اپنی موت کا منتظر ہوں۔ میری ذات اس بات سے بلند ہے کہ کوئی حاجت مند میرے پاس آئے اور میری سخاوت اس کو پورا نہ کرے۔

☆ میری ذات اس سے بالاتر ہے کہ میں لوگوں کو (برائیوں) سے روکوں اور خود نہ رکوں یا انہیں (نیکیوں کا) حکم دوں اور اپنے عمل کے ذریعہ ان پر سبقت نہ لے جاؤں یا ان سے ایسی باتوں پر راضی ہو جاؤں جن سے خدا راضی نہیں ہوتا۔

☆ میں تمہیں کسی اطاعت کا اس وقت تک حکم نہیں کرتا جب تک کہ خود اس پر تم سے سبقت نہ لے جاؤں اور کسی برائی سے اس وقت تک نہیں روکتا جب تک کہ خود تم سے پہلے اس سے نہ رکوں۔

☆ میں اپنی آرزوؤں سے برسرپیکار اور اپنی اجل کا منتظر ہوں۔

☆ میں اپنا رزق پورا حاصل کرتا ہوں اور اپنے نفس سے جہاد کرتا ہوں اور اپنی قسمت پر راضی ہوں۔

☆ میں خدا کی حجتوں کو قائم کرنے کے لئے دلائل کے ساتھ جھگڑتا ہوں اور اس کے دین کی نصرت کے لئے جہاد کرتا ہوں۔

☆ میں کبھی میدان جنگ سے نہیں بھاگا اور جو بھی میرے مقابلہ میں آیا میں نے اس کے خون سے زمین کو سیراب کیا۔

☆ میں دنیا کو اس کے منہ کے بل گرانے والا ہوں۔ اس کی مقدار کا اندازہ لگانے والا ہوں اور اس کی حقیقت کو بعینہ دیکھتا ہوں۔

☆ میں وہ ہوں جس نے دنیا کو حقیر سمجھا ہے۔

☆ میں نے عربوں کے سینے بچپن میں زمین پر لگائے اور ربیعہ ومضر کے شہسواروں کی تو ندیں خاک میں ملائیں اور تم بھی اچھی طرح جانتے ہو کہ رسول پاکؐ کے نزدیک میرا کیا مقام ہے؟ میرے قول میں کسی نے جھوٹ نہیں پایا نہ میرے فعل میں کوئی غلطی دیکھی ۔۔۔۔ میں

سرکار رسالتمابؐ کے پیچھے یوں چلتا تھا جیسے اونٹنی کا بچہ اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ میں وحی ورسالت کا نور دیکھتا تھا اور نبوت کی خوشبو سونگھتا تھا۔

☆ میں مومنوں کا امیر ہوں جبکہ مال ظالموں کا امیر ہے۔

☆ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی' سب سے پہلا مسلمان' بتوں کا توڑنے والا' کافروں سے جہاد کرنے والا اور (اسلام) کے مخالفوں کا قلع قمع کرنے والا ہوں۔

☆ میں تمہارا گواہ ہوں اور بروز قیامت تمہارے خلاف احتجاج کروں گا۔

☆ میں اور میرے اہل بیتؑ زمین والوں کے لئے ایسی ہی امان ہیں جس طرح ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں۔

☆ میں ہدایت کا پرچم' تقویٰ کی پناہ گاہ' سخاوت کا مقام' دریا دلی کا سمندر اور عقلمندی کا بلند پہاڑ ہوں۔

☆ میں خدا کی طرف سے جنت اور جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں جو بھی اس جنت یا جہنم میں جائے گا میری ہی تقسیم سے جائے گا۔ میں ہی فاروق اکبر ہوں اور میں ہی بعد والوں کا پیشوا ہوں اور اپنے سے پہلے والوں کی طرف سے ادا کرنے والا ہوں۔

☆ میں بروز قیامت جہنم تقسیم کروں گا۔

☆ میں نے ہی فتنہ کی آنکھیں پھوڑی ہیں۔اگر میں نہ ہوتا نہروان اورجمل والے (فتنہ پرور) قتل نہ ہوتے۔

☆ میں خدا کا بندہ ہوں۔رسولؐ کا بھائی ہوں۔میں ہی صدیق اکبر ہوں۔میرے بعد صرف جھوٹا اور افترا پرواز ہی اس بات کا دعویٰ کرے گا۔

☆ میں خدا کا علم ہوں۔میں ہی خدا کا یاد رکھنے والا دل ہوں' اس کی بولنے والی زبان ہوں' خدا کی آنکھ ہوں' خدا کا پہلو ہوں اور میں ہی خدا کا ہاتھ ہوں۔

☆ میں ہدایت کرنے والا ہوں اور ہدایت یافتہ بھی ہوں۔میں یتیموں اور مسکینوں کا باپ ہوں' بیواؤں کا سرپرست ہوں۔میں ہر کمزور کی جائے پناہ ہوں۔ہر خوف زدہ کے لئے مقام امن ہوں۔میں ہی جنت کے لئے مومنوں کا قائد ہوں۔میں خدا کی رسی ہوں۔تقویٰ کا حکم ہوں۔میں خدا کی آنکھ ہوں' اس کی زبان ہوں اور اس کا ہاتھ ہوں۔

☆ میں حضرت محمدؐ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں۔

☆ میں مومنین کا امیر ہوں اور میں ہی سابقین کا سب سے پہلا شخص ہوں۔رب العالمین کے رسولؐ کا خلیفہ ہوں۔میں جنت اور دوزخ کا

تقسیم کرنے والا ہوں اور میں ہی صاحب اعراف ہوں۔

☆ میں حجت خدا ہوں۔ میں خلیفۂ خدا ہوں۔ میں راہ خدا ہوں۔ میں باب خدا ہوں۔ میں علم خدا کا خزینہ ہوں۔ میں راہ خدا کا امین ہوں اور اللہ کی بہترین مخلوق یعنی نبیء رحمت حضرت محمدؐ کے بعد خلق خدا کا امام ہوں۔

☆ میں رسولؐ اللہ کا خلیفہ' وزیر اور وارث ہوں۔ میں رسولؐ خدا کا بھائی' وصی اور حبیب ہوں۔ میں رسول خدا کا چنا ہوا اور ان کا ساتھی ہوں۔ میں رسول خدا کا چچازاد بھائی' ان کی بیٹی کا شوہر اور ان کے بچوں کا باپ ہوں۔ میں اوصیاء کا سردار اور سیدالانبیاء کا وصی ہوں۔ میں خدا کی عظیم حجت' اس کی بڑی نشانی اور اعلیٰ مثال اور نبی مصطفیٰؐ کے علم کا دروازہ ہوں۔ میں مضبوط رستہ اور تقویٰ کا کلمہ ہوں اور اہل دنیا پر خداوند تعالیٰ کا امین ہوں۔

☆ میں وہ ذکر ہوں جس سے وہ منہ پھیر گئے۔ وہ راستہ ہوں جس سے لوگ منحرف ہو گئے۔ میں وہ ایمان ہوں جس کے لوگ منکر ہو گئے۔ وہ قرآن ہوں جسے وہ چھوڑ چکے۔ وہ دین ہوں جسے انہوں نے جھٹلایا اور وہ صراط مستقیم ہوں جس سے وہ پھر گئے۔

☆ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے آنحضرتؐ کی بیعت کی (لقد رضی اللہ

عن المومنین اذ یبا یعونک تحت الشجرۃ: یعنی خداوند عالم راضی ہوا مومنین سے جب وہ درخت کے نیچے آپؐ کی بیعت کر رہے تھے۔ سورہ فتح)

☆ میں خدا کی مضبوط رسی ہوں اور اس کا کلمۂ تقویٰ ہوں۔

☆ میں ہی وہ انسان ہوں جس سے زمین اپنی خبریں بیان کرے گی۔

☆ میں بروز قیامت وہ پہلا شخص ہوں گا کہ اپنے پروردگار کے سامنے دعویٰ دائر کرنے کے لئے گھٹنے ٹیک کر بیٹھوں گا۔

☆ میں منگل کے دن اسلام لے آیا جبکہ حضرت رسول پاکؐ کو پیر کے دن مبعوث کیا گیا۔

☆ میں سب سے پہلے اسلام لایا۔

☆ میرے اندر خدا کا مخفی علم کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا ہے۔ اگر وہ ظاہر ہو جائے تو تم ایسے پیچ وتاب کھانے لگ جاؤ جیسے ڈول کی لپٹی ہوئی لمبی رسی پیچ وتاب کھاتی ہے۔

☆ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ مجھے رسولؐ خدا نے حلال وحرام کے ایک ہزار باب تعلیم کئے ہیں جو واقع ہو چکے ہیں یا قیامت تک واقع ہوں گے۔ اور ہر باب سے مزید ہزار باب کھل گئے ہیں۔ حتیٰ کہ مجھے موت، آزمائش اور فصل خطاب کے علوم بھی عطا کئے گئے ہیں۔

☆ میرے لئے تمام راستے کھول دیئے گئے ہیں۔ مجھے اسباب کا علم

عطا کیا گیا ہے۔ میرے لئے بادل چلائے گئے ہیں اور مجھے موت' آزمائش اور فصل خطاب کے علوم سونپ دیئے گئے ہیں۔

☆ میں یہ دیکھتا آ رہا ہوں کہ حاکم رعیت پر ظلم کرتے ہیں لیکن صرف تم ہو کہ رعیت ہو کر حاکم پر ظلم کرتے ہو۔

☆ مومن کی خوشی اس کے چہرے پر اور غم اس کے دل میں ہوتا ہے۔ اس کا سینہ فراخ ہوتا ہے۔ اپنے نفس کو ذلیل رکھتا ہے۔ سر بلندی اور غرور کو ناپسند کرتا ہے۔ شہرت کو عیب جانتا ہے۔ اس کا غم طولانی ہوتا ہے۔ اس کا ارادہ بلند ہوتا ہے۔ زیادہ تر خاموش رہتا ہے۔ ہر وقت مصروف رہتا ہے۔ ہمیشہ صابر اور شاکر ہوتا ہے اور غلاموں سے زیادہ فرمانبردار رہتا ہے۔

☆ مومن مصائب کے وقت باوقار ہوتا ہے۔ سختیوں کے موقع پر ثابت قدم رہتا ہے۔ بلاؤں کے وقت صابر ہوتا ہے۔ نعمتوں پر شکر کرتا ہے۔ خدا کی دی ہوئی روزی پر قناعت کرتا ہے۔ دشمنوں پر ظلم نہیں کرتا۔ وہ دوستوں پر بوجھ نہیں بنتا۔ لوگوں کو اس سے سکون حاصل ہوتا ہے جبکہ اس کی اپنی جان جوکھوں میں ہوتی ہے۔

☆ مومن غیرت مند اور شریف ہوتا ہے۔ لوگوں کو اس پر اطمینان ہوتا ہے۔ وہ محتاط ہوتا ہے اور رنج و غم میں مبتلا رہتا ہے۔

☆ مومن کو اپنے نفس پر تسلط ہوتا ہے اور وہ اپنی خواہشات اور جذبات پر قابو رکھتا ہے۔

☆ مومن کو جب نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اسے قبول کر کے ناپسندیدہ باتوں سے رک جاتا ہے۔ جب اسے (گناہوں) سے ڈرایا جاتا ہے تو ڈر جاتا ہے۔ جب (اسے دوسروں سے) عبرت دلائی جاتی ہے تو عبرت حاصل کرتا ہے۔ جب (یاد خدا) دلائی جاتی ہے تو وہ اس میں مصروف ہو جاتا ہے اور جب اس پر ظلم کیا جاتا ہے تو معاف کر دیتا ہے۔

☆ مومن کی عادت اس کا زہد ہے۔ اس کا مقصد اس کی دیانت ہے۔ اس کی عزت اس کی قناعت ہے۔ اس کی تمام تر کوشش اپنی آخرت کے لئے ہوتی ہے۔ اس کی نیکیوں میں کثرت ہوتی ہے۔ اس کے درجات بلند ہوتے ہیں اور وہ اپنی فلاح اور نجات کی دھن میں رہتا ہے۔

☆ مومن ہمیشہ ذکر (خدا) میں مشغول رہتا ہے۔ بہت سوچتا ہے۔ نعمتوں پر شاکر ہوتا ہے اور بلاؤں پر صبر کرتا ہے۔

☆ مومن وہ ہوتا ہے جو شکوک وشبہات سے اپنے دل کو پاک وپاکیزہ رکھے۔

☆ مومن ہمیشہ بیدار اور دو نیکیوں میں سے ایک کا منتظر رہتا ہے۔

☆ مومن خوشیوں میں شکر گزار' بلاؤں میں صابر اور معتدل حالات میں خدا سے خائف رہتا ہے۔

☆ مومن تونگری میں پاکدامن اور دنیا سے کنارہ کش رہتا ہے۔

☆ مومن سے جب سوال کیا جاتا ہے تو دامن بھر دیتا ہے اور جب خود سوال کرتا ہے تو تنگ نہیں کرتا۔

☆ مومن وہ ہوتا ہے جو اپنے دین کو اپنی دنیا کے ذریعہ بچاتا ہے اور فاجر وہ ہوتا ہے جو اپنی دنیا کو دین کے ذریعہ بچاتا ہے۔

☆ مومن کی جس سے دشمنی ہوتی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا۔ جس سے محبت ہوتی ہے اس کی خاطر گناہ نہیں کرتا اور اگر اس کے ساتھ زیادتی کی جاتی ہے تو صبر سے کام لیتا ہے یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ اس کا انتقام لیتا ہے۔

☆ (عقل) مومن کی دوست ہے۔ علم اس کا وزیر' صبر اس کے لشکر کا سردار اور عمل اس کا سرپرست ہوتا ہے۔

☆ مومن وہ ہوتے ہیں جن کا نفس پاکیزہ ہوتا ہے۔ حاجات مختصر ہوتی ہیں۔ اچھائیوں کی لوگوں کو امید ہوتی ہے اور جن کے شر سے لوگ محفوظ ہوتے ہیں۔

☆ (افضل ترین) مومن وہ ہوتا ہے جو جان' اہل وعیال اور مال کے لحاظ سے مومنین سے (خیر کے لئے) پیش گام (آگے) ہو۔

☆ میری امت کا ادنیٰ شخص بھی امان دے سکتا ہے۔

☆ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب شیطان کسی قوم کو زنا' میخواری' سودکاری' بدکلامی اور گناہگاری جیسی بدکاریوں پر آمادہ کرتا ہے تو پہلے لوگوں کے دلوں میں زبردست عبادت' خضوع وخشوع اور رکوع وسجود کا شوق پیدا کردیتا ہے۔ پھران آئمہ کی اطاعت قبول کرنے پرآمادہ کرتا ہے جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں ۔اس طرح وہ مذکورہ بدکاریوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔

☆ مومن ہشاش (خوش) رہتا ہے نہ کہ ترشرو اور تیوری چڑھائے ہوئے۔

☆ (خدا کے نزدیک سب سے زیادہ) مبغوض بوڑھا زناکار ہے۔

☆ (خدا کے نزدیک سب سے زیادہ) مبغوض غیبت کرنے والا ہے۔

☆ (خدا کے نزدیک سب سے زیادہ) مبغوض بخیل مالدار ہے۔

☆ (خدا کے نزدیک سب سے زیادہ) مبغوض جاہل ہوتا ہے۔

☆ (خدا کے نزدیک سب سے زیادہ) مبغوض دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں:

☆ ایک وہ ہے جسے خدا نے خود اسی کے حوالے کردیا ہے اور وہ سیدھے راستے سے بھٹک چکا ہوتا ہے' بدعت کی باتوں پر فریفتہ اور گمراہی کی طرف دعوت دینے میں لگا رہتا ہے۔ ایسا شخص ان لوگوں کے لئے

ایک فتنہ ہوتا ہے جو فتنہ میں اس کی اتباع کرتے ہیں۔ دوسرا وہ جس نے جہالت کی باتوں کو ادھر اُدھر سے اکٹھا کرلیا ہوتا ہے' امت کے جاہل لوگوں میں دوڑ دھوپ کرتا ہے' فتنوں کی تاریکیوں میں شامل اور مدہوش پڑا رہتا ہے اور امن و آشتی کے فائدوں سے آنکھ بند کرلیتا ہے۔ اس کی شکل وصورت کے چند لوگوں نے اسے عالم کا نام دیا ہوتا ہے حالانکہ اس نے علم سے ایک دن بھی استفادہ نہیں کیا ہوتا۔

☆ (خدا کے نزدیک) مبغوض ترین وہ عالم ہے جو تکبر کرتا ہے۔

☆ متقی مومن کی آزمائش کی رفتار بارش کے زمین پر پڑنے سے بھی زیادہ تیز ہوتی ہے۔

☆ (مومن کی تعریف میں فرماتے ہیں) مومن کا نفس ہر وقت آزمائش میں رہتا ہے جیسا کہ (دوسرے) لوگوں کا نفس آسانی میں ہوتا ہے۔

☆ مومن کی جس قدر آزمائش ان تین چیزوں سے ہوتی ہے کسی اور چیز سے نہیں ہوتی۔ پوچھا گیا وہ تین چیزیں کون سی ہیں؟ فرمایا: جو کچھ اس کے پاس ہے اس میں مواسات (مدد کرنا۔ غمخواری کرنا) سے کام لینا' اپنی ذات کے ساتھ انصاف کرنا اور خدا کا بہت ذکر کرنا۔ البتہ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ صرف سبحان اللہ والحمدللہ ہی کہتے رہو اگر ہر حلال وحرام سے آگاہی کے موقع پر خدا کا ذکر کرو۔

☆ میں نے جنت جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ جس کے طلبگار سوئے ہوئے ہیں اور دوزخ جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس سے بھاگنے والے خواب غفلت میں پڑے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔اسے اس دن کے لئے ذخیرہ کرنا ہے جس دن ذخیرے کام آئیں گے اور پوشیدہ راز باہر آجائیں گے۔

☆ میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ بداعمالیوں کے ارتکاب کے وقت ذرا موت کو بھی یاد کرلیا کرو جو تمام لذتوں کو مٹا دینی والی اور تمام نفسانی مزوں کو کرکرا کردینے والی ہے۔ان کے واجب الاداء حقوق ادا کرنے اور اس کی ان گنت نعمتوں اور لاتعداد احسانوں پر اس کا شکر بجالانے کے لئے اس سے مدد مانگتے رہو۔

☆ مومن وہ ہیں جو تکبر اور غرور سے دور ہوں ۔مومن وہ ہیں جو خائف اور ترساں ہوں ۔مومن وہ ہیں جو ہراساں ہوں۔

☆ مرض میں جب تک ہمت ساتھ دے چلتے پھرتے رہو۔

☆ معاف کرنا سب سے زیادہ اسے زیب دیتا ہے جو سزا دینے پر قادر ہو۔

☆ مال نفسانی خواہشوں کا سرچشمہ ہے۔

☆ میرے بارے میں دو قسم کے لوگ تباہ و برباد ہوں گے۔ایک وہ چاہنے

والا جو حد سے بڑھ جائے اور ایک دشمنی رکھنے والا جو عداوت رکھے۔

☆ موقع کو ہاتھ سے جانے دینا رنج و اندوہ کا باعث ہوتا ہے۔

☆ (جو) میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتا۔

☆ میل محبت پیدا کرنا عقل کا نصف حصہ ہے۔

☆ مخالفت صحیح رائے کو برباد کر دیتی ہے۔

☆ (جو) منصب پالیتا ہے دست درازی کرنے لگتا ہے۔

☆ مظلوم کا ظالم پر قابو پانے کا دن اس دن سے کہیں زیادہ ہوگا جس میں ظالم مظلوم کے خلاف اپنی طاقت دکھاتا ہے۔

☆ (جب) مستحبات فرائض میں سد راہ ہوں تو انہیں چھوڑ دو۔

☆ مدت حیات نگہبانی کے لئے کافی ہے۔

☆ (اگر کوئی بندہ) مدت حیات اور اس کے انجام کو دیکھے تو امیدوں اور ان کے فریب سے نفرت کرنے لگے۔

☆ مومن کے اوقات تین ساعتوں میں منقسم ہوتے ہیں۔ ایک وہ جس میں وہ اپنے پروردگار سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے اور ایک وہ جس میں اپنے معاش (روزی) کا سروسامان مہیا کرتا ہے اور وہ کہ جس میں حلال و پاکیزہ لذتوں میں اپنے نفس کو آزاد چھوڑ دیتا ہے۔ عقلمند آدمی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ گھر سے دور ہو مگر تین چیزوں کے لئے

:معاش کے بندوبست کے لئے یا امر آخرت کی طرف قدم اٹھانے
کے لئے یا ایسی لذت اندوزی کے لئے جو حرام نہ ہو۔

☆ موت ہو اور ذلت نہ ہو۔ کم ملے اور دوسروں کو وسیلہ بنانا نہ ہو۔ جسے
بیٹھے بٹھائے نہیں ملتا اسے اٹھنے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ زمانہ دو
دنوں پر منقسم ہے : ایک دن تمہارے موافق اور ایک تمہارے
مخالف۔ جب موافق ہو اتراؤ نہیں اور جب مخالف ہو تو صبر کرو۔

☆ میں ہادی ہوں۔ میں مہدی ہوں۔ میں یتیموں اور مسکینوں کا باپ
ہوں اور بیوہ عورتوں کا مونس ہوں۔ تمام کمزوروں کے لئے جائے
پناہ ہوں اور خوف زدہ کے لئے مقام امن ہوں۔ میں مومنوں کے
لئے جنت کا قائد ہوں۔ میں خدا کی مضبوط رسی ہوں (یعنی خدا تک
پہنچنے کا وسیلہ ہوں) میں ایک قابل اعتماد محکم وسیلہ ہوں اور
پرہیز گاری کا کلمہ ہوں۔ میں عین اللہ ہوں' میں باب اللہ ہوں اور خدا
کی زبان صادق ہوں۔ میں وہ جنب اللہ ہوں جس کے متعلق خدا
فرماتا ہے کہ کوئی شخص کہنے لگا کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں
نے جنب اللہ کے متعلق بات کی (سورہ زمر۔ ۵٦)) میں اللہ کا وہ
ہاتھ ہیں جو اس کے بندوں پر رحمت و مغفرت کے ساتھ کھلا ہوا
ہے۔ میں بابِ حطہ ہوں۔ جس نے مجھے پہچانا اور میرے حق کو سمجھا

اس نے اپنے رب کو پہچانا کیونکہ میں زمین پر اس کے نبیؐ کا وصی ہوں اور مخلوق پر اس کی حجت ہوں۔ اس بات سے وہی انکار کرے گا جو اللہ اور رسولؐ کی بات کا رد کرنے والا ہوگا۔

☆ مسلم کا حق مسلم پر سات خصائل پر مشتمل ہے: جب اس کو دیکھے تو سلام کرے' دعوت دے تو قبول کرے' بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کو جائے' اگر مر جائے تو اس کے جنازے کی مشایعت کرے' جو خیر اپنے لئے چاہتا ہے اس کے لئے بھی چاہے' اپنے لئے جو چیز مکروہ سمجھتا ہے اس کے لئے بھی مکروہ سمجھے اور اپنے مال و جان سے اس کی غمخواری کرے۔

☆ (اگر) موت خریدی جانے والی چیز ہوتی تو البتہ مالدار ضرور خرید لیتا۔

☆ منافق کی مثال حنظل (ایک کڑوا پھل) کی جیسی ہے کہ اس کے پتے سبز اور ذائقہ تلخ ہے۔

☆ مومن کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ نعمت کی فراخی کو فتنہ اور بلاؤں کو نعمت شمار نہ کرے۔

☆ مرد خداشناس کا چہرہ شاد و متبسم اور قلب ترساں اور اندوہناک ہوتا ہے۔

☆ مومن کا امتحان بلا و گرفتاری سے ہوتا ہے جیسے کہ خالص سونے کی

آزمائش آگ سے ہوتی ہے۔

☆ میں مومنین کی نماز، ان کی زکوۃ اور ان کا حج و جہاد ہوں۔

☆ مکہ اطراف حرم کو کہتے ہیں اور بکہ خانہ کعبہ کو۔ مکہ اس لئے نام رکھا گیا کہ اللہ تعالی نے زمین کو اس کے نیچے سے ہٹا دیا (یعنی پوشیدہ کر دیا) اور بکہ اس کے لئے کہ یہ جباروں اور گناہگاروں کو رلاتا ہے۔

☆ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود و سلام بھیجتے رہو۔ بہ تحقیق کہ خدائے عزوجل محمدؐ و آل محمدؐ کے ذکر کے ساتھ تمہاری دعائیں قبول کرے گا۔

☆ مومن کے لئے کس قدر برا ہے کہ بہشت میں بے آبرو جائے۔

☆ مومن وہ ہے جو اپنے نفس کو تکلیف دیتا ہے تا کہ دوسروں کو اس سے آرام پہنچے۔

☆ (جس نے اپنے) ماں باپ کو رنجیدہ کیا وہ ان سے عاق (نافرمان) ہوگیا۔

☆ (ایک) مسلمان عورت صرف اپنے شوہر کے لئے معطر ہوتی ہے۔

☆ مخلوق میں کسی کو چھوٹا مت سمجھو کیونکہ چھوٹا ہی بڑا ہو جاتا ہے۔

☆ ماں باپ کی قبر پر ان کے لئے دعا کرنے کے بعد خدا سے اپنی حاجت طلب کرے۔

☆ مسلمان ایک مسلمان بھائی کے لئے آئینہ ہے۔

☆ مومن اپنے مومن بھائی کو فریب نہیں دیتا' اس کے ساتھ خیانت نہیں کرتا ہے' اسے چھوڑتا ہے' نہ اس پر اتہام لگاتا ہے اور نہ اس سے کہتا ہے کہ میں تجھ سے بیزار ہوں۔

☆ معصیت میں عہد و پیمان اور قطع رحم میں قسم کھانا جائز نہیں۔

☆ مصیبت میں جس نے زانو پر ہاتھ مارا اس کا اجر ضائع ہو گیا۔

☆ (جس نے) مشورہ سے کام لیا ہلاک نہ ہوا۔

☆ مومن وہ ہیں جنہوں نے اپنے امام کو پہچان لیا۔ پس ان کے ہونٹ خشک اور آنکھیں تر اور ان کے رنگ بدلتے ہوئے رہتے ہیں۔ وہ اپنے چہروں پر خاشعین (عاجزی کرنے والے) کی گرد کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ پس وہ خدا کے وہ بندے ہیں جو زمین پر نرمی کے ساتھ چلتے ہیں اور انہوں نے اس کو اپنی بساط قرار دی ہے اور مٹی کو اپنا فرش بنا لیا ہے۔ وہ دنیا کو چھوڑ کر مسیح ابن مریمؑ کے طریقہ پر آخرت کی طرف متوجہ ہو چکے ہیں۔ اگر وہ حاضر رہے تو پہچانے نہ گئے اور اگر غائب رہے تو ڈھونڈے نہ گئے۔ اگر بیمار ہوئے تو عیادت نہ کی گئی۔ وہ دائم الصوم اور شب زندہ دار ہیں۔ ان سے ہر فتنہ مضمحل ہوتا ہے اور زمانہ متجلی (روشن) رہتا ہے۔ وہ میرے اصحاب ہیں۔ پس ان کو تلاش کرو اور اگر ان میں سے کسی سے ملاقات ہو اور

اس سے سوال کرو تو وہ تمہارے لئے استغفار کرنے لگے۔

☆ (ایک مرتبہ حضرت امیرالمومنینؑ نے ہمامؓ کو مومن کی علامات اور خصوصیات بیان فرمائیں:) مومن زیرک و دانا ہوتا ہے۔ اس کا چہرہ بشاش، دل حزیں، سینہ کشادہ، از روئے نفس ذلیل اور ہر فانی شے کو حقیر سمجھتا ہے۔ وہ حریص ہوتا ہے ہر نیکی کا مگر نہ کینہ پرور نہ حاسد نہ جھگڑالو نہ گلیارا اور نہ عیب جو اور نہ غیبت گو۔ وہ سر بلند کو برا جانتا ہے اور ریا کو معیوب سمجھتا ہے۔ اس کا غم طولانی اور ارادہ پختہ ہوتا ہے۔ وہ زیادہ تر خاموش رہتا ہے۔ صاحب وقار ہوتا ہے۔ غصہ میں آپے سے باہر نہیں ہوتا۔ ذکر الٰہی کرنے والا اور صابر و شاکر ہوتا ہے۔ وہ فکر آخرت میں مغموم اور اپنے فقر میں خوش رہتا ہے۔ اس کی طبیعت میں خشونت (سختی۔ درشتی) نہیں ہوتی۔ نرم طبیعت اور وفائے عہد پر قائم رہنے والا ہوتا ہے۔ لوگوں کو تکلیف بہت کم دیتا ہے۔ نہ کسی پر اتہام باندھتا ہے اور نہ کسی کی ہتک کرتا ہے۔ اگر ہنستا ہے تو قہقہہ نہیں لگاتا۔ غصہ ہوتا ہے تو خفیف الحرکات نہیں بنتا۔ اس کی ہنسی تبسم (مسکراہٹ) ہوتی ہے اور اس کا سوال تحصیل علم ہوتا ہے۔ کسی کی طرف اس کا رجوع ہونا اس لئے ہوتا ہے کچھ سمجھے۔ اس کا علم زیادہ ہوتا ہے، حلم عظیم الشان اور رحم زیادہ کرتا ہے۔ وہ بخل سے دور

رہتا ہے۔ کام میں جلدی نہیں کرتا۔ نہ کسی بات سے دل تنگ ہوتا ہے اور نہ کسی بات پر اتراتا ہے۔ نہ اپنے حکم میں ظلم کرتا ہے اور نہ اپنے علم میں اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے (یعنی اپنے علم کی وجہ سے کسی پر ظلم نہیں کرتا)۔ مصائب کی برداشت میں اس کا نفس پتھر سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ امور معاش میں اس کی سعی (کوشش) شہد کی مکھی کی طرح میٹھی ہوتی ہے (یعنی کسی کے لئے باعث تکلیف نہیں بنتا)۔ وہ ایسا حریص نہیں بنتا کہ دوسروں کے حق پر ہاتھ مارے۔ وہ نہ بیقراری ظاہر کرنے والا ہوتا ہے نہ سخت مزاج اور نہ شیخی باز اور نہ تکلف پسند اور نہ دنیا کے معاملات میں زیادہ غور کرنے والا۔ اگر کسی سے نزاع واقع ہو تو بحسن وخوبی بزرگ طبیعت ہوتا ہے۔ اگر غصہ میں ہو تو عدل سے کام لیتا ہے۔ اس سے کچھ مانگا جائے تو نرمی سے پیش آتا ہے۔ تہور (بہادری) اور غضب سے کام نہیں لیتا۔ کسی کی ہتک نہیں کرتا۔ کسی پر جبر نہیں کرتا۔ سچی محبت رکھتا ہے۔ وعدہ کا پابند اور عہد کا پورا ہوتا ہے۔ لوگوں پر مہربان' سب تک پہنچنے والا' بردبار' گم نامی میں زندگی بسر کرنے والا' فضول باتیں بہت کم کرنے والا' اللہ عزوجل سے راضی رہنے والا' اپنی خواہشوں کی مخالفت کرنے والا' اپنے سے چھوٹے پر سختی نہ کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ غیر متعلق چیزوں میں غور وفکر

نہیں کرتا۔ وہ دین کا ناصر، مومنوں سے دفع ضرر کرنے والا،
مسلمانوں کو پناہ دینے والا ہوتا ہے۔ تعریف اس کے کانوں کو اچھی
نہیں لگتی۔ طمع اس کے دل کو زخمی نہیں کرتی۔ لہولعب اس کو حکمت سے
باز نہیں رکھتے۔ جاہل اس کے علم سے واقف نہیں ہوتے۔ وہ دین حق
کی تائید میں سب سے زیادہ بولنے والا، دین کے لئے سب سے زیادہ
کام کرنے والا عالم و دانا ہوتا ہے۔ وہ فحش گوئی نہیں کرتا۔ تند خو نہیں
ہوتا۔ دوستوں پر بغیر بار ہوئے تعلق رکھتا ہے۔ اسراف سے بچ کر
خرچ کرتا ہے۔ نہ کسی سے حیلہ و فریب کرتا ہے اور نہ غداری۔ وہ کسی
ایسی چیز کی پیروی نہیں کرتا جس سے کسی کا عیب ظاہر ہو۔ وہ کسی پر ظلم
نہیں کرتا۔ لوگوں پر مہربان رہتا ہے۔ لوگوں کے لئے تگ و دو کرتا
ہے۔ کمزوروں کا مددگار اور مصیبت زدوں کا فریادرس ہوتا ہے۔ وہ
نہ کسی کی پردہ دری کرتا ہے نہ کسی کا راز فاش کرتا ہے۔ اس کو مصائب
کا سامنا بہت ہوتا ہے مگر حرفِ شکایت کبھی زبان پر نہیں لاتا۔ اگر
نیکی دیکھتا ہے تو اس کا ذکر کرتا ہے۔ لوگوں کے عیب چھپاتا ہے اور
غائبانہ نگاہ رکھتا ہے۔ لوگوں کے عذر و خطا کو قبول کرتا ہے اور غلطی کو
معاف کر دیتا ہے۔ جب کسی اچھی بات پر اطلاع پاتا ہے تو اسے
چھوڑتا نہیں اور برائی کی اصلاح کئے بغیر نہیں رہتا۔ وہ امانت دار اور

پرہیز گار ہوتا ہے ۔اس کا باطن صاف ہوتا ہے اور لوگ اس سے راضی رہتے ہیں۔وہ خطا کاروں کے عذر کو قبول کرتا ہے اور احسن (بہت اچھے) عنوان سے ذکر کرتا ہے۔لوگوں کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہے۔پوشیدہ امور کے معلوم کرنے کے شوق میں اپنے نفس پر الزام لگاتا ہے۔اپنی دینداری اور علم کی بنا پر خدا کے لئے کسی کو دوست رکھتا ہے اور خدا کے لئے ہی ان سے قطع تعلق کرتا ہے جو اس سے برائی کا ارادہ رکھتے ہیں۔خوشی اسے بے عقل نہیں بناتی۔راحت تندمزاجی پر مائل نہیں کرتی۔وہ عالم کو آخرت کی یاد دلاتا ہے اور جاہل کو علم سکھاتا ہے۔اس سے نہ کسی کو مصیبت کے نازل ہونے کا خوف کیا جاتا ہے اور نہ کسی حادثہ کا ڈر۔راہ خدا میں ہر کوشش کو اپنی سعی سے زیادہ خالص جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ہر نفس اس سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہے۔وہ اپنے عیوب کو جاننے والا اور اپنی آخرت کے غم میں مشغول رہتا ہے۔وہ خدا کے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتا۔وہ اس دنیا میں مسافرانہ زندگی بسر کرتا ہے۔وہ تنہائی پسند ہوتا ہے اور آخرت کے لئے محزوں رہتا ہے۔وہ کسی کو دوست رکھتا ہے تو خوشنودی خدا کے لئے اور جہاد کرتا ہے تو رضائے الٰہی کے لئے۔ اپنے نفس کے لئے انتقام نہیں لیتا بلکہ ایسے امور کو خدا پر چھوڑ دیتا

ہے۔وہ کسی دشمن خدا سے دوستی نہیں کرتا۔ اہل فقر کی محبت کا متلاشی ہوتا ہے۔راست گو لوگوں سے ملتا ہے۔ وہ اہل حق کا مددگار' قرابت داروں کا معین' یتیموں کا باپ بیواؤں کا نگراں اور مصیبت زدوں پر مہربان ہوتا ہے۔ ہر مصیبت میں لوگوں کو (اس سے) مدد کی توقع رہتی ہے۔ ہر سختی میں مرجع امید رہتا ہے۔کشادہ رو اور خوش باش ہوتا ہے۔ترش رو اور عیب جو نہیں ہوتا۔وہ امر دین میں مستحکم' غصہ کا ضبط کرنے والا' متبسم' دقیق النظر اور محتاط ہوتا ہے۔وہ بخل کو پسند نہیں کرتا۔اس کا حق دینے میں لوگ بخل کریں تو صبر کرتا ہے۔ بری باتوں سے بچتا ہے۔قناعت کی وجہ سے غنی ہوتا ہے۔اس کی حیا اس کی خواہش پر غالب رہتی ہے اور اس کی محبت حسد کے جذبہ کو پیدا نہیں ہونے دیتی۔اس کی بخشش اس کے کینہ پر غالب آتی ہے۔وہ سوائے صحیح بات کے نہیں بولتا۔ وہ اپنی اطاعت میں اپنے رب کے سامنے عجز و نیاز کا اظہار کرنے والا ہے اور ہر حالت میں اس سے راضی رہتا ہے۔اس کی نیت خالص اور اس کے عمل میں نہ عیب ہوتا ہے اور نہ فریب۔اس کی نگاہ عبرت آگیں ہے۔اس کے دل کا سکون آخرت کی فکر میں ہے۔وہ نصیحت کرنے والا' خرچ کرنے والا' برادری کا قائم رکھنے والا اور ظاہر و باطن ہر حالت میں

نصیحت کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ برادر مومن سے نہ ترک تعلق کرتا ہے اور نہ اس کی غیبت کرتا ہے اور نہ اس سے مکر کرتا ہے۔ جو چیز ہاتھ سے چلی جائے اس پر افسوس نہیں کرتا اور جو مصیبت آتی ہے اس پر رنجیدہ نہیں ہوتا۔ عیش پر نہیں اتراتا۔ حلم کے ساتھ علم کا عامل رہتا ہے اور عقل کے ساتھ صبر کا۔ اس کو دیکھو گے تو کسل (سستی) سے دور پاؤ گے۔ ہمیشہ خوش رہتا ہے۔ امید اس سے قریب ہوگی۔ لغزش اس سے کم ہوگی۔ اپنی موت کا متوقع رہتا ہے۔ اس کے دل میں خشوع ہوگا۔ وہ اپنے رب کا ذکر کرنے والا ہوگا۔ اس کے نفس میں قناعت ہوگی۔ جہالت کو روکنے والا ہوگا۔ اس کا امر آخرت آسان ہوگا۔ اپنے گناہوں کے تصور سے رنجیدہ رہتا ہوگا۔ اس کی خواہش مردہ ہوگی۔ وہ غصہ کو ضبط کرنے والا ہوگا۔ اس کے اخلاق پاک صاف ہوں گے اور اس کا ہمسایہ اس سے پرامن ہوگا۔ اس میں تکبر نہیں ہوتا۔ خدا نے جو اس کے لئے مقرر کر دیا ہے اس پر قانع رہتا ہے۔ اس کا صبر پختہ، دین مستحکم اور ذکر خدا زیادہ ہوتا ہے۔ وہ لوگوں سے ملتا ہے تو علم حاصل کرنے کے لئے اور کوئی سوال کرتا ہے تو سمجھنے کے لئے۔ تجارت کرتا ہے تو نفع حاصل کرنے کے لئے (نہ کہ ذخیرہ کرنے)۔ امر حق کو اس لئے نہیں سنتا کہ فخر کرے اور نہیں کلام کرتا کہ

دوسروں پر اپنی بزرگی کو ظاہر کرے۔ وہ خود رنج اٹھاتا ہے اور لوگ اس سے راحت پاتے ہیں۔ اپنی آخرت کی بہتری کے لئے اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالتا ہے اور دوسروں کو آرام پہنچاتا ہے۔ اگر اس سے بغاوت کی جائے تو صبر کرتا ہے تاکہ اللہ اس سے آخرت میں یا اس دنیا میں انتقام لے۔ اس کا دور رہنا کسی سے محض دین کی مخالفت اور فساد سے بچنے کے لئے ہوتا ہے اور اس کی نزدیکی نرمی اور رحمت کے لئے ہوتی ہے۔ اس کا لوگوں سے دور رہنا اظہار تکبر وعظمت کے لئے نہیں ہوتا ہے اور نہ اس کا میل جول مکر وفریب کے لئے۔ وہ ان اصحاب خیر کی پیروی کرتا ہے جو اس سے پہلے تھے لہٰذا وہ اپنے بعد کے نیکو کاروں کا پیشوا ہوتا ہے۔

یہ سن کر ہمام نے ایک چیخ ماری اور مردہ ہو کر گر پڑا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: خدا کی قسم مجھے اس کے متعلق اسی بات کا خوف تھا اور فرمایا: موثر موعظہ کا اہل لوگوں پر ایسا ہی اثر ہوتا ہے۔ کسی کہنے والے نے کہا کہ یا امیرالمومنینؑ: آپؑ نے یہ کیا کیا؟ فرمایا: ہر شخص کی موت کا ایک وقت معین ہے جو نہ گھٹتا ہے اور نہ بڑھتا ہے اور ہر ایک کے لئے مرنے کا ایک سبب ہوتا ہے۔ خاموش ہو جا۔ گستاخانہ بات نہ کر۔ بے شک شیطان نے تیرے اندر پھونک ماری ہے جس کی وجہ

سے تیری زبان سے یہ الفاظ نکلے۔

☆ (رسول اکرمؐ سے سے صحابہ نے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ عقلمند مومن کون ہے؟ تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: وہ) مومن جو موت کو زیادہ یاد کرے اور اس کے واسطے تیاری کرتا رہے۔

☆ (پانچ خصائل) مومن کی علامات سے ہیں: مخلوق میں پرہیزگاری' قلت مال میں صدقہ دینا' مصائب میں صبر' غضب کے وقت حلم اور ہنگام خوف راستی سخن۔

☆☆☆

ن

☆ نیکی یہ نہیں کہ تمہارے مال واولاد میں فراوانی ہو جائے بلکہ خوبی یہ ہے کہ تمہارا علم زیادہ ہو اور حلم بڑا ہو اور تم اپنے پروردگار کی عبادت پر ناز کرسکو۔اب اگر اچھا کام کرو تو شکر بجالاؤ اور اگر کسی برائی کا ارتکاب کرو تو توبہ واستغفار کرو اور دنیا میں صرف دو شخصوں کے لئے بھلائی ہے: ایک وہ جو گناہ کرے تو توبہ سے اس کی تلافی کرے اور دوسرا وہ جو نیک کاموں میں تیز گام ہو۔(جلدی کرے)

☆ نماز پرہیزگار کے لئے باعث تقرب ہے اور حج ہر ضعیف وناتوان کا جہاد ہے۔ ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔اور

عورت کا جہاد شوہر سے حسن معاشرت ہے۔

☆ (تمہارے) نفس کی آراستگی کے لیئے یہی کافی ہے کہ جس چیز کو دوسروں کے لیئے ناپسند کرتے ہو اس سے خود بھی پرہیز کرو۔

☆ نیند دن کی مہموں میں بڑی کمزوری پیدا کرنے والی ہے۔

☆ نصیحت کی تلخی بدآموزی (دوسروں کو برائی سکھانا) کی شیرینی سے زیادہ سودمند ہے۔

☆ نماز میں اپنے لیئے فکر نہ کرنا چاہیے اس لیئے کہ تم خدائے عزوجل کے حضور میں ہو۔

☆ نماز جس کسی نے معرفت کے ساتھ ادا کی (جو اس کا حق ہے) خدا اس کی مغفرت کرتا ہے۔

☆ (وہ لوگ جو اپنی) نمازوں پر قائم رہنے والے ہیں وہ اپنی رات کی قضا شدہ نمازوں کو دن میں اور دن کی قضا شدہ نمازوں کو رات میں ادا کرتے ہیں۔

☆ ناخن تراشنے سے بڑے بڑے درد رفع ہو جاتے ہیں اور روزی بڑھتی ہے۔

☆ نفس کی تخلیق سوئے ادب (بے ادبی) پر ہوتی ہے اور بندے کو اچھے ادب کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نفس کی دوڑ مخالفت کی

راہوں پر ہوتی ہے اور بندہ اسے غلط مطالبات کے حصول سے روکنے کی کوشش کرتا ہے لہٰذا جو شخص نفس کو مطلق العنان بنا دیتا ہے وہ اس کے فساد میں شریک ہو جاتا ہے اور جو شخص خواہشاتِ نفسانی کے حصول میں نفس کے ساتھ تعاون کرتا ہے وہ اپنے نفس کے قتل میں شریک ہوتا ہے۔

☆ نیک لوگوں کی اصلاح ان کے احترام سے اور برے لوگوں کی تادیب (سزا) سے ہوتی ہے۔

☆ نہ تو میں نے کبھی جھوٹ بولا اور نہ ہی میری باتوں کو جھٹلایا گیا۔ نہ میں کبھی گمراہ ہوا اور نہ ہی میری وجہ سے کوئی دوسرا گمراہ ہوا۔

☆ (تین چیزیں) نیکی کا دروازہ ہیں: دل کی پاکیزگی، سخاوت، کلام کی پاکیزگی اور دکھوں پر صبر۔

☆ نفسانی فقر و فاقہ سب سے بڑی آزمائش ہے۔

☆ نیکیاں کمانا افضل ترین کاروبار ہے۔

☆ (اے لوگو!) نجوم کے سیکھنے سے پرہیز کرو مگر اتنا کہ جس سے خشکی اور تری میں راستے معلوم کر سکو۔ اس لئے کہ نجوم کا سیکھنا کہانت (علم نجوم) اور غیب گوئی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور منجم حکم میں مثل کاہن کے ہے اور کاہن مثل ساحر کے ہے اور ساحر مثل کافر کے ہے اور کافر

کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

☆ نیک کام کرنے والا خود اس کام سے بہتر اور برائی مرتکب ہونے والا خود اس برائی سے بدتر ہے۔

☆ نیکی کرو جہاں تک ہو سکے کیونکہ نیکیاں گناہوں کو صاف کر دیتی ہیں۔

☆ نیکی کے علاوہ بات کم سے کم کرو۔

☆ نہ نیکی کہنہ (پرانی) ہوتی ہے اور نہ گناہ فراموش ہوتا ہے۔ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی ہیں اور احسان کرتے ہیں۔

☆ (کارِ) نیک کی طرف بلانے والا بے عمل شخص اس شخص کی مانند ہے جو بغیر کمان کے تیر چلانا چاہتا ہے۔

☆☆☆

و

☆ وہ امام جس کی اطاعت لوگوں پر فرض ہو اس کی ولایت کی بڑی حدود یہ ہیں کہ اسے معلوم ہو کہ وہ خطا' لغزش اور عمداً گناہ نیز ہر قسم کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے معصوم ہے۔ امام نہ تو لغزش کرتا ہے اور نہ ہی خطا کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسے ایسے امور اپنی طرف مشغول نہیں کر سکتے جو دین کی تباہی کا موجب ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی قسم کا لہو ولعب اس کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ وہ خدا کے حلال وحرام' اس کے

فرائض، سنت اور احکام کو تمام دنیا سے زیادہ جانتا ہے۔ وہ تمام دنیا سے بے نیاز ہوتا ہے اور دوسرے لوگ اس کے محتاج ہوتے ہیں۔ وہ تمام دنیا سے زیادہ سخی اور شجاع ہوتا ہے۔

☆ وہ تھوڑا سا عمل جس میں ہمیشگی ہو اس سے زیادہ بہتر ہے جو دل تنگی کا باعث بنے۔

☆ والدین سے نیکی کرنا فریضہ اکبر ہے۔

☆ وضو نہ کرے جب تک کہ نام خدا نہ لے۔

☆☆☆

ہ

☆ ہم نبوت کا شجر، رسالت کے نازل ہونے کی جگہ، ملائکہ کے آنے جانے کا مقام، علم کی کانیں اور حکمتوں کے سرچشمے ہیں۔

☆ ہم پر جھوٹ باندھتے ہو اور ہمارے خلاف سرکشی کرتے ہو۔ ہمارے علاوہ جن افراد کو لوگوں نے بزعم خود راسخون فی العلم سمجھ رکھا ہے وہ کہاں ہیں؟ ہمارے ہی وسیلہ سے ہدایت کی بھیک مانگی جاتی ہے۔ گمراہوں کے اندھے پن کو دور کیا جاتا ہے۔ (مائدہ۔۳۵)

☆ ہم ہی پیغمبرؐ کے نزدیک ترین اور ان کے اصحاب ہیں۔ حکمت کے خزانے اور علم کے دروازے ہیں اور گھروں میں دروازوں ہی کے

ذریعہ داخل ہوا جاتا ہے۔لہٰذا جو شخص دروازے کے علاوہ کہیں سے داخل ہوا وہ چور کہلائے گا۔(بقرہ۔۱۸۹)

☆ ہم (اہل بیتؑ) ہی وہ نقطۂ اعتدال ہیں کہ پیچھے رہ جانے والے کو ہم سے آکر ملنا اور آگے بڑھ جانے والے کو اس کی طرف پلٹ کا آنالازم ہے۔

☆ ہمارے مقام اور مرتبہ کے بارے میں لوگوں نے ہم پر ظلم کیا حالانکہ حسب ونسب کے لحاظ سے بھی ہم سب سے بلند وبالا ہیں اور رسول پاکؐ سے بھی ہمارا گہرا تعلق ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک ایسا امر ہے کہ جس کے سلسلہ میں لوگوں نے بخل کیا اور کچھ لوگوں نے دریادلی دکھائی اور فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

☆ ہر چیز کی ایک مدت اور اجل ہوتی ہے۔

☆ ہر وہ محبت جو راہ خدا میں نہ ہو گمراہی ہے اور اس پر بھروسہ محال ہے۔

☆ ہر وہ محبت جس کی گرہیں طمع اور لالچ ہوں ان کا اخیر مایوسی ہوتا ہے۔

☆ ہر بھائی چارہ (اخوت) منقطع ہو جاتا ہے سوائے اس بھائی چارہ کے جو طمع اور لالچ سے ہٹ کر ہو۔

☆ ہمیشہ نئی چیز کا انتخاب کرو لیکن بھائیوں میں سے پرانے کا۔

☆ ہر قسم کی شرافت کی ایک انتہا ہے لیکن عقل اور ادب کی کوئی انتہا نہیں۔

☆ ہم ہی خدا کی مخلوق پر اس کے گواہ ہیں۔ہم ہی اس کی زمین میں اس کی حجت ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے:"وکذالک جعلنا کم امة وسطا"۔(بقرہ۔۱۴۳)

☆ ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت خدا نے فرض قرار دی ہے اور تم ایسے شخص کی اطاعت کو مانتے ہو جس کی عدم معرفت پر تمہارا عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔

☆ ہر دور میں اور ہر زمانے میں خدا کے کچھ ایسے بندے موجود ہوتے ہیں جن کے افکار میں وہ سرگوشی کرتا ہے اور ان کی عقول میں باتیں بٹھاتا ہے۔۔۔ وہ لوگ اس دور کی تاریکیوں میں چراغ راہ کا کام دیتے ہیں اور شبہات سے بچنے میں راہنمائی کرتے ہیں۔

☆ ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جب موت کا وقت قریب ہوتا ہے تو وہ اس کے اور موت کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں اور بیشک انسان کی مقررہ عمر اس کے لئے بہترین سپر ہے۔

☆ ہدایت کے ذریعہ بصیرت میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ ہم کلام کے بادشاہ ہیں۔ہم ہی میں اس نے جڑیں پکڑی ہیں اور ہم پر اس کی شاخیں سایہ فگن ہیں۔

☆ ہر سختی کے وقت لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہا کرو۔ یہ سختیوں سے کفایت کا سبب ہے۔

☆ ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہے جو اس شخص میں ہے۔

☆ (جو) ہم اہل بیتؑ سے محبت کرے اسے جامۂ فقر پہننے کے لئے آمادہ ہونا چاہیے۔

☆ ہم (اہل بیتؑ) ہی وہ نقطہ اعتدال ہیں کہ پیچھے رہ جانے والے کو اس سے آ کر ملنا ہے اور آگے بڑھ جانے والے کو اس کی طرف پلٹ کر آنا ہے۔

☆ ہر شخص کے مال کے دو حصہ دار ہوتے ہیں ایک وارث اور دوسرے حوادث۔

☆ ہر چیز کی ایک زکوۃ ہوتی ہے۔ عقل کی زکوۃ یہ ہے کہ جہالت کو برداشت کرے۔

☆ ہم حق کی طرف دعوت دینے والے' مخلوق کے آئمہؑ اور لسان صدق ہیں۔ جس نے اطاعت کی سلطنت پائی اور جس نے ہماری نافرمانی کی ہلاک ہوا۔

☆ ہم باب حطہ ہیں جو سلامتی کا دروازہ ہے جو اس میں داخل ہوا سلامت رہا اور جس نے اس سے تخلف کیا (رہ گیا) ہلاک ہوا۔

☆ ہماری ولایت سے عمداً انکار کرنے والا کافر ہے اور ہماری فضیلت کا منکر کافر ہے۔ اس کا سبب واضح ہے کیونکہ منکر ولایت، منکر فضیلت منکر نبوت اور منکر ربوبیت میں کوئی فرق نہیں۔

☆ (اے سلمان!) ہم خدا کے وہ راز ہیں جو مخفی نہیں اور خدا کا وہ نور ہیں جو بجھایا نہیں جا سکتا اور مومن کی وہ نعمت ہیں جس کا کوئی معاوضہ نہیں ہو سکتا۔ ہمارا اول بھی محمدؐ ہے اوسط بھی محمدؐ اور آخر بھی محمدؐ ہے۔ پس جس نے ہمیں اس طرح پہچانا اس نے اپنے دین کامل کی تکمیل کی۔

☆ ہر جگہ خدا کو یاد کرتے رہو کہ وہ تمہارے ساتھ ہے۔

☆ ہم سے جو متمسک ہوا وہ حق پر ہے اور جس نے ہمارے غیر سے تمسک حاصل کیا وہ غرق ہوا۔

☆ ہماری روش میانہ روی ہے اور ہمارے احکام ہدایت پر مبنی ہیں۔

☆ ہم دین خدا کے خزانہ دار ہیں اور ہم علم کی کنجیاں ہیں۔ جب ہم سے ایک پیشوا چلا جاتا ہے دوسرا عالم ظاہر ہو جاتا ہے۔ جس نے ہماری پیروی کی گمراہ نہ ہوا اور جس نے ہم سے انکار کیا کبھی ہدایت نہ پائی۔ اور جس نے ہم کو نقصان پہنچایا اور ہمارے دشمن کی اعانت کی وہ کبھی نجات نہ پائے گا۔ جس نے ہم کو چھوڑا پھر اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ پس دنیا کی طمع میں اور تم سے زائل ہو جانے والی حقیر چیزوں

ئے حرص میں جن سے تم چھوٹ جاؤ گے ہماری مخالفت نہ کرو۔ بہ تحقیق جس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی اور اس کو ہم پر مقدم قرار دیا کل یوم قیامت اس کی حسرت بہت بڑی ہوگی۔ چنانچہ خدوند تعالیٰ فرماتا ہے: کوئی نفس یہ کہے گا کہ ہائے افسوس اس کمی پر جو میں نے جنب اللہ کے بارے میں کی اور گھاٹا اٹھانے والوں میں سے تھا۔ (زمر۔۵٦)

☆ (جو) ہم کو دل سے دشمن رکھتا ہے اور اپنے ہاتھ اور زبان سے ہم کو اذیت پہنچاتا ہے وہ دوزخ میں رہے گا۔

☆☆☆

ی

☆ یقین کی حالت میں سونا شک کی حالت میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

☆ یوم قیامت اپنے دشمنوں کے سامنے اپنے کو رسوا نہ کرو اور دنیائے پست کی طمع میں خدا کے پاس اپنے بلند مقام کی ان کے سامنے تکذیب نہ کرو۔

☆☆☆

فہرست منابع وماٰخذ

(اس کتاب میں مندرجہ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا:۔)

۱۔نہج البلاغہ (ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین قبلہ مرحوم)

۲۔نہج الاسرار (مؤلف سلطان العلماء مولوی سید غلام حسین رضا آقا مجتہد)

۳۔غرر الحکم

۴۔بحار الانوار

۵۔میزان الحکمت

۶۔شرح ابن ابی الحدید

۷۔تفسیر نور الثقلین

۸۔توحید مفضل

۹۔فتوح الابواب

۱۰۔کنز العمال

۱۱۔تحف العقول

۱۲۔نہج السعادۃ

۱۳۔مستدرک الوسائل

۱۴۔وسائل الشیعہ

۱۵۔امالی شیخ مفید

دیگر مطبوعات

۱۔ دھوپ جلی شام (غزلیات کا مجموعہ)

۲۔ نگہبانِ حرم (مناقب)

۳۔ منزل خیر العمل (مجموعہ سلام)

۴۔ اس دن سے ڈرو (موت کے بعد کے حالات)

۵۔ لمعاتِ تطہیر (مرحومہ عذرا اعظمیؔ)

۶۔ نباءِ عظیم (زیرِ ترتیب)

۷۔ بچو اس ابلیس سے جو تمہارا ازلی دشمن ہے (زیرِ ترتیب)

☆☆☆

ملنے کا پتہ

۱۔ 444-D' آبپارہ۔ اسلام آباد (فون:2876892)

۲۔ امامیہ دارالتبلیغ' 362-C' گلی 12' جی سکس ٹو۔ اسلام آباد۔ (فون:2870105)

۳۔ رضا زیدی' مکان نمبر 1298' G-11/2' اسلام آباد (فون:2297048)

۴۔ افتخار بک ڈپو' کرشن نگر' لاہور

ڈاکٹر نازنین رضوی

جناب رضوان عزمؔی کی کتاب ''انمول جواہر'' کے کچھ اقتباسات نظر سے گزرے۔ ابھی یہ کتاب طباعت کے مرحلے میں ہے۔ اقتباسات سے یہ اندازہ ضرور ہوا کہ عزمؔی صاحب نہ صرف ایک اچھے شاعر بلکہ اچھے نثر نگار بھی ہیں۔ یونیورسٹی کی لائبریری میں ان کی کئی کتابیں ہیں جن میں کچھ شاعری کی ہیں اور ایک کتاب ''اس دن سے ڈرو'' موت کے بعد کے حالات سے متعلق ہے۔ اس میں مسلمانوں کے تنزل پذیر کردار کو سنوارنے کی کوشش کی گئی ہے۔ عذاب الٰہی سے ڈرایا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ یہ دنیا جو بہ ظاہر بڑی حسین ہے ابدی زندگی کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ انسان کو چاہیے کہ وہ دنیا میں رہ کر آخرت کا سامان جمع کرے۔ اور دنیا کی لغویات سے پہلو تہی اختیار کرے اور اپنے معیارِ زندگی کو اسلام کے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق ڈھالے۔ یقیناً عزمؔی صاحب کی یہ کاوش قابل تحسین ہے اور بے شک اس کتاب میں اصلاحی پہلو ہے۔ عزمؔی صاحب کی غزلیات کی کتاب ''دھوپ جلی شام'' میں بیشتر ایسے اشعار ملیں گے جس میں فطری جذبات کو اجاگر کیا گیا ہے اور انسان کی خامیوں کی طرف بھی اشارے ہیں۔

''انمول جواہر'' میں معدن علم و حکمت کے وہ اقوال دیئے گئے

ہیں جن کا انسان کی زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ مولائے کائنات علم وحکمت کے وہ بحر ناپیدا کنار تھے جس میں ہر متلاشی کو وہ جواہرات ملتے ہیں جن سے آنکھیں خیرہ ہو جائیں۔ دنیائے ادب ان کے کلام کی خوشہ چیں رہی ہے اور ان کے علم وحکمت کی دنیا کے بڑے بڑے ادباء معترف رہے ہیں۔ عزمؔی صاحب کے بقول یہ بھی ان کی اصلاحی کاوش ہے۔ یقیناً ان کا یہ فرمانا صحیح ہے۔ اگر ہم ان اقوال زریں میں اپنے کردار کی تعمیر کریں تو کافی حد تک کامیاب ہو سکتے ہیں۔

جب یہ کتاب منظر عام پر آئے گی تو یقیناً مسلمانوں کے لئے ہدایت تامہ ہوگی۔ ہر شخص کو یہ کتاب صدقِ دل سے پڑھنا چاہیے اور اس پر عمل بھی کرنا چاہیے کیونکہ علم کے ساتھ عمل نہایت ضروری ہے۔

میری دعا ہے کہ عزمؔی صاحب کو خداوند تعالیٰ اپنی برکتوں سے نوازے اور عمر طویل عطا فرمائے: آمین۔

نازنین رضوی

(پی ایچ ڈی) پروفیسر کراچی یونیورسٹی

لوٹ

اپنے بچوں کیلئے یہ الیکٹرونک کاپی بنائی جسے دیگر حضرات بھی پڑھ سکتے ہیں

طالب دعا

سید نذر عباس